سالکینِ طریقت کیلئے ایک قیمتی تحفہ

باقیاتِ صالحات

شب وروز کے مسنون اور مُبارک اَعمال پر مشتمل ایک جامع اور مفید کتاب جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں صبح شام کے، سونے جاگنے کے اور جمعہ کے دن کے مسنون اعمال کو مرتب اور سہل اَنداز میں پیش کیا گیا ہے۔ عوام وخواص سب ہی کیلئے یکساں مفید ہے۔

مرتب

مفتی محمدسلمان زاہد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

اُستاذ جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی

مکتبہ اُمِّ احسن کراچی

جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی

نام کتاب	☜	باقیاتِ صالحات (شب وروز کے مسنون ومُبارک اَعمال)
تالیف	☜	مفتی محمد سلمان زاہد
طبع اول	☜	جولائی 2018ء بمطابق شوال ۱۴۳۹ھ
کمپوزنگ	☜	اَبو محمد: 03333858577
ای میل	☜	salman.jduk@gmail.com
ناشر ومقامِ اِشاعت	☜	جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اُمِّ احسن

☎ 03132020645 – 03333858577

فہرست مضامین

دوسرا باب: سونے کے معمولات

تیسرا باب: بیدار ہونے کے معمولات

چوتھا باب: جمعہ کے دن کے معمولات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ آغاز

متاعِ چند روزہ فانی زندگی کو قیمتی بنانے اور اُس میں زیادہ سے زیادہ آخرت کیلئے نیکیوں کے ذخیرے جمع کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی زندگی کو اِتّباعِ سنّت کے خوبصورت اور حَسین سانچے میں ڈھالتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے بیان کردہ روز مرّہ کے اعمال و اَشغال کے ساتھ مربوط کرکے گزارا جائے، اور اِس کیلئے بہت ہی بہتر ہے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں اپنے روزانہ کے اَذکار و معمولات کا ایک مرتّب اور منظّم مجموعہ نظام الاوقات کے ساتھ متعیّن کیا جائے اور پھر روزانہ کی بنیاد پر اُن کاموں کو پابندیِ اوقات کا لحاظ کرتے ہوئے تسلسل اور مُداومت کے ساتھ کیا جائے، اِس سے مختصر سی زندگی بھی اِنسان کیلئے بڑی مُفید اور کارآمد ثابت ہوجاتی ہے اور پابندی کے ساتھ اُن معمولات کو سرانجام دینے کی وجہ سے اللہ تبارَک و تعالیٰ کی مَحبوبیت کا شَرف و مقام بھی حاصل ہوتا ہے، اِس لئے کہ حدیثِ نبوی ہے:

”أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا، وَإِنْ قَلَّ“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم: 783)

البتہ اِس میں یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیئے کہ معمولاتِ یومیہ کو اپنی وسعت و طاقت اور مشغولیت کے مطابق ترتیب دینا چاہیئے تاکہ اُس پر پابندی اور تسلسل کے ساتھ مستقل

طور پر عمل کیا جاسکے، کیونکہ طاقت و وسعت سے زیادہ بوجھ اُٹھانے سے دوام و تسلسل کو باقی رکھنا مشکل ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں یا تو پابندی ختم ہو جاتی ہے اور ناغے ہونے لگ جاتے ہیں اور یا اُکتاہٹ پیدا ہو جانے کی وجہ سے عمل ہی ترک ہو کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”خُذُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا“

ترجمہ: اِس قدر اَعمال اختیار کرو جس کو پورا کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہے، اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ (تمہیں اَعمال کا اَجر و ثواب دینے سے) اُکتاتے نہیں ہیں لیکن تم لوگ ہی (اُن پر قائم رہنے سے) اُکتا جاتے ہو۔ (بخاری: 5861)

ذیل میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں روزانہ کے کچھ ایسے معمولات ذکر کیے جارہے ہیں جن کو ذرا سی ہمّت کرکے بآسانی اِختیار کیا جاسکتا ہے اور معمولی مجاہدہ کے ساتھ اُن پر مواظبت اور پابندی بھی اختیار کی جاسکتی ہے، لیکن اِس کیلئے ضروری ہے کہ ہمّت و کوشش کے ساتھ اپنی پُرخلوص دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد و نصرت کو ساتھ لیا جائے، کیونکہ اُس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اور اِس کے ساتھ ساتھ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنی زندگی سے فضول اور لایعنی کاموں کو حتی الاِمکان نکالا جائے اور اور ایسی کسی بھی قسم کی مصروفیت اور مشغولیت سے اِجتناب کیا جائے جو ضیاعِ اوقات اور سرمایۂ حیات کے ضائع و برباد ہونے کا ذریعہ بنے کیونکہ اگر حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ نظر آتا ہے کہ ہماری زندگی کا بہت سا وقت کچھ ایسے کاموں میں ضائع ہوتا رہتا ہے جن کا دینی اور دنیاوی کوئی فائدہ نہیں لیکن ہم اُن میں اپنا بہت سا قیمتی وقت ضائع کرتے رہتے ہیں مثلاً: موبائل اور اِنٹرنیٹ کا فضول اِستعمال، کھانے

پینے میں وقت کا ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا، ضرورت سے زیادہ نیند اور آرام، تَن پَروری اور مَن پَروری کے فضول اور بے فائدہ مَشاغل، بے کار اور فضول مجالس اور محفلیں لگانا، حد سے زیادہ تعلّقات اور دوستیاں وغیرہ وغیرہ۔

پس ایسے فضول اور بیکار کاموں کو اپنی زندگی سے نکال کر مندرجہ ذیل معمولات کو سرانجام دینے کی کوشش کیجئے ،اِن شاء اللہ بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ اِن معمولات پر مُداوَمت اختیار کی جاسکتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

زیرِ نظر کتاب کو چار بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

(1)—پہلا باب: صبح وشام کے معمولات۔

(2)—دوسرا باب: سونے کے معمولات۔

(3)—تیسرا باب: بیدار ہونے کے معمولات۔

(4)—تیسرا باب: جمعہ کے دن کے معمولات۔

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ اِس کتاب کو قبول فرمائے، نافع اور سودمند بنائے، کتاب کے مرتب اور اُس کے جُملہ اہلِ خانہ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

بندہ محمد سلمان غفرلہ

جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر

25 شوال المعظّم 1439—10 جولائی 2018

پہلا باب

صبح و شام کے معمولات

صبح و شام کے معمولات سے مراد وہ اَعمال اور اَشغال ہیں جو روز مرّہ کی بنیاد پر روزانہ ہی صبح و شام پابندی سے سر اَنجام دینے چاہیئے۔ جس طرح دُنیاوی مصروفیات جیسے کھانا پینا، سونا جاگنا اور بول و بَراز وغیرہ روزانہ ہی کیے جاتے ہیں اور اِن میں ناغہ نہیں ہوتا کیونکہ اِن کے بغیر زندگی کی گاڑی چلتی نہیں اِسی طرح ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کی کچھ ایسی دینی مصروفیات بھی ہونی چاہیئے جو وہ روزانہ بلا ناغہ سر اَنجام دے اور اُن میں حتی الاِمکان ناغہ نہ کرے تاکہ جسمانی غذا کی طرح اُسے روحانی غذا بھی ملتی رہے اور اُس کے جسم کے ترو تازہ رہنے کے ساتھ رُوح بھی صحت مند رہے۔

ذیل میں صبح و شام کے ایسے چند اَعمال کو اُن کے فضائل کے ساتھ ذکر کیا جارہا ہے تاکہ اُن کے اختیار کرنے کی اہمیت معلوم ہو، اِنہیں عمل میں لانے کا شوق پیدا ہو اور دُنیا و آخرت کے اندر حاصل ہونے فوائد اور منافع کا بھی پتہ چلے۔

﴿پہلا عمل: فرائض وواجبات کی ادائیگی﴾

سب سے اہم عمل جس کا اختیار کرنا ہر شخص کیلئے نہایت لازم اور ضروری ہے، وہ یہ کہ اللہ اور اُس کے رسول کی جانب سے لازم کردہ تمام فرائض و واجبات اور حقوق خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہوں یا بندوں کے، اُن کی مکمل ادائیگی کا اہتمام کیا جائے، مثلاً:

(1)—پانچوں نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں اداء کرنے کا اہتمام۔

(2)—ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک اور اُن کے حقوق کی ادائیگی۔

(3)—نسبی یا سسرالی دور و قریب کے تمام رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی۔

(4)—حلال اور پاکیزہ روزی کے ذریعہ بیوی بچوں کے نان نفقہ کا اِنتظام۔

(5)—کسی کو ظلم وزیادتی کا نشانہ بنانے یا اَذیت وتکلیف پہنچانے سے سے کلی اِجتناب۔

(6)—حرام اور ناجائز افعال، اقوال اور اَشیاء سے مکمل اِجتناب۔

(7)—بقدرِ ضرورت دین کا علم حاصل کرنا۔

(8)—قول و فعل اور سیرت و صورت کو سنّتِ نبوی کے نور سے مزیّن و آراستہ کرنا اور کفّار و مُشرکین اور فسّاق وفجّار کی مُشابہت سے احتراز کرنا۔

واضح رہے کہ عبادت کے اعمال میں سب سے اہم اور بنیادی چیز شرعاً لازم ہونے والی ذمّہ داریوں کو پورا کرنا ہے، اسی میں اگر غفلت اور کوتاہی بَرتی جائے تو نفلی اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، جیسا کہ بعض لوگ فرض نماز کو ترک کر دیتے ہیں یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو اہمیت نہیں دیتے لیکن نفلی اور مستحب اعمال میں وقت، مال اور اپنی توانائیاں لگاتے رہتے ہیں، یاد رکھئے! یہ سراسر غلطی اور غلط فہمی ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

”مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ“

میرا بندہ کسی بھی چیز کے ذریعہ میرا قرب اُس سے زیادہ بہتر چیز سے حاصل نہیں کرسکتا جو میں نے اُس پر فرض کی ہے۔یعنی سب سے زیادہ قرب اور نزدیکی مجھ سے فرائض کے اداء کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔(بخاری:6502)

اِس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی عبادت اور قرب کا ذریعہ فرائض و واجبات کی ادائیگی ہے، اُن میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے، اِس کو یوں

بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ فرائض کی ادائیگی انسان کی ڈیوٹی اور اُس کی ذمہ داری ہے جبکہ نوافل اُووَر ٹائم اور پارٹ ٹائم کا نام ہے، ظاہر ہے کہ ہر ذی شعور اور عقل و فہم کا حامل یہ سمجھتا ہے کہ ذمّہ داری کو نبھانا اصل ہوتا ہے، اووَر ٹائم لگانا ضروری نہیں ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ"

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجّد کی نماز پڑھنا ہے۔(مسلم:1163)

اِس حدیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تہجّد کِس قدر عظیم اور اجر و ثواب کی حامل نماز ہے کہ جس میں بندہ اپنی نیند اور آرام و راحت کو قربان کرکے اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، اِسی لئے حدیث میں اُسے افضل ترین نماز کہا گیا ہے لیکن اِس کے بارے میں بھی اِسی مذکورہ حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ موجود ہے کہ وہ سب سے افضل نماز تو ہے لیکن اُس کا درجہ بھی فرض نمازوں کے بعد ہے، کیونکہ فرض نمازوں سے زیادہ افضل کوئی نماز نہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک دفعہ حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رحمۃ اللہ علیہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا، صبح کو آپ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سلیمان بن ابی حثمہ رحمۃ اللہ علیہ کا گھر بھی پڑتا تھا، آپ نے اُن کی والدہ سے حضرت سُلیمان بن ابی حثمہ رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت دریافت کی کہ کیا بات ہے صبح کی نماز میں وہ نظر نہیں آئے ؟ اُن کی والدہ نے بتایا: "إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ" وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے تھے، صبح کو اُن کی آنکھ لگ گئی اِس لئے وہ نماز میں حاضر نہ ہو سکے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا:

"لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً"

صبح کی نماز میں حاضر ہونا میرے نزدیک اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں رات بھر قیام میں گزار دوں۔(مؤطامالک:328)

شارحِ بخاری، محدّثِ کبیر علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اکابر سے بڑا سچا اور حکیمانہ جملہ نقل کیاہے، فرمایا:

"مَنْ شَغَلَهُ الْفَرْضُ عَنِ النَّفْلِ فَهُوَ مَعْذُوْرٌ وَمَنْ شَغَلَهُ النَّفْلُ عَنِ الْفَرْضِ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ"

جو فرض میں لگنے کی وجہ سے نوافل کا اہتمام نہ کر سکا وہ معذور ہے، اور جو نوافل میں لگنے کی وجہ سے فرض کا اہتمام نہ کر سکا وہ دھوکے میں ہے۔(فتح الباری:11/343)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی سائل نے سوال کیا کہ یہ بتایئے کہ کوئی شخص دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر نفلیں پڑھتا رہے لیکن جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا ہو(اِس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں)حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:"هُوَ فِي النَّارِ"وہ جہنمی ہے۔(ترمذی:218)

ایک دفعہ حضرت اُمِّ انس رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"حَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ"

فرائض کی حفاظت کرو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے۔(طبرانی کبیر:25/129)

حضرت عُمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

"أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ"سب سے افضل عبادت فرائض کا اداء کرنا اور گناہوں سے بچنا ہے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:35080)

﴿دوسرا عمل: گناہوں سے بچنا﴾

معمولاتِ یومیہ میں سب سے اہم ترین معمول جس کا صرف روزانہ ہی نہیں بلکہ ساری زندگی، ہر جگہ اور ہر وقت اہتمام کرنا اور کرتے رہنا چاہیئے وہ ”ترکِ مُنکَرات“ ہے، یعنی ہر قسم کے ظاہری و باطنی گناہوں اور نافرمانیوں سے کلی طور پر اِجتناب کرنا۔

اِس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھ لینا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ”ترکِ مُنکَرات“یعنی گناہوں کو چھوڑنا عبادت کی سب سے اہم ترین شکل ہے، جس کو عموماً دین کی صحیح سمجھ نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات عبادت ہی نہیں سمجھا جاتا، حالآنکہ یہ صرف عبادت ہی نہیں بلکہ افضل ترین عبادت ہے، نبی کریم ﷺ نے گناہ سے بچنے کو افضل ترین عبادت قرار دیا ہے، چنانچہ فرمایا:”اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ“حرام کردہ کاموں سے بچو، تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔(ترمذی:2305)

سنن اِبن ماجہ کی روایت میں ہے:”كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ“ متقی بن جاؤ تم لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔(ابن ماجہ:4217)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے سوال کیا:

”رَجُلٌ كَثِيرُ الذُّنُوبِ كَثِيرُ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَوْ رَجُلٌ قَلِيلُ الذُّنُوبِ قَلِيلُ الْعَمَلِ؟“ وہ شخص جو بہت زیادہ عمل کرتا ہے اور گناہ بھی خوب کرتا ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا وہ شخص جو عمل کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:”مَا أَعْدِلُ بِالسَّلَامَةِ شَيْئًا“میں گناہوں سے محفوظ رہنے کے برابر کوئی چیز نہیں سمجھتا ۔(ابن ابی شیبہ:34771)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوا اللّٰهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ"

گناہ کم کیا کرو اِس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ سے کسی بھی ایسے عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کروگے جو (افضلیت میں) گناہ کم کرنے کے مُشابہ ہو۔(ابن ابی شیبہ:34738)

حضرت سیدتنا اَماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِيْنِهِم:الْوَرَعَ "

بیشک لوگوں نے اپنے دین کی سب سے عظیم چیز یعنی تقویٰ اور پرہیز گاری کو ضائع کر دیا ہے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:34742)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكُفَّ عَنِ الذُّنُوبِ"

جسے یہ پسند ہو کہ وہ (عبادت میں) تھکنے والے اور خوب کوشش کرنے والے سے بھی آگے بڑھ جائے اُسے چاہیئے کہ گناہوں سے بچے۔(شعب الایمان:6928)

ایک دفعہ حضرت اُمِّ انس رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے وصیت کی درخواست کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"اُهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ"گناہوں کو ترک کردو اِس لئے کہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے۔(طبرانی کبیر:25/129)

تیسرا عمل: صبح شام کی دُعاؤں کا اہتمام

مصائب و حوادث سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا ہی خوبصورت اور پیارا تحفہ ”دُعاء“ کی صورت میں ہمیں عطاء کیا ہے جس کو اختیار کر کے اِنسان اپنے اوپر نازل ہونے والی بہت سی مصیبتوں کا خواہ وہ نازل ہوچکی ہوں یا نازل ہونے والی ہوں، بہترین طریقے سے دفاع کرسکتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

”إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّانَزَلَ وَمِمَّالَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ“

بے شک دُعاء (ہر صورت میں) نفع دیتی ہے، اُس مصیبت میں بھی جو نازل ہوچکی اور اُس مصیبت میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دُعاء کا لازمی اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی:3548)

ایک اور حدیث میں ہے، آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

”حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ“ زکوۃ کی ادائیگی کے ذریعہ اپنے مالوں کی حفاظت کرو، صدقہ و خیرات کے ذریعہ اپنے بیماروں کا علاج کرو اور دُعاء اور آہ وزاری کے ذریعہ مصائب و حوادث کی موجوں کا دِفاع کرو۔ (مراسیل ابی داؤد:105)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّينِ، وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ“

دُعاء (ظاہری و باطنی دشمنوں کے شرور سے بچنے کیلئے) مؤمن کا اَسلحہ ہے،، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (مستدرکِ حاکم:1812)

ایک اور روایت میں ہے:”نِعْمَ سِلَاحُ الْمُؤمِنِ الصَّبْرُ وَالدُّعَاءُ“

ترجمہ: صبر اور دُعاء مؤمن کا بہترین اَسلحہ ہیں۔(دیلمی بحوالہ کنز العمال:6505)

اِس سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کے ظاہری و باطنی شرور و فتن سے بچنے اور اُن سے محفوظ رہنے کیلئے سب سے بہترین اور مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ اِنسان اللہ تبارک و تعالیٰ کی پناہ اور اُس کے حفاظتی حصار میں آجائے، جہاں ہر طرح کے نقصان و خسران سے محفوظ رہا جاسکتا ہے، اِس کیلئے نبی کریم ﷺ نے ہمیں روز مرّہ کی زندگی میں صبح شام کی کچھ ایسی مُفید اور بہترین دعائیں بتائی ہیں جن کو اگر صبح شام اہتمام سے پڑھ لیا جائے تو بہت سے پیش آمدہ مسائل سے نکلا اور محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ احادیث کی کتابوں میں اُن مبارک دعاؤں کو بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، ذیل میں اُن دُعاؤں سے ماخوذ ایک مختصر اِنتخاب پیش کیا جارہا ہے، اِن کو صبح شام پابندی سے پڑھنے کا اِہتمام کرنا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنِ اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ نَهَارِهِ وَخَتَمَهُ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: أَلْغُوا لَا تَكْتُبُوا عَلَى عَبْدِي مَا بَيْنَ ذَلِكَ مِنَ الذُّنُوبِ“

جس نے دن کی ابتداء اور اُس کا اختتام خیر و بھلائی کے ساتھ کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: مٹادو، میرے بندے کے وہ گناہ نہ لکھو جو اس نے دن بھر میں کیے ہیں۔(شعب الایمان:6651)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللّٰهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِهَا خَيْرًا إِلَّا قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي

قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيفَةِ" دو محافظ (کراماً کاتبین) فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور جب (بندوں کے) دن اور رات میں محفوظ کردہ اعمال لیکر پیش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نامہ عمل کے شروع اور آخر میں خیر وبھلائی کو پاتے ہیں تو فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے نامہ عمل کے شروع اور آخر کے درمیان میں پائے جانے والے جتنے گناہ ہیں وہ سب معاف کر دیے۔(شعب الایمان:6652)

حضرت بِشر بن حارث فرماتے ہیں:

"إِذَا صَعِدَ الْمَلَكَانِ— أَوْ قَالَ:الْمَلَكُ— بِعَمَلِ الْعَبْدِ قَالَ: انْظُرُوا، فَإِنْ كَانَ فِي أَوَّلِهِ ذِكْرٌ وَفِي آخِرِهِ ذِكْرٌ، فَدَعُوا لَهُ مَا بَيْنَهُمَا"

جب فرشتے بندے کا نامہ عمل لے کر بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِس کے نامہ عمل کو دیکھو اگر اس کے شروع اور آخر میں ذکر (اللہ کی یاد) ہو تو درمیان میں جو کچھ (کوتاہیاں) ہوں وہ سب چھوڑ دو۔(شعب الایمان:6653)

صبح شام کی مسنون دُعائیں:

(1)"سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

ترجمہ: پاک ہے اللہ کی ذات جو عظمت والی ہے اور اُسی کیلئے ساری تعریف ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت صرف اللہ ہی جانب سے ہے۔

فائدہ: فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ پانچ بڑی بیماریوں یعنی جنون، جُذام، اندھا پن ، برص اور فالج سے حفاظت فرمادیتے ہیں۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:133،134)

(2)"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ،وہ اکیلا ہے ،اُس کا کوئی شریک نہیں ،اُسی کیلئے بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے تعریف ہے،اُسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے،وہی زندہ کرتا اور وہی موت دیتا ہے،اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: جو شخص مغرب اور فجر کی نماز بعد رخ پھیرنے اور پاؤں موڑنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اُس کیلئے ہر کلمہ کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ، دس گناہ مٹادیے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور یہ کلمات اُس کیلئے ہر ناپسندیدہ چیز اور شیطانِ مردود سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور شرک کے علاوہ کسی گناہ کی مجال نہیں ہوتی کہ اُس کو ہلاک کرڈالے ، اور وہ (کلمات پڑھنے والا) لوگوں میں عمل کے اعتبار سے سب سے افضل ہوتا ہے، سوائے اُس شخص کے جو اُس سے آگے بڑھ جائے یعنی اُس سے زیادہ یہ کلمات کہے۔(مسند احمد:17990)

خلاصہ یہ ہے کہ اِس کلمے کو دس مرتبہ پڑھنے سے سات عظیم فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں: (1)سو نیکیاں ۔(2)سو گناہ معاف ۔(3)سو درجات بلند۔(4)ہر قسم کی آفات سے حفاظت۔(5)شیطان مردود سے حفاظت۔(6)سوائے شرک کے کوئی گناہ اُس کو

ہلاک نہ کر سکے گا۔(7)وہ اُس دن سب سے افضل عمل کرنے والا ہو گا۔ سوائے اُس شخص کے جو اُس سے بھی زیادہ پڑھے۔

(3)"اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" (سات مرتبہ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے آگ (جہنم) سے پناہ عطاء فرما۔

فائدہ: فجر اور مغرب کی نماز کے بعد 7 مرتبہ اِن کلمات کا کہنے والا اُس دن اگر مر جائے تو جہنم سے بری ہو جائے گا۔(ابوداؤد:5079)

(4)"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَةَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِہٖ" (تین مرتبہ)

ترجمہ: پاک ہے اللہ کی ذات اور اُسی کیلئے ساری تعریف ہے، اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اُس کی ذات کی خوشنودی کے برابر، اُس کے عرش کے وزن کے برابر، اور اُس کے کلمات (صفات) کی سیاہی کے برابر۔

فائدہ: اُمّ المؤمنین حضرت جُویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے صبح سویرے نماز کیلئے تشریف لے گئے اور وہ مُصلّے پر بیٹھی ہوئی تھیں، پھر سورج کے نکلنے اور روشن ہو جانے کے بعد تشریف لائے تو دیکھا کہ میں ابھی تک مُصلّے پر بیٹھی ہوئی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ابھی تک اُسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد (مذکورہ بالا) چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں اگر اُن کا تمہارے آج کے تمام اَذکار کے مقابلے میں وزن کیا جائے تو وہ کلمات بھاری ہو جائیں گے۔(مسلم:2726)

(5)"اَللّٰھُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوتُ وَإِلَیْکَ الْمَصِیْرُ"

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام ہی سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی نام سے ہم نے شام کی، تیرے ہی نام سے ہم جیتے ہیں اور تیرے ہی نام سے ہم مرتے ہیں اور تیری ہی جانب ہمیں لوٹ کر آنا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ صبح کو یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔(ترمذی:3391)

☆—شام کو اِس طرح پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ بِکَ أَمْسَیْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوتُ وَإِلَیْکَ النُّشُوْرُ"

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام ہی سے ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام سے ہم نے صبح کی، تیرے ہی نام سے ہم جیتے ہیں اور تیرے ہی نام سے ہم مرتے ہیں اور تیری ہی جانب ہمیں لوٹ کر آنا ہے۔

(6)"أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ أَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہُ وَ أَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہُ وَ أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ سُوءِ الکِبَرِ وَ أَعُوذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ"

ترجمہ: ہم نے اور ساری سلطنت نے اللہ کیلئے صبح کی اور اللہ کیلئے ساری تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے ساری تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اِس دن کی اور اِس کے بعد آنے والے دنوں کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اِس دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں سستی، بُرے بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں جہنم کے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ صبح کو یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے۔(ترمذی:3390)

☆—شام کو اِس طرح پڑھیں:

”أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ“

ترجمہ: ہم نے اور ساری سلطنت نے اللہ کیلئے شام کی اور اللہ کیلئے ساری تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے ساری تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اِس رات کی اور اِس کے بعد کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اِس دن اور

اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں سستی، بُرے بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں جہنم کے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(7)"اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ "

ترجمہ: اے اللہ! جو بھی نعمت میرے پاس یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی صبح کے وقت موجود ہے تو وہ صرف تنہا تیری ہی جانب سے ہے،(اُن میں)، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے لئے ہی ساری تعریف اور شکر ہے۔

فائدہ: جس نے مذکورہ کلمات صبح اور شام پڑھ لیے تو اُس کی جانب سے اُس دن اور اُس رات کا شکر اداء ہو جائے گا۔(شعب الایمان:4059)(ابوداؤد:5073)

☆—شام کو"أَصْبَحَ" کی جگہ "أَمْسٰی" لگا کر پڑھیں۔

(8)"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِيعَ خَلْقِكَ ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ "

ترجمہ: اے اللہ میں نے صبح کی، میں تجھے، تیرے عرش کو اُٹھانے والے فرشتوں اور تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوقات کو اِس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور (اِس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ) حضرت محمدؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔

فائدہ: اِن کلمات کے پڑھنے کی ایک فضیلت یہ ہے کہ پڑھنے والے کے اُس دن کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔(ابو داوٗد:5078)

دوسری فضیلت یہ ہے کہ ایک دفعہ مذکورہ کلمات کہنے پر چوتھائی جسم جہنم سے آزاد ہو جائے گا، اور چار مرتبہ کہنے سے مکمل جسم آزاد ہو جائے گا۔(ابو داوٗد:5069)

☆—شام کو "أَصْبَحْتُ" کی جگہ "أَمْسَيْتُ" لگا کر پڑھیں۔

(9)"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِي نِعْمَةٍ وَّعَافِيَةٍ وَّسِتْرٍ، فَأَتِمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیری جانب سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی کی حالت میں صبح کی، پس تو مجھ پر اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی کو دنیا و آخرت میں مکمل فرما۔

فائدہ: اِن کلمات کو تین دفعہ پڑھنے والے کے بارے میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: تین مرتبہ پڑھنے والے کے بارے میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اللہ نے اپنے ذمّہ لازم کیا ہے کہ اُس کے اوپر اپنی نعمتیں مکمل فرمادیں گے۔(ابن سنی:55)

☆—شام کو "أَصْبَحْتُ" کی جگہ "أَمْسَيْتُ" لگا کر پڑھیں۔

(10)"رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا"(تین مرتبہ)

ترجمہ: میں اللہ کے پروردگار ہونے پر، اِسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

فائدہ: حدیث کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لے لیا ہے کہ قیامت کے دن اِن کلمات کے کہنے والے کو راضی کر دیں گے۔(مسند احمد:18967)

ایک روایت میں ہے"مَنْ قَالَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ" جس نے یہ کلمات کہے وہ جنّت میں داخل ہو گا۔(مسند احمد:11102)

ایک اور روایت میں اِس کلمہ کے پڑھنے والے کے بارے میں فرمایا:"ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ" یعنی اُسے ایمان کا ذائقہ نصیب ہو گا۔(مسلم:34)

(11)"بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" (تین مرتبہ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

فائدہ: حدیث میں ہے: اِن کلمات کے کہنے والے کو اُس دن یا اُس رات کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔(مسند احمد:474) ایک روایت میں ہے: شام تک اُسے کوئی ناگہانی آفت کا سامنا نہیں ہو گا۔(ابو داؤد:5088)

(12)"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (یعنی اَسماء و صفات) کی پناہ میں آتا ہوں اُس کی پیدا کردہ تمام چیزوں کے شر سے۔

فائدہ: اِن کلمات کے پڑھنے والے کو کوئی مُوذی چیز نہیں کاٹے گی۔(ترمذی:3604)

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جسے بچھو نے کاٹ لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ مذکورہ کلمات پڑھ لیتا تو اِسے بچھو نقصان نہیں پہنچاتا۔(ابوداؤد:3899)

حدیث کے راوی حضرت سہیل بن صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ لیے تھے اور روزانہ پڑھتے تھے، ایک دفعہ گھر میں کسی باندی کو بچھو نے ڈس لیا تو اِن کلمات کی برکت سے اُسے کوئی تکلیف تک نہیں ہوئی۔(ترمذی:3604)

(13)"أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ"

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (یعنی اَسماء وصفات) کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان اور ڈسنے والے جانور سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے۔

فائدہ: مذکورہ کلمات نظرِ بد سے حفاظت کیلئے بہترین کلمات ہیں، نبی کریم ﷺ حضرت حسن و حُسین رضی اللہ عنہما کو مذکورہ کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے، اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے بیٹوں حضرت اسحاق اور حضرت اِسماعیل علیہما السلام کو اِنہی کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔(بخاری:3371)

(14)"أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَ ذَرَأَ وَ بَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ"

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (یعنی اَسماء وصفات) کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ بد، ہر اُس چیز کے شر سے جس کو اللہ نے پیدا کیا، پھیلایا اور وجود دیا، اور ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے (پھوٹ کر) نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے (ناگہانی) واقعات اور حادثوں کے شر سے، بجز اس اچھے واقعہ کے جو خیر کو لائے (کہ وہ تو سراسر رحمت ہے) اے بہت رحم کرنے والے۔

فائدہ: حضرت جبریل علیہ السلام نے شیاطین و جنّات کے نقصان سے بچنے کیلئے مذکورہ کلمات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائے تھے۔ (مسند احمد: 15461)

(15) "أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ ، وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لاَ فَاجِرٌ، وَ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ بَرَأَ"

ترجمہ: میں اللہ عظیم کی پناہ میں آتا ہوں جس سے کوئی چیز بڑی نہیں، اور اُس کے تمام کلمات (یعنی اَسماء وصفات) کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ بد، اور اللہ تعالیٰ کے تمام بہترین ناموں کی (پناہ میں آتا ہوں) جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، ہر اُس چیز کے شر سے جس کو اللہ نے پیدا کیا، پھیلایا اور وجود دیا۔

فائدہ: مذکورہ کلمات جادو اور سحر کے اَثرات سے بچنے کیلئے بہت ہی مفید اور بہترین کلمات ہیں، حضرت کعب اَحبار رحمۃ اللہ علیہ اِن کلمات کو پڑھتے اور فرماتے تھے: اگر میں اِن کلمات کو نہ پڑھتا تو یہود مجھے گدھا بنا دیتے۔(مؤطا مالک:2002)

(16)"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ"

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اِس سے کہ میں جانتے بوجھتے ہوئے تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اُس (شرک) سے جس کو میں نہیں جانتا۔

فائدہ: اِس اُمّت کے اندر چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ مخفی اور پوشیدہ شرک رکھا گیا ہے، اور اُس چھوٹے بڑے تمام طرح کے شرک سے بچنے کیلئے نبی کریم ﷺ نے مذکورہ کلمات تین مرتبہ روزانہ پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔(مسند ابویعلیٰ موصلی:58)

(17)"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ العَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" تین مرتبہ پڑھ کر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں۔

فائدہ: حدیث کے مطابق صرف مذکورہ تعوّذ صبح کو پڑھنے والا شام تک شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔(ابن السنی:49) اور اِس کے بعد سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھ لینے کی فضیلت یہ ہے کہ اگر صبح کے وقت پڑھا تو شام تک اور شام کو پڑھا تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کیلئے رحمت کی دُعاء کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اُس دن یا اُس رات مر جائے تو شہادت کی موت مرتا ہے۔(ترمذی:2922)

(18)"اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

فائدہ: یہ سیّد الاِستغفار کے کلمات ہیں، جسے حدیث میں صبح شام پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے اور اِس کی فضیلت حدیث میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ جس نے پورے یقین کے ساتھ یہ کلمات دن کو یا شام کو پڑھے اور شام یا صبح ہونے سے پہلے اُس کی موت آ گئی تو وہ اہلِ جنّت میں سے ہے۔(بخاری:6306)

ایک اور روایت میں ہے: اِن کلمات کو کہنے والا اُس دن یا اُس رات مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی:43)

(19)"اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ"

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تو بزرگی والے عرش کا ربّ ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت صرف اللہ ہی کی جانب

سے ہے جو عظمت والا بلند و برتر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا اِحاطہ کرر کھا ہے۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر اُس زمین پر چلنے والے جاندار کے شرّ سے جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، بیشک میرا ربّ سیدھی راہ پر ہے۔

فائدہ: یہ کلمات ”دُعاءِ ابی درداء“ کے ہیں، جو مصائب و حوادث سے حفاظت کیلئے ایک بہت ہی بہترین دُعاء ہے، صبح شام اِس کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے، حدیث کے مطابق یہ کلمات اگر کوئی صبح یا شام کے وقت پڑھ لے تو شام یا صبح ہونے تک اُسے کوئی مصیبت نہ پہنچی گی۔(الدعاء للطبرانی:343)(ابن سنی:57)

(20)”حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ“ (سات مرتبہ)

فائدہ: مذکورہ کلمات صبح شام پڑھنے والے کے بارے میں منقول ہے: ”كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ“ یعنی اُس کے ہر اہم کام کیلئے کفایت ہو جائے گی۔(ابوداؤد:5081)

(21)”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ“

ترجمہ: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کی تمام باتوں کو جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی

معبود نہیں، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اُس کے شرک (میں مبتلاء کرنے) سے۔

فائدہ: یہ وہ مبارک دعاء کے کلمات ہیں جو نبی کریم ﷺ نے صبح، شام اور بستر پر جاتے ہوئے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔(ابو داوٗد:5067)

(22)"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَّمِينِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَ أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي"

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عفو و درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اہل اور مال میں عفو و درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو اَمن میں تبدیل فرما اور حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں جانب سے اور میری بائیں جانب سے اور میرے اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اِس بات سے کہ میں اپنے نیچے کی جانب سے ہلاک کیا جاؤں۔

فائدہ: اِن مذکورہ کلمات کا صبح و شام اہتمام کرنا چاہیئے، حدیث میں آتا ہے: نبی کریم ﷺ صبح شام اِن کلمات کو کبھی ترک نہیں فرمایا کرتے تھے۔(ابن ماجہ:3871)

(23)"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ"

ترجمہ: اے وہ ذات جو سدا زندہ ہے اور ساری کائنات کو تھامے ہوئے ہے! میں تیری رحمت ہی سے فریاد طلب کرتا ہوں، میرے تمام اَحوال کی اِصلاح فرما اور ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ فرما۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کلمات سکھائے تھے اور اُنہیں اِن کلمات کو صبح شام پڑھنے کی وصیت کی تھی۔(مستدرکِ حاکم:2000)

(24)"اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَنْتَ رَبِّي ، وَ أَنَا عَبْدُكَ ، آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَّكَ دِيْنِيْ ، أَصْبَحْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ شَرِّ عَمَلِي، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِيْ الَّتِي لَا يَغْفِرُهَا إِلَّا أَنْتَ"

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لئے ہی ساری تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا ربّ اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تجھ پر اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے ایمان لایا، میں نے اپنی اِستطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدہ کے (پورا کرنے کے) ساتھ صبح کی، میں تیری جانب رجوع کرتا ہوں اپنے عمل کے شر سے اور تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں، وہ تمام گناہ جو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

فائدہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس نے یہ مذکورہ بالا کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے، پھر اُس دن میں انتقال کر جائے تو وہ ضرور جنّت میں داخل ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جتنا اِس پر قسم کھاتے تھے اِتنا کسی اور چیز پر قسم نہ کھاتے، اور آپ ﷺ قسم کھا کر یہ فرماتے

تھے: اللہ کی قسم! کوئی بندہ صبح کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے اور پھر اُسی دن انتقال کر جائے تو وہ جنّت میں داخل ہو گا۔(طبرانی اوسط:3096)

☆—شام کو "أَصْبَحْتُ" کی جگہ "أَمْسَيْتُ" پڑھیں۔

(25)سورۃ البقرۃ کی دَس آیات:

سورۃ البقرۃ کی اِبتدائی آیات "الٓمٓ" سے "مُفْلِحُونَ" تک۔

"آیۃ الکرسی" اور اُس کے بعد کی دو آیتیں "هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ" تک۔

بقرہ کا آخری رکوع یعنی "لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ" سے سورت کے آخر تک۔

فائدہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے دن کے شروع میں سورۃ البقرہ کی (مذکورہ بالا دس) آیتیں پڑھ لیں تو شیطان شام تک اُس کے قریب نہیں آسکتا اور اگر وہ یہ آیات شام کو پڑھ لے تو صبح تک شیطان قریب نہیں آسکتا، اور اِن آیات کا پڑھنے والا اپنے گھر اور مال میں کوئی ناپسندیدہ وناگوار بات نہ دیکھے گا، اور یہ آیات کسی مجنون پر پڑھ لی جائیں تو اُسے بھی اِفاقہ ہو جائے۔(شعب الایمان:2188)

(26)"فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ"۔(سورۃ الرّوم:17،18،19)

ترجمہ: لہٰذا اللہ کی تسبیح بیان کرو اُس وقت بھی جب تمہارے پاس شام آتی ہے اور اُس وقت بھی جب پر صبح طلوع ہوتی ہے اور اُسی کی حمد ہوتی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور سورج ڈھلنے کے وقت بھی (اُس کی تسبیح کرو) اور اُس وقت بھیجب تم ظہر کا وقت آتا ہے۔ وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکال لاتا ہے اوہ وہ زمین کو اُس کے مردہ ہوجانے کے بعد زندگی بخشتا ہے اور اِسی تم کو (قبروں سے) نکال لیا جائے گا۔

فائدہ: مذکورہ تینوں آیات کے پڑھنے کی حدیث میں یہ فضیلت یہ ذکر کی گئی ہے کہ ”أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ“ یعنی اُس دن کے چھوٹے ہوئے تمام معمولات کی تلافی ہوجائے گی۔ (ابوداؤد: 5076)

(27) معوّذات سورتوں کا پڑھنا:

قرآن کریم کی آخری تین سورتیں جن کو معوِّذات بھی کہا جاتا ہے یعنی ”سورۃ الاِخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس“ (تین تین مرتبہ)

فائدہ: مذکورہ تینوں سورتوں کے پڑھنے کی فضیلت حدیث میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ ”تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“ یعنی تمہارے لئے ہر قسم کی (تکلیف پہنچانے والی) چیزوں سے کفایت ہوجائے گی۔ (ابوداؤد: 5082)

﴿چوتھا عمل: تیسرا کلمہ﴾

چار جملوں پر مشتمل یہ چھوٹا سا کلمہ یعنی "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ" جس کو "تیسرے کلمہ" کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے، یہ بڑا قیمتی اور مبارک کلمہ ہے، اور احادیثِ طیّبہ میں اِس مختصر سے کلمہ کے بہت کثرت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں، اِس لئے روزانہ صبح شام اِس مُبارک کلمہ کو 100، 100 مرتبہ ضرور پڑھ لیں، اگر صبح شام نہ ہوسکے تو کم از کم ایک دفعہ ہی 100 مرتبہ پڑھ لیں، لیکن چھوڑیں نہیں، اِس لئے کہ احادیثِ طیّبہ میں بہت کثرت سے اِس عظیم اور بابرکت کلمہ کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں جن سے محرومی بڑے نقصان کی بات ہے۔ ذیل میں ترغیب اور شوق دلانے کیلئے اِس کے کچھ فضائل ذکر کیے جارہے ہیں جس سے اِس کی قدر و منزلت کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

❶ سب سے افضل اور بہترین کلام ہونا:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے:

"أَفْضَلُ الْکَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ" سب سے افضل کلام (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) یہ چار کلمات ہیں یعنی: "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ"۔ (رواہ البخاری تعلیقًا)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"خَیْرُ الْکَلَامِ أَرْبَعٌ: لَا تُبَالِيْ بِأَیَّتِہِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ أَکْبَرُ" سب سے بہترین کلام چار کلمات ہیں اُن میں

سے کسی بھی کلمہ سے اِبتداء کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ کلمات ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ ہیں۔(سنن کبریٰ نسائی:10609)

❷ تیسرے کلمہ کا سب سے زیادہ محبوب کلام ہونا:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ“

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام کلاموں میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کلام یہ چار کلمات ہیں، یعنی: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ تمہارے لئے اِس میں کوئی نقصان نہیں کہ تم اِن میں سے کسی بھی کلمہ سے اِبتداء کرو۔(مسلم:2137)

❸ تیسرے کلمہ کا ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہونا:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ“

میرے نزدیک یہ کلمہ یعنی: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ پڑھنا اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، یعنی ساری کائنات سے۔(مسلم:2695)

❹ حج، جہاد، غلام آزاد کرنے کے برابر اور افضل ترین عمل:

ایک روایت میں تیسرے کلمہ کے چاروں کلمات میں سے ہر ہر کلمہ کی الگ الگ فضیلت یوں بیان کی گئی ہے، چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے:

”مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالغَدَاةِ وَمِائَةً بِالعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ“جس نے صبح شام100،100مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ پڑھاتو وہ ایسا ہے گویا اُس نے100حج کیے۔

”وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالغَدَاةِ وَمِائَةً بِالعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ“جس نے صبح شام 100،100مرتبہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ پڑھاتو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے100مجاہدین کو اللہ کے راستے میں گھوڑے پر سوار کیایا100جہاد کیے۔

”وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالغَدَاةِ وَمِائَةً بِالعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ“جس نے صبح شام100،100مرتبہ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ پڑھا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے حضرت اِسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے100 غلاموں کو آزاد کیا۔

”وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالغَدَاةِ وَمِائَةً بِالعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ“جس نے صبح شام100،100مرتبہ ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ پڑھاتواُس دن اُس سے زیادہ کوئی شخص عمل لے کر نہیں آسکتا مگر وہ جس نے اُس کے مثل یااُس سے بھی زیادہ یہ عمل کیا ہو۔(ترمذی:3471)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے 100 مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“پڑھا تو اُس کا یہ عمل

100 اُونٹ (قربان یا صدقہ کرنے) سے بھی زیادہ افضل ہو گا۔اور جس نے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے 100 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھا تو اُس کا یہ عمل 100 گھوڑے صدقہ کرنے سے زیادہ افضل ہو گا جس پر سواری کی جائے۔اور جس نے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے 100 مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" پڑھا تو اُس کا یہ عمل 100 غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہو گا جس پر سواری کی جائے۔(سنن کبریٰ نسائی:10588)

⑤ تیسرا کلمہ باغِ جنّت کی گھاس اور پودے ہیں:

معراج کی شب جب آنحضرت ﷺ کی حضرت اِبراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت اِبراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

"يَامُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ المَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" اے محمّد! اپنی اُمّت کو میری جانب سے سلام کہیئے اور اُنہیں بتادیجئے کہ جنّت کی مٹی بڑی پاکیزہ اور اُس کا پانی بڑا شیریں ہے اور وہ بالکل چٹیل میدان ہے، اور اُس کے پودے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" ہیں۔(ترمذی:3462)

طبرانی کی روایت میں اِس کلمہ میں "وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کا بھی اِضافہ ہے۔(طبرانی کبیر:10363)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الجَنَّةِ فَارْتَعُوا" جب تم جنّت کے باغات میں سے گزرو تو خوب چَر لیا کرو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: "وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟" جنّت کے باغات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جنّت کے باغات مساجد ہیں، میں نے پھر پوچھا: "وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟" یا رسول اللہ! اُس کا چَرنا کس طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ"۔(ترمذی:3509)

تیسرے کلمہ کا ہر کلمہ جنّت میں ایک درخت کے لگانے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں پودا لگا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا کر رہے ہو، میں نے کہا: میں پودے لگا رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غَرْسٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْهُ؟"

کیا میں تمہیں ایسے پودے کے بارے میں نہ بتاؤں جو اِس سے زیادہ بہتر ہے، میں نے کہا وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی کلمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ" یعنی اِن میں سے ہر کلمہ کے بدلہ میں جنّت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔(مستدرکِ حاکم:1887)(ابن ماجہ:3807)

❻ تیسرے کلمہ کے ہر کلمہ کا ثواب اُحد پہاڑ سے سے زیادہ ہے:

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أُحُدٍ؟" کیا تم میں سے کوئی اِس کام کے کرنے سے عاجز ہے کہ وہ روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرے؟ لوگوں نے کہا

یارسول اللہ! اتنا عمل کرنے کی کس کے اندر طاقت ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ" تم میں سے ہر شخص اِس کی طاقت رکھتا ہے، لوگوں نے کہا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ" (کہنے کا ثواب) اُحد پہاڑ سے بڑا ہے، "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (کہنے کا ثواب) اُحد پہاڑ سے بڑا ہے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" (کہنے کا ثواب) اُحد پہاڑ سے بڑا ہے، "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" (کہنے کا ثواب) اُحد پہاڑ سے بڑا ہے۔ (سنن کبریٰ نسائی: 10604)

❼ تیسرے کلمہ کا کثرت سے وِرد کرنے والا افضل ترین مؤمن ہے:

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ، يُكْثِرُ تَكْبِيرَهُ، وَتَسْبِيحَهُ، وَتَهْلِيلَهُ، وَتَحْمِيدَهُ"

اللہ کے نزدیک کوئی شخص اُس مؤمن سے زیادہ افضل نہیں جس کو اِسلام کی حالت میں زندگی عطاء کی جائے اور وہ کثرت سے "اَللّٰهُ أَكْبَرُ"، "سُبْحَانَ اللّٰهِ"، "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھتا ہو۔ (سنن کبریٰ نسائی: 10606)

❽ تیسرا کلمہ گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک درخت کے پاس سے گزر ہوا جس کے پتے سوکھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اُسے اپنی لاٹھی سے مارا تو اُس کے پتے اور بھی جھڑنے لگے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

”إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ العَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ“

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“، ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“، ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ اور ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کا پڑھنا بندے کے گناہ کو اِس طرح (کثرت اور تیزی کے ساتھ) گرادیتا ہے جیسے اِس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔(ترمذی:3533)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ“

رُوئے زمین پر موجود جو شخص بھی ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ“ پڑھے تو اُس کے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔(سنن کبریٰ نسائی:10589)

ایک روایت میں اِسی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے الفاظ یہ ذکر کیے گئے ہیں: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“۔(ترمذی:3460)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”إِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا“ بیشک ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ کا کلمہ گناہوں کو اِس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے (پت جھڑ کے موسم میں) درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔(مسند احمد:12534)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی اِسی طرح کی روایت مَروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهَا يَعْنِي يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا" "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ" کے پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کرلو اِس لئے کہ یہ کلمات گناہوں کو اِس طرح مٹادیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرادیتا ہے۔(ابن ماجہ:3813)

حضرت سعد بن جُنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حُنین میں حاضر تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"مَنْ قَامَ اللَّيْلَ، فَتَوَضَّأَ، وَمَضْمَضَ فَاهُ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاللهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، إِلَّا الدِّمَاءُ وَالْأَمْوَالُ، فَإِنَّهَا لَا تُبْطَلُ"

جو شخص رات کو اُٹھے اور وضو کرکے منہ میں (اچھی طرح) کلی کرے، پھر 100 مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ"، 100 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"، 100 مرتبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" اور 100 مرتبہ "اَللهُ أَكْبَرُ" پڑھے اُس کے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے سوائے خون اور مال (یعنی حقوق العباد) کے، کیونکہ وہ باطل نہیں ہوتے۔(طبرانی کبیر:5484)

❾ نوّے نیکیوں کا حصول اور نوّے گناہوں کی معافی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

”إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً، وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً“ اللہ تعالیٰ نے چار جملوں کو منتخب کیا ہے یعنی: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“۔ جس نے ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہا اُس کیلئے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جس نے ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا اُس کو بھی 20 نیکیاں ملتی ہیں اور 20 گناہ معاف ہوتے ہیں، اور جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہا اُس کو بھی 20 نیکیاں ملتی ہیں اور 20 گناہ معاف ہوتے ہیں اور جس نے اپنی جانب سے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ“ کہا تو اُس کیلئے 30 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 30 گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (سنن کبریٰ نسائی: 10608)

⓯ تیسرے کلمہ کا باقیاتِ صالحات ہونا:

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾ مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں، اور جو نیکیاں پائیدار رہنے والی ہیں، وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں، اور امید وابستہ کرنے کے لیے بھی بہتر۔ (آسان ترجمہ قرآن)

آیتِ مذکورہ میں "باقیاتِ صالحات" سے مراد نیکیاں ہیں جس میں تمام نیک کام شامل ہیں ،البتہ روایات میں بطورِ خاص تیسرے کلمہ کو بھی "باقیاتِ صالحات" کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔روایات ملاحظہ ہوں:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "اسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ" باقیاتِ صالحات یعنی باقی رہنے والے نیک اَعمال کی خوب کثرت کیا کرو۔ کسی نے کہا: یارسول اللہ !وہ باقیاتِ صالحات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"التَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّسْبِيحُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" باقیاتِ صالحات "اَللّٰهُ أَكْبَرُ،لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ،سُبْحَانَ اللّٰهِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کا پڑھنا ہے۔(ابن حبان:840)(مستدرک:1889)

حضرت سعد بن جُنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور اِسلام قبول کیا) تو آپ نے مجھے سورہ زِلزال، سورہ کافرون، سورہ اِخلاص اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کا کلمہ سکھایا اور فرمایا: "هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ" یہ باقیاتِ صالحات یعنی باقی رہنے والے نیک اَعمال ہیں۔(طبرانی کبیر:5482)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیسرے کلمہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ، وهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ" یہ کلمات قیامت کے دن (اپنے پڑھنے

والے کیلئے) پیش پیش ہوں گے اور اُس کو بچانے کا ذریعہ ثابت ہوں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک اَعمال ہیں۔(طبرانی اوسط:4027)

⓫ تیسرے کلمہ کا ہر کلمہ صدقہ کے برابر ہے:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى“

تم میں سے ہر ایک کے جسم کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، پس ہر ”سُبْحَانَ اللهِ“ کہنا صدقہ ہے، ہر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنا صدقہ ہے، ہر ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ“ کہنا صدقہ ہے، ہر ”اَللهُ أَكْبَرُ“ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، بُرائی سے رُوکنا صدقہ ہے، اور اِس صدقہ کی طرف سے چاشت کے وقت میں دو رکعت کا پڑھ لینا کافی ہے۔(مسلم:720)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ، وَحَمِدَ اللهَ، وَهَلَّلَ اللهَ، وَسَبَّحَ اللهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ،

وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامَى، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ"

ہر اِنسان کے 360 جوڑ پیدا کیے گئے ہیں، پس جس نے "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہا، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہا، "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا، "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہا، "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" کہا، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی (جیسی کوئی مُوذِی چیز) ہٹادی، نیکی کا حکم دیا یا بُرائی سے روکا، (یہ سب اَفعال) تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر (سر اَنجام دیے) تو وہ اُس دن زمین پر اس طرح چل رہا ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے دور کر دیا ہوتا ہے۔ (مسلم:1007)

ایک موقع پر جبکہ بعض فقراء صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مالدار لوگ اجر و ثواب لے اُڑے، کیونکہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، وہ بھی روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، وہ اپنے زائد اَموال کے ذریعہ صدقہ کرتے ہیں (لیکن ہم مال نہ رکھنے کی وجہ سے یہ عبادت نہیں کرپاتے) آپ ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ" کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسی چیز مقرر نہیں کی جس کے ذریعہ تم صدقہ کرسکتے ہو اور وہ یہ ہے کہ ہر "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنا صدقہ ہے، ہر "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہنا صدقہ ہے، ہر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا صدقہ ہے، ہر "لَا

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا صدقہ ہے،، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے رُوکنا صدقہ ہے۔(صحیح ابن حبان:838)

مسلم شریف میں اِس روایت کے آخر میں یہ بھی اِضافہ ہے:"وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ" کہ تمہارا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا:"أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟" یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کو پورا کرے تو اُس پر بھی اُس کو اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:"أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ" کیا اگر وہ اپنی شہوت کو حرام طریقے سے پورا کرتا تو اُس کو گناہ نہیں ملتا؟(ظاہر ہے کہ ضرور ملتا) پس اِسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے پورا کر رہا ہے تو اُس کو اِس پر اجر بھی ملے گا۔(مسلم:1006)

⓬ میزانِ عمل میں بہت زیادہ بھاری ثابت ہونے والا کلمہ:

نبی کریم ﷺ کے چرواہے حضرت ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے "بَخٍ بَخٍ" اِرشاد فرمایا، یعنی: واہ واہ! بہت خوب! اور یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے پانچ چیزوں کا اِشارہ کیا اور اِرشاد فرمایا:

"مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ"

یہ پانچ چیزیں میزانِ عمل میں کتنی ہی بھاری ثات ہونے والی چیزیں ہیں، یعنی: "سُبْحَانَ اللّٰهِ"، "الْحَمْدُ لِلّٰهِ"، "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"، "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" اور کسی

مسلمان کی وہ نیک اولاد جو مر جائے اور وہ اُس اولاد کے بارے میں (صبر کے ساتھ) اجر و ثواب کی اُمید رکھتا ہو۔(صحیح ابن حبان:833)

حضرت ابو مالک اَشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الوُضُوءُ شَطْرُ الإِيمَانِ، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ المِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا“ وضو ایمان کا آدھا حصہ ہے، ”اَلحَمْدُ لِلّٰهِ“ میزانِ عمل کو بھر دیتا ہے اور ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ“ آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ حجّت ہے، صبر کرنا روشنی ہے، اور قرآن کریم تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے، لوگ صبح کے وقت اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں، پس یا تو اُسے (جہنم سے) آزاد کر دیتے ہیں یا یا ہلاک کر ڈالتے ہیں۔(ترمذی:3517)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”التَّسْبِيحُ نِصْفُ المِيزَانِ، وَالْحَمْدُ يَمْلَؤُهُ، وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُورُ نِصْفُ الإِيمَانِ“ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہنا آدھے میزانِ عمل کو بھر دیتا ہے، ”اَلحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنا پورے میزان کو بھر دیتا ہے اور ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے، روزہ صبر کا آدھا حصہ اور وضو ایمان کا آدھا حصہ ہے۔(ترمذی:3519)

⑬ تیسرا کلمہ قرآن کریم پڑھنے سے عاجز شخص کیلئے بہترین بدل ہے :

حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں آیا اور عرض کیا: ”إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ“ یارسول اللہ! میں قرآن کریم کے کسی بھی حصہ کو سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، مجھے کوئی ایسی چیز سکھادیجئے جو قرآن کریم کی جانب سے میرے لئے کافی ہوجائے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یہ کلمہ پڑھا کرو: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ اُس شخص نے کہا: ”هٰذَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِيْ“ یہ تو اللہ (کی حمد ثناء کرنے) کیلئے ہے ،میرے لئے کیا ہے (وہ بھی بتادیجئے) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یوں مانگا کرو: ”اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ“ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطاء فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت عطاء فرمادے۔

وہ شخص کھڑا ہوا اور اپنے ہاتھ سے اِس طرح اِشارہ کیا (جیسے کسی چیز کو لے رہا ہو) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ“ اِس شخص نے اپنے ہاتھ کو خیر و بھلائی سے بھر لیا۔ (ابوداؤد:832)

⑭ ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ“ جس نے: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" پڑھا اُس کیلئے اِس کلمہ کے ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(طبرانی اوسط:6491)(سنن کبریٰ نسائی:9912)

⑮ جہنّم کی آگ سے بچنے کیلئے بہترین ڈھال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خُذُوا جُنَّتَكُمْ خُذُوا جُنَّتَكُمْ" تم لوگ (اپنے بچاؤ کیلئے) ڈھال لے لو،ڈھال لے لو۔ لوگوں نے کہا: "يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ" یارسول اللہ! کیا کسی آنے والے دشمن سے بچنے کیلئے ڈھال لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا، نہیں، آگ سے بچنے کیلئے۔(اور وہ ڈھال یہ ہے کہ) تم یوں کہو: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ولَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کلمات کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ، وهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ" یہ کلمات قیامت کے دن (اپنے پڑھنے والے کیلئے) پیش پیش ہوں گے اور اُس کو بچانے کا ذریعہ ثابت ہوں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک اَعمال ہیں۔(طبرانی اوسط:4027)

⑯ سو اُونٹ، سو گھوڑے اور سو غلاموں سے زیادہ قیمتی:

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی کمزوری کا اِظہار کیا کہ یارسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہوں، مجھے کوئی (قیمتی) عمل بتادیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "كَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسَبِّحِي اللّٰهَ

مِائَةَ مَرَّةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُسْرَجٍ مُلْجَمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَخَيْرٌ مِنْ مِّائَةِ رَقَبَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ“

100مرتبہ ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“،100مرتبہ ”اَلْحَمْدُلِلّٰهِ“،100مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ پڑھا کرو، یہ تمہارے لئے 100 مقبول اُونٹوں (کی قربانی) سے بہتر ہے،100 زین اور لگام لگے ہوئے گھوڑے اللہ کے راستے میں دینے سے بہتر ہے اور100 مقبول غلام (آزاد کرنے) سے بہتر ہے۔ اُس کے بعد ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”وَقَوْلُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا، وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ“ یعنی ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کا پڑھنا کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا اور (فضیلت میں) اِس (کلمہ کے پڑھنے) جیسا کوئی عمل نہیں۔ (مستدرکِ حاکم:1893)

⑰ تیسرا کلمہ تسبیح کے سب سے افضل الفاظ ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا سَبَّحْتُ وَلَا سَبَّحَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي بِأَفْضَلَ مِنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ولَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ میں نے اور مجھ سے پہلے کسی نبی نے ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ولَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ سے زیادہ افضل تسبیح کے الفاظ نہیں کہے۔ (دیلمی، بحوالہ کنز العمال:2015)

⑱: تیسرا کلمہ پڑھنے والے کیلئے فرشتے اِستغفار کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ولَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَتَبَارَكَ اللهُ، قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا لِقَائِلِهِنَّ حَتَّى يَجِيءَ بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمَنِ، ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ {إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ}“

جب بندہ ”سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ولَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللهُ“ کہتا ہے تو ایک فرشتہ اِن کلمات کو لیکر اپنے پروں سے چپکا لیتا ہے اور اور اِنہیں لیکر آسمان کی جانب چڑھتا ہے، اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے اُس کا گزر ہوتا ہے وہ فرشتے اُن کلمات کے کہنے والے کیلئے اِستغفار کرتے ہیں، یہاں تک کہ اِسی طرح ہوتے ہوتے وہ فرشتہ رحمان کی بارگاہ میں جاکر اُن کلمات کو پیش کرتا ہے، اُس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (اِس بات کی تصدیق میں) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ پاکیزہ کلمہ اسی کی طرف چڑھتا ہے اور نیک عمل اس کو اوپر اٹھاتا ہے۔(مستدرکِ حاکم:3589)

⑲ تیسرا کلمہ کلمہ شکر، کلمہ اِخلاص اور صلاۃ الخلائق کا مجموعہ ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے یہ اِرشاد فرمایا:

”أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ:سُبْحَانَ اللهِ، فَهِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ، وَإِذَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَهِيَ كَلِمَةُ الشُّكْرِ الَّتِي لَمْ يَشْكُرِ اللهَ عَبْدٌ قَطُّ حَتَّى

يَقُولَهَا، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَهِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِي لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْ عَبْدٍ قَطُّ عَمَلًا حَتَّى يَقُولَهَا، وَإِذَا قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِذَا قَالَ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَالَ اللهُ تَعَالَى:أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ" بندہ کا"سُبْحَانَ اللهِ" کہنا"صلاۃ الخلائق"یعنی ساری مخلوق کی دُعاء ہے اور"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا شکر کا وہ کلمہ ہے جس کو کہے بغیر بندہ اللہ کا شکر نہیں کر سکتا، اور بندہ کا"لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" کہنا اِخلاص کا وہ کلمہ ہے جس کو کہے بغیر اللہ تعالیٰ بندہ کا کوئی عمل کبھی قبول نہیں کرتے، اور بندہ جب"اَللهُ أَكْبَرُ" کہتا ہے تو یہ آسمان و زمین کے درمیان (کا فاصلہ اجر اور ثواب سے) بھر دیتا ہے، اور جب بندہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندہ نے اِطاعت کی اور اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا۔(حلیۃ الاولیاء:9/17)

⓾ اللہ تعالیٰ تیسرے کلمہ کے ہر کلمہ کا جواب دیتے ہیں:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک اَعرابی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور درخواست کی:"يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي خَيْرًا" یارسول اللہ! مجھے کوئی خیر کی بات سکھا دیجئے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یوں کہو: "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ"اُس اَعرابی نے اِن (چار) کلمات کو اپنے ہاتھ پر شمار کیے اور کچھ سوچتے ہوئے جانے لگا اور پھر واپس لوٹ آیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے دیکھا تو مسکرانے لگے اور فرمایا:"تَفَكَّرَ الْبَائِسُ فَجَاءَ"مصیبت زدہ شخص کچھ سوچ کر واپس آیا ہے، اُس اِعرابی نے آکر کہا:

”يَا رَسُولَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟“ یہ چاروں کلمات تو اللہ کیلئے ہیں میرے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اے اَعرابی! جب تم ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہتے ہو، یعنی اللہ کی ذات پاک ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”صَدَقْتَ“ تونے سچ کہا، اور جب تم کہتے ہو ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”صَدَقْتَ“ تونے سچ کہا، اور جب تم کہتے ہو ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”صَدَقْتَ“ تونے سچ کہا، اور جب تم کہتے ہو ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ یعنی اللہ بہت بڑا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”صَدَقْتَ“ تونے سچ کہا، اور جب تم کہتے ہو ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي“ یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”فَعَلْتُ“ یعنی میں نے معاف کردیا، اور جب تم کہتے ہو ”اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي“ یعنی اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”فَعَلْتُ“ میں رحم کردیا، اور جب تم کہتے ہو ”اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي“ یعنی اے اللہ! مجھے رزق عطاء فرما تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”قَدْ فَعَلْتُ“ میں نے رزق عطاء کردیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس اَعرابی نے یہ سات کلمات اپنے ہاتھ پر شمار کیے اور چلا گیا۔ (شُعب الایمان: 610)

⓶⓵ تیسرا کلمہ جنّت کے خزانوں میں سے ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا:

"يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، إِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ، وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، وَهُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ"

اے ابودرداء! "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ولَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" پڑھو، بیشک یہ باقیاتِ صالحات یعنی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور یہ کلمات گناہوں کو اِس طرح مٹادیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرادیتا ہے اور یہ کلمات جنّت کے خزانوں میں سے ہیں۔(الترغیب لابن شاھین:477)

۶۲ تیسرا کلمہ پڑھنے والے کا عرشِ الٰہی کے پاس تذکرہ ہوتا ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيحَ، وَالتَّهْلِيلَ، وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا، أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟"

بیشک تم جو اللہ کی ہیبت اور جلال کے ساتھ "سُبْحَانَ اللهِ"، "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کا ذکر کرتے ہو یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناتے ہیں (اللہ کی بارگاہ میں) اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں، تو کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ اُس کیلئے بھی اللہ کے عرش کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو اُس کا تذکرہ کرے۔(ابن ماجہ:3809)

﴿پانچواں عمل: چوتھا کلمہ﴾

”لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیرٌ“

یہ وہ عظیم اور مبارک کلمہ ہے جسے عُرفِ عام میں ”چوتھا کلمہ“ کہا جاتا ہے، تیسرے کلمہ کی طرح اِس کلمہ کے بھی بہت کثرت سے فضائل اور فوائد احادیثِ طیّبہ میں ذکر کیے گئے ہیں، اِس لئے سمجھداری اور عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ اِس کلمہ کو وردِ زبان بنایا جائے، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اِس کلمہ سے اپنی زبان کو تر رکھا جائے۔ اور کیا ہی بہتر ہو کہ صبح شام اِس مُبارک کلمہ کو100، 100 مرتبہ پڑھ لیا جائے، ورنہ کم از کم 100 مرتبہ تو ضرور ہی پڑھ لینا چاہیئے۔

ذیل میں احادیث طیّبہ کی روشنی میں اِس کے فضائل ذکر کیے جارہے ہیں، انہیں پڑھیئے اور ان فضائل کو حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔ بیشک اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

❶ سومرتبہ پڑھنے پر پانچ عظیم اور بڑے اِنعامات:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلَی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیرٌ، فِي یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ، کَانَتْ لَہُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَکُتِبَتْ لَہُ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ، وَکَانَتْ لَہُ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ، یَوْمَہُ ذَلِکَ، حَتَّی یُمْسِيَ وَلَمْ یَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَکْثَرَ مِنْ ذَلِکَ“ جس نے دن میں 100

مرتبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھا اُس کیلئے 10 غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا، 100 نیکیاں لکھی جائیں گی، 100 گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اُس دن شام تک شیطان سے اُس کی حفاظت ہو گی اور کوئی شخص اُس سے زیادہ افضل عمل لیکر نہ آئے گا سوائے اُس شخص کے جس نے اُس سے زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہو۔(مسلم:2691)

گویا حدیث کے مطابق سو مرتبہ اِس کلمہ کے پڑھنے کی برکت سے پانچ بڑی فضیلتیں حاصل ہوں گی: (1) دس غلام آزاد کرنے کا ثواب۔(2) سو نیکیاں۔(3) سو گناہ معاف۔(4) شام تک شیطان سے حفاظت۔(5) اُس سے زیادہ افضل عمل کسی کا نہ ہو گا، سوائے اُس کے جو اُس سے بھی زیادہ اِس کلمہ کو پڑھے۔

❷ سو مرتبہ پڑھنا سب سے افضل عمل:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمْ يَبْلُغْهُ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ وَلَا يُدْرِكُهُ أَحَدٌ كَانَ بَعْدَهُ إِلَّا مَنْ أَتَى بِأَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ"

جس نے 100 مرتبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھا تو نہ اُس سے پہلے آنے والے کسی شخص نے اُس کے مقام کو پایا اور نہ بعد میں آنے والا کوئی شخص اُس کے مقام و مرتبہ کو پہنچ

سکتا ہے، ہاں! مگر وہی جو اُس سے بھی زیادہ افضل عمل لیکر (یعنی اِس کلمہ کو زیادہ پڑھ کر) آئے۔(مسند البزار:6/454)

❸ مغرب کے بعد 10 مرتبہ پڑھنے پر صبح تک شیاطین سے حفاظت:

حضرت عُمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ المَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ“

جس نے مغرب کی نماز کے بعد 10 مرتبہ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کیلئے 10 مسلّح فرشتوں کو بھیجتے ہیں جو صبح تک اُس پڑھنے والے کی شیطان سے حفاظت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کیلئے 10 ایسی نیکیاں لکھ دیتے ہیں جو (جنّت) واجب کردینے والی ہیں اور 10 ایسے گناہ مٹادیتے ہیں جو ہلاک کردینے والے ہیں اور یہ کلمات اُس کیلئے 10 مؤمن غلام آزاد کردینے کے (اجر کے) برابر ثابت ہوتے ہیں۔(ترمذی:3534)

حدیثِ مذکور سے معلوم ہوا کہ مغرب کے بعد دس مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھنے کی برکت سے اُس کو مندرجہ ذیل چار بڑے فوائد حاصل ہوں گے:

(1)دس مسلّح فرشتوں کے ذریعہ صبح تک شیطان سے حفاظت۔(2)جنّت واجب کر دینے والی دس نیکیاں۔(3)ہلاک کر دینے والے دس گناہوں کی معافی۔(4)دس مؤمن غلام آزاد کر دینے کا ثواب۔

۴ فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھنے پر سات بڑے اِنعامات:

حضرت عبد الرحمن بن غَنم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَالصُّبْحِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ يُدْرِكُهُ إِلَّا الشِّرْكَ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا، إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ، يَقُولُ: أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ“

جو شخص مغرب اور فجر کی نماز بعد رخ پھیرنے اور پاؤں موڑنے سے پہلے 10 مرتبہ یہ کلمات(لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) پڑھ لے اُس کیلئے ہر کلمہ کے بدلہ میں 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 10 گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور 10 درجے بلند کیے جاتے ہیں اور یہ کلمات اُس کیلئے ہر ناپسندیدہ چیز اور شیطانِ مردود سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور شرک کے علاوہ کسی گناہ کی مجال نہیں ہوتی کہ اُس کو ہلاک کر ڈالے، اور وہ (کلمات پڑھنے والا)لوگوں میں عمل کے اعتبار سے سب سے افضل ہوتا ہے،

سوائے اُس شخص کے جو اُس سے آگے بڑھ جائے یعنی اُس سے زیادہ یہ کلمات کہے۔(مسند احمد:17990)

خلاصہ یہ ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھنے کی برکت سے سات عظیم فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں:

(1)سو نیکیاں۔(2)سو گناہ معاف۔(3)سو درجات بلند۔(4)ہر قسم کی آفات سے حفاظت۔(5)شیطان مردود سے حفاظت۔(6)سوائے شرک کے کوئی گناہ اُس کو ہلاک نہ کر سکے گا۔(7)وہ اُس دن سب سے افضل عمل کرنے والا ہو گا۔ سوائے اُس شخص کے جو اُس سے بھی زیادہ پڑھے۔

❺چوتھا کلمہ پڑھنے والے کے بکثرت گناہوں کی بخشش:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھا اُس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔(سنن کبریٰ نسائی:9873)

❻چوتھا کلمہ پڑھنا غلام آزاد کرنے کے برابر:

احادیثِ طیّبہ میں چوتھا کلمہ پڑھنا غلام آزاد کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے، اور اِس بارے میں روایات مختلف ہیں کہ کتنی دفعہ پڑھنے پر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے:

(1)—دس مرتبہ میں ایک غلام۔ (2)— دس مرتبہ میں چار غلام۔

(3)— دس مرتبہ میں دس غلام۔ (4)—دس مرتبہ میں سو غلام۔

اب چاروں طرح کی روایات ملاحظہ فرمائیں:

دس مرتبہ پڑھنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ عَدْلَ نَسَمَةٍ“ جس نے 10 مرتبہ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھا اُس کیلئے یہ کلمہ ایک جان (کو آزاد کرنے) کے برابر ہوجاتا ہے۔(سنن کبریٰ نسائی:9876)

دس مرتبہ پڑھنے پر چار غلام آزاد کرنے کا ثواب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: ”مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ“

جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ دس مرتبہ پڑھا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے حضرت اِسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کیا۔(مسلم:2693)

دس مرتبہ پڑھنے پر دس غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ“

جس نے صبح کے وقت میں ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَاشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھا اُسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، دس درجے بلند کردیے جاتے ہیں اور وہ شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور اگر یہی کلمات شام کو کہہ لے تو یہی سب کچھ ملتا ہے اور صبح ہونے تک شیطان سے حفاظت رہتی ہے۔(ابوداؤد:5077)

میزبانِ رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”أَلَا أُعَلِّمُكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ؟“ اے ابو ایوب! کیا میں تمہیں (پڑھنے کیلئے بہترین کلمات) نہ سکھادوں؟ میں نے کہا ضرور یا رسول اللہ!، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم صبح کے وقت دس مرتبہ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ پڑھ لیا کرو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کلمات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

”فَمَا قَالَهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ عَشَرَ مِرَارٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَإِلَّا حَطَّ بِهَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَإِلَّا كُنَّ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَنْ يَعْتِقَ عَشَرَةً، وَلَا قَالَهَا حِينَ يُمْسِي إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ“ جو کوئی مسلمان بندہ اِن کلمات کو10 مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے10 نیکیاں لکھ دیتے ہیں ،10 گناہ مٹا دیتے ہیں اور یہ کلمات قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور10 غلام آزاد کرنے کے برابر ثابت ہوں گے۔ اور اگر شام کو پڑھے تب بھی اس کیلئے ایسا ہی لکھ دیا جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:4089)

دس مرتبہ پڑھنے پر سو غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كُنَّ لَهُ كَعِدْلِ عَشَرِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

جس نے ایک دفعہ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھا اُس کیلئے حضرت اِسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب مقرر ہو جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:4020)

۷ چوتھا کلمہ نماز کی تکمیل اور تتمہ ہے:

حضرت عُمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ أَنْ تَقُولَ إِذَا فَرَغْتَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اس سے فارغ ہو کر تم تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھو: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:3107)

اِسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمہ پڑھا کرتے تھے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ“۔(بخاری:6330)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر فرض نماز کے بعد اِن کلمات کو پڑھا کرتے تھے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ“۔(مسلم:594)

❽ بیدار ہوتے ہی چوتھا کلمہ پڑھنے سے دُعاء اور نماز قبول ہوتی ہے:

حضرت عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو اور یہ کلمات (یعنی چوتھا اور تیسرا کلمہ) پڑھ لے اُس کے بعد

دُعاء مانگے تو اُس کی دُعاء قبول ہوتی ہے اور اگر اُٹھ کر وضو کر لے اور نماز پڑھے تو نماز بھی قبول ہوتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“۔(ترمذی:3414)(بخاری:1154)

❾ چوتھے کلمہ کے کلمات پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے جواب دیا جاتا ہے:

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ تو اُس کا پروردگار اُس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتا ہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَأَنَا أَكْبَرُ“ ہاں! میں ہی معبود ہوں، اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ“ ہاں! میں ہی معبود ہوں، میں اکیلا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيكَ لِيْ“ ہاں! میں ہی معبود ہوں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ“ ہاں! میں ہی معبود ہوں، میرے لئے ہی ساری بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی حمد و ثناء ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي“ ہاں!

میں ہی معبود ہوں، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت صرف میری ہی جانب سے ہے۔

نبی کریم ﷺ مذکورہ کلمات کے بارے میں اِرشاد فرماتے تھے: ”مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ“ جس نے اپنی کسی بیماری میں یہ کلمات پڑھ لیے اور پھر مر گیا اُسے (جہنم کی) آگ چھوئے گی بھی نہیں۔ (ترمذی:3430)

مذکورہ حدیث میں ذکر کردہ مکمل کلمات یہ ہیں:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“

⑩ نبی کریم ﷺ کا ہر اُونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے چوتھا کلمہ پڑھنا:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عُمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے اور پھر یہ کلمات کہتے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ“۔ (بخاری:1797)

⑪ بازار میں چوتھا کلمہ پڑھنے پر چار بڑے عظیم اِنعامات:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جو بازار میں داخل ہو اور یہ کلمہ پڑھے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“

اللہ تعالیٰ اُس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، دس لاکھ گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اُس کے دس لاکھ درجے بلند کر دیتے ہیں۔(ترمذی:3428)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جو بازار میں یہ کلمہ پڑھ لے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“

اللہ تعالیٰ اُس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، دس لاکھ گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اُس کے لئے جنّت میں محل بنا دیتے ہیں۔(ترمذی:3429)

مذکورہ بالا حدیثوں میں بازار میں چوتھا کلمہ پڑھنے کے چار فضائل ذکر کیے گئے ہیں:

(1) دس لاکھ نیکیاں۔ (2) دس لاکھ گناہ معاف۔

(3) دس لاکھ درجے بلند۔ (4) جنّت میں محل۔

⑫ چوتھا کلمہ سب سے بہترین کلمہ ہے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“ سب سے بہترین دُعاء عرفہ کی دُعاء ہے اور سب سے بہترین کلمہ وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے، یعنی:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“۔(ترمذی:3585)

﴿چھٹا عمل: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾

قرآن کریم میں بڑی کثرت کے ساتھ بندوں کو اللہ کی تسبیح و تقدیس اور حمد و ثنا کا حکم دیا گیا ہے، بالخصوص صبح اور شام کے وقت تو اِس کا اور بھی زیادہ اِہتمام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ سورہ قٓ میں ہے:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾

اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو، سورج نکلنے سے پہلے بھی، اور سورج ڈوبنے سے پہلے بھی۔(قٓ:39، آسان ترجمہ قرآن)

سورہ طٰہٰ میں ہے:﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ اور سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے رہو۔(طٰہٰ:130، آسان ترجمہ قرآن)

سورہ غافر میں ہے:﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔(غافر:55، آسان ترجمہ قرآن)

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ صبح شام کے دو وقت ایسے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے، اِس لئے ہر مؤمن کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت اپنے پیدا کرنے والے کی تسبیح و تقدیس اور حمد و ثناء کرے اور صبح شام خاص طور پر پابندی کے ساتھ اِس کا اہتمام کرے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کو بیان کرنے کیلئے کوئی بھی کلمہ جو آسان لگے وہ پڑھا جاسکتا کیلئے، تاہم اِس کیلئے احادیث میں ایک مختصر لیکن بہت ہی جامع کلمہ ہمیں تلقین کیا گیا ہے، اور بڑی کثرت کے ساتھ اُس کے پڑھنے کے فضائل اور فوائد کو بیان کیا گیا ہے۔

اور وہ مبارک اور عظیم کلمہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" ہے۔

ذیل میں اِس مختصر سے کلمہ کے فضائل کو ملاحظہ کیجئے جس سے آپ کو اَندازہ ہوگا کہ کتنے چھوٹے سے کلمہ کے پڑھنے پر کتنے عظیم اور بڑے فضائل اور اِنعامات دینے کے وعدے کیے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں قدر دان بنائے، اِس کلمہ کو ہماری زبان پر جاری و ساری فرمائے اور ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے اِس کلمہ کا وِرد کرنے کی توفیق عطاء کرے۔

❶ 100 مرتبہ پڑھنے سے بکثرت گناہوں کی بخشش:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ:سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ"

جس نے دن میں 100 مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" پڑھا اُس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔(بخاری:6405)

نسائی کی روایت میں "أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ" کے الفاظ وارِد ہوئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ گناہ ہوں تو وہ سب معاف ہوجاتے ہیں۔(سنن کبریٰ نسائی:10593)

❷ صبح شام100،100مرتبہ پڑھنا افضل ترین عمل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ“جس نے صبح شام100،100مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا تو قیامت کے دن اُس سے زیادہ افضل عمل لیکر کوئی نہ آئے گا سوائے اُس شخص کے جو اُسی کے مثل یا اُس سے بھی زیادہ اِس کلمہ پڑھتا ہو۔(مسلم:2692)

❸ افضل ترین کلام اور فرشتوں کی تسبیح:

حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا گیا:

”أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟“سب سے افضل کلام کون سا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:”مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ:سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“وہ کلام جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کیلئے منتخب کیا ہے،یعنی:”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“۔(مسلم:2731)

❹ سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کلام ہونا:

حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے دریافت کیا:

”أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ؟“کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا یارسول اللہ!ضرور بتایئے،آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

”إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ:سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ ہے۔(مسلم:2731)

ایک اور روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام بندے کا یہ کہنا ہے:”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“۔(مسند احمد: 21429)

⑤ طَویل اور بڑے اَذکار سے زیادہ بہتر ہونا:

اُمّ المؤمنین حضرت جُویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس سے صبح سویرے نماز کیلئے تشریف لے گئے اور وہ مُصلّے پر بیٹھی ہوئی تھیں، پھر سورج کے نکلنے اور روشن ہوجانے کے بعد تشریف لائے تو دیکھا کہ میں ابھی تک مُصلّے پر بیٹھی ہوئی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابھی تک اُسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں اگر اُن کو تمہارے آج کے تمام اَذکار کے مقابلے میں وزن کیا جائے تو وہ کلمات بھاری ہوجائیں گے اور وہ کلمات یہ ہیں:”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ“پاک ہے اللہ کی ذات اور اُسی کیلئے ساری تعریف ہے، اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اُس کی ذات کی خوشنودی کے برابر، اُس کے عرش کے وزن کے برابر، اور اُس کے کلمات (صفات) کی سیاہی کے برابر۔(مسلم:2726)

❻ ایک مرتبہ کہنے سے جنّت میں درخت کا لگ جانا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ“

جس نے ”سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ“ کہا اُس کیلئے جنّت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔(ترمذی:3464)

❼ ایک دفعہ پڑھنے پر 10 گنا اَجر وثواب لکھا جاتا ہے:

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ 100 مرتبہ پڑھا کرو۔ اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کلمہ کی فضیلت اِرشاد فرمائی:

”مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ“ جس نے یہ کلمہ ایک مرتبہ پڑھا اُس کیلئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے 10 مرتبہ پڑھا اُس کیلئے 100 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے 100 مرتبہ پڑھا اُس کیلئے 1000 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے اِس سے بھی زیادہ پڑھا اللہ اُس کو اور بھی زیادہ نیکیاں عطاء فرمائیں گے، اور جس نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔(ترمذی:3470)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”لَا يَدَعُ رَجُلٌ مِنْكُمْ أَنْ يَعْمَلَ أَلْفَ حَسَنَةٍ حَتَّى يُصْبِحَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، فَإِنَّهَا أَلْفُ حَسَنَةٍ، وَأَنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ

إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي يَوْمِهِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَيَكُونُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوَى ذَلِكَ وَافِرًا" تم میں سے کوئی شخص صبح کے وقت 1000 نیکیاں کمانے سے محروم نہ رہے، اور وہ اِس طرح کہ 100 مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" پڑھ لے کیونکہ یہ 1000 نیکیوں کے برابر ہے، اور یقیناً کوئی شخص اِن شاء اللہ دن بھر میں اِتنے یعنی 1000 گناہ تو نہیں کرتا اور اِس کے علاوہ بھی تو وہ دوسرے بہت سے نیک اعمال کرتا ہے۔(مستدرکِ حاکم:1897)

حضرت یحییٰ بن راشد دِمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں خاموش بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ،أَلَا تَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ؟ فَإِنَّ الْوَاحِدَةَ بِعَشْرٍ، وَالْعَشْرَ بِمِائَةٍ، وَالْمِائَةَ بِأَلْفٍ، وَمَا زِدْتُمْ زَادَكُمُ اللّٰهُ" تمہیں کیا ہوگیا تم کچھ کہتے نہیں ہو،کیا تم "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" نہیں کہہ سکتے، اِس لئے کہ یہ ایک دفعہ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں، 10 مرتبہ کہنے سے 100 نیکیاں، 100 مرتبہ میں 1000 نیکیاں ملتی ہیں اور تم جس قدر زیادہ پڑھو گے اُتنا ہی اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ اَجر عطاء فرمائیں گے۔(سنن کبریٰ بیہقی:17617)

⑧ 100 مرتبہ پڑھنے پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا وہ جنّت میں داخل ہوگیا یا یہ فرمایا کہ اُس کیلئے جنّت واجب ہوگئی اور جس نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" 100 مرتبہ کہا اللہ تعالیٰ اُس

کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! پھر تو ہم میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوگا (کیونکہ نیکیاں غالب رہیں گی) آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”بَلٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجِيءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ أَثْقَلَتْهُ ثُمَّ تَجِيءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَحْمَتِهِ“ کیوں نہیں (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے، اِس طرح کہ) بعض لوگ اتنی نیکیاں لیکر آئیں گے کہ اگر وہ پہاڑ پر رکھ دیں تو وہ پہاڑ بھی دب جائے لیکن پھر (اُن کے مقابلے میں) اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آئیں گی اور اُن سب نیکیوں کو لے جائیں گی پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔ (الترغیب:2376)

❾ 1000 مرتبہ پڑھنے سے جہنم سے آزادی:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَلْفَ مَرَّةٍ، فَقَدِ اشْتَرَى نَفْسَهُ مِنَ اللهِ، وَكَانَ آخِرَ يَوْمِهِ عَتِيقَ اللهِ“

جس نے صبح کے وقت ایک 1000 مرتبہ ”سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا اُس نے اپنی ذات اللہ تعالیٰ سے خرید لی اور وہ اُس دن کے آخر تک ”عتیق اللہ“ یعنی (جہنّم سے) اللہ کا آزاد کردہ بندہ ہوجاتا ہے۔ (طبرانی اوسط:3982)(ترغیب:983)

❿ 100 مرتبہ پڑھنے سے 100 غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، كَانَ مِثْلَ مِائَةِ رَقَبَةٍ تُعْتَقُ إِذَا قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ "جس نے 100 مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" پڑھا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے 100 غلام آزاد کر دیے۔(طبرانی کبیر:7534)

⓫ سونا چاندی کا پہاڑ خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہونا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيُكْثِرْ أَنْ يَقُولَ:سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ يُنْفَقَانِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ"جو شخص رات کی (عبادت کی) مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو اور مال کے خرچ کرنے میں بخیل ہو اور دُشمن سے قتال کرنے میں بُزدل ہو اُسے چاہیئے کہ "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" کثرت سے پڑھا کرے اِس لئے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک سونے اور چاندی کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں۔(طبرانی کبیر:7795)

⓬ ایک مرتبہ پڑھنے سے جنّت میں درخت کا لگ جانا:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ"

جس نے "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" پڑھا اُس کیلئے جنّت میں ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔(مسند البزار:6/436)

⑭ مخلوقاتِ عالَم کی عبادت اور اُن کے رزق کا ذریعہ:

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیّت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:
میں تمہیں مختصر سی وصیّت کرتا ہوں تاکہ تم اُسے بھول نہ جاؤ، میں تمہیں دو باتوں کے کرنے کی اور دو باتوں سے بچنے کی وصیّت کرتا ہوں۔

کرنے کے وہ دو کام ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اُس کی نیک مخلوق خوش ہوتی ہے اور وہ دونوں چیزیں بہت کثرت اور سرعت سے اللہ کے حضور پیش ہوتی ہیں۔

پہلی چیز یہ کہ میں تمہیں "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کے کلمہ کی وصیّت کرتا ہوں، اِس لئے کہ آسمان اور زمین اگر دونوں حلقہ بھی بن جائیں تب بھی یہ کلمہ اُن (کے حصار) کو توڑ دے گا (اور اللہ کے حضور پہنچ جائے گا) اور اگر یہ کلمہ ترازو کے ایک پلڑے میں ہو (اور دوسرے پلڑے میں آسمان اور زمین ہوں) تو یہ کلمہ آسمان و زمین سے وزنی ہو جائے گا۔

دوسری چیز یہ کہ میں تمہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" کی وصیّت کرتا ہوں اِس لئے کہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اِسی کلمہ کی برکت سے اُنہیں رزق دیا جاتا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ہے: اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اُس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا بُردبار بہت معاف کرنے والا ہے۔

اور وہ دو چیزیں جن سے میں تمہیں منع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اُس کی نیک مخلوق بھی اُن دونوں چیزوں سے پردہ کرتی ہیں، وہ یہ ہے کہ میں تمہیں شرک اور تکبّر (میں مبتلاء ہونے) سے منع کرتا ہوں۔ (سنن کبریٰ نسائی:10600)

تسبیح کے کچھ اور قیمتی اور بابرکت کلمات:

احادیث میں ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ“ سے ملتے جلتے کچھ اور بھی اہم اور قیمتی کلمات بیان کیے گئے ہیں اور اُن کی فضیلت بھی ذکر کی گئی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو بھی ذکر کر دیا جائے تاکہ شوق اور رغبت رکھنے والے حضرات اپنی اِستطاعت کے مطابق اِن کلمات کے پڑھنے کا بھی اہتمام کر سکیں۔

(1)—”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ“:

”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ“ کے ساتھ اگر ”سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ“ بھی ملادیا جائے تو اِس کی فضیلت اور بھی بڑھ جاتی ہے، چنانچہ حدیث میں اِس کلمہ کو زبان کے اعتبار سے ہلکا، نامہ عمل میں بہت بھاری اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ“ دو کلمہ زبان پر نہایت ہلکے، میزانِ عمل میں نہایت بھاری اور رحمٰن کو بڑے ہی محبوب اور پسندیدہ ہیں اور وہ ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ“ ہیں۔(مسلم:2694)

(2)—”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَأَتُوبُ إِلَيْہِ“:

یہ بھی دراصل ماقبل میں ذکر کردہ کلمات ہی ہیں بس اِن میں اِستغفار کے کلمات بھی ذکر کر دیے گئے ہیں، جس سے اِس کی فضیلت بڑھ جاتی ہے، کیونکہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ ساتھ بندہ کا اپنے لئے اِستغفار کرنے کا بھی معنی پایا جاتا ہے۔ بہت

سے بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ اپنے حلقہ احباب کو صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے یا بعد میں اِس کلمہ کو 100 مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مَنْ قَالَهَا كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا، ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لا يَمْحُوهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهِيَ مَخْتُومَةٌ كَمَا قَالَهَا"

جس نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھا اُس کے اِس کلمہ کو اِسی طرح لکھ کر عرش سے لٹکا دیا جاتا ہے اور پھر اِس کلمہ کے کہنے والے کا کوئی گناہ اُسے مٹا نہیں سکتا یہاں تک کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اپنے ملنے کے دن ملاقات کرے گا تو اس کلمہ کو اُسی طرح پائے گا کہ اُس پر مُہر لگی ہوئی ہوگی۔(مسند البزار:5298)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے:

جس نے صبح صادق کے بعد سے فجر کی نماز تک کے درمیانی وقت میں یہ کلمہ "سُبْحَانَ اللّٰه وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰه الْعَظِيم وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِر اللّٰه" 100 مرتبہ پڑھا تو دنیا اُس کے پاس ذلیل اور خوار ہو کر آئے گی۔(دیلمی:3731)

(3)—"سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ":

یہ وہ مُبارک کلمات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کیلئے منتخب کیا ہے، گویا یہ فرشتوں کی تسبیح کے کلمات ہیں۔ چنانچہ ترمذی شریف کی روایت ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

"أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ" اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے منتخب کیا ہے، اور وہ: "سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ" ہے۔(ترمذی:3593)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "مِنْ أَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ" اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے یہ کلام کہ کوئی بندہ یوں کہے: "سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ" یعنی پاک ہے میرا پروردگار اور ساری تعریفیں اُسی کیلئے ہیں۔(سنن کبریٰ نسائی:10592)

(4)—" سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ":

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الجَنَّةِ"

جس نے "سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ" پڑھا اُس کیلئے جنّت میں ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔(ترمذی:3464)

(5)—" سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ":

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ،فَقَالَ:سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ:يَاحَيُّ يَا قَيُّومُ"

نبی کریم ﷺ کو جب کوئی کام فکر اور غم میں ڈال دیتا تو آپ ﷺ اپنے سر کو آسمان کی جانب اُٹھا کر یہ کہا کرتے تھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ العَظِيمِ" اور جب آپ ﷺ ہمت وطاقت کے ساتھ دُعاء کرتے تو "يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ" کہا کرتے تھے۔(ترمذی:3436)

حضرت سہل اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ:سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ نَبَتَ لَهُ غَرْسٌ فِي الْجَنَّةِ" جس نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ" پڑھا اُس کیلئے جنّت میں ایک پودا لگ گیا۔(مسند احمد:15645)

(6)— "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ...الخ":

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح کے کلمات پڑھ رہی تھی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهِ، أَلَا أُعَلِّمُكِ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ؟" تم اِن پر تسبیح پڑھ رہی ہو، کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تسبیح کے کلمات نہ سکھادوں؟ میں نے کہا: ضرور یا رسول اللہ! سکھا دیجئے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا یوں کہو: "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ" اللہ کی ذات پاک ہے اُس کی تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر۔(ترمذی:3554)

حضرت جُویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ (فجر کے وقت) اُن کے پاس سے گزرے، وہ اپنے مصلّے پر بیٹھی ہوئی تھیں، پھر تقریباً نصفِ نہار یعنی آدھے دن کے وقت دوبارہ آپ ﷺ اُن کے پاس سے آئے (تو دیکھا کہ وہ اپنے مصلّے پر ہی بیٹھی ذکر میں مصروف تھیں) آپ ﷺ نے فرمایا: "مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ" تم مسلسل

ابھی تک اُسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ جی ہاں!، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا" کیا میں تمہیں پڑھنے کیلئے کچھ کلمات نہ بتادوں؟ پھر آپ ﷺ نے اُنہیں یہ کلمات تلقین فرمائے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِه"۔(ترمذی:3555)

﴿ساتواں عمل: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾

یہ وہ عظیم اور بابرکت کلمہ ہے جس کو "کلمہ توحید"، "کلمہ اخلاص"، "کلمہ تقویٰ" اور کلمہ طیّبہ کہا جاتا ہے، جسے پڑھ کر بندہ دائرہ ایمان میں داخل ہوتا ہے اور صاحبِ ایمان کہلاتا ہے، اور یہی وہ مبارک کلمہ ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین حضرت محمّد ﷺ تک آنے والے ہر نبی اور رسول نے اپنی اُمّت کے سامنے پیش کیا، اور اسے ماننے والے والے کامیاب اور نہ ماننے والے ناکام کہلائے۔

اِس پاکیزہ اور مبارک کلمہ سے زیادہ عظمتوں اور فضیلتوں کا حامل کوئی اور کلمہ نہیں، یہی وجہ ہے خود حدیث میں اِسے " افضل الذّکر " اور "افضل الحسنات " یعنی سب سے زیادہ افضل ذکر اور سب سے زیادہ افضل نیکی ہونے کا شرف اور مقام دیا گیا ہے، گویا ذکر کے تمام کلمات میں بندہ اِس سے زیادہ کسی اور افضل کلمہ کے ذریعہ اللہ کا ذکر نہیں کر سکتا۔ پس اِسی وجہ سے ہر دَور اور ہر زمانے میں سلفِ صالحین اور بزرگانِ دین اِس

کلمہ کی بہت زیادہ کثرت کرتے اور اپنے متعلّقین کو بتلاتے رہے ہیں، کیونکہ یہی تو دین کی اصل اور ایمان کی جڑ ہے، لہٰذا جتنی زیادہ اِس کلمہ کی کثرت ہوگی اُتنی ہی زیادہ ایمان کی جڑ مضبوط ہوگی۔ خود حدیث میں بھی اِس کی کثرت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَكْثِرُوا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا"

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا کثرت سے اِقرار کرتے رہا کرو، اِس سے پہلے کہ تمہارے اور اِس کلمہ کے درمیان موت حائل ہوجائے (اور تم نہ کہہ سکو)۔ (ابویعلیٰ موصلی:6147)

پس ہر صاحبِ ایمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے روزانہ کے معمولات میں اِس کلمہ کے ذکر کو لازمی شامل کرے اور خوب اہتمام اور کثرت کے ساتھ اِس کلمہ کو وِردِ زبان اور حرزِ جان بنائے۔ بہت بہتر ہے کہ اپنی اِستطاعت کے مطابق کوئی مقدار مثلاً:300 یا اِس زیادہ مرتبہ پڑھنے کی تعداد مقرر کرکے اُس پر پابندی اختیار کرے۔

ذیل میں شوق اور رغبت پیدا کرنے کیلئے اِس کلمہ کے چند فضائل ذکر کیے جارہے ہیں، جن کو پڑھنے اور سننے سے اِن شاء اللہ اِس کلمہ کی اہمیت اور عظمت پتہ چلے گی اور اِس کلمہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی فکر پیدا ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں اِس کلمہ کو کثرت سے پڑھنے، سمجھنے اور اِس کلمہ والی زندگی کو اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

① "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ایمان کا سب سے بلند اور افضل شُعبہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ایمان کے ستر سے زائد شُعبے ہیں اُن میں سے سب سے اَدنیٰ شُعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور سب سے بلند شُعبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا ہے۔(ترمذی:2614)

مسلم شریف کی روایت میں "فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کے الفاظ ہیں، یعنی ایمان کا سب سے افضل شُعبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ہے۔(مسلم:35)

❷"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" اَذکار میں سب سے افضل ذکر ہے:

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الحَمْدُ لِلّٰهِ"

(اَذکار میں) سب سے افضل ذکر "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ہے اور (دُعاؤں میں) سب سے افضل دُعاء "الحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔(ترمذی:3383)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا مِنَ الذِّكْرِ أَفْضَلُ مِنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا مِنَ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ" "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" سے افضل کوئی ذکر نہیں اور اِستغفار سے زیادہ افضل کوئی دُعاء نہیں، اُس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

لہٰذا (اے پیغمبر) یقین جانو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اپنے

قصور پر بھی بخشش کی دعا مانگے رہو، اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش کی بھی۔(سورہ محمد، آسان ترجمہ قرآن)

❸ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ ساتوں آسمان وزمین سے زیادہ وزنی کلمہ ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مَروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی:

”يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ بِهِ“ اے میرے پروردگار مجھے کوئی ایسی چیز عطاء کردے جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں۔

اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ! ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہا کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ”يَا رَبِّ: كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هٰذَا“

اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر وہی اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہا کرو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے کوئی ایسی خصوصی چیز عنایت فرما جو مجھ ہی کو عطاء ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ”يَا مُوسَى، لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِي، وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ فِي كَفَّةٍ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي كَفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور میرے علاوہ اُن میں رہنے والے اور ساتوں زمینیں (سب کچھ) ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ”لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰہُ" کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ" کا پلڑا اُنہیں لیکر جھک جائے گا۔(سنن کبریٰ نسائی:10602)

ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "فَمَنْ جَاءَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُخْلِصًا رَجَحَتْ بِكُلِّ ذَنْبٍ "جو شخص قیامت کے دن خلوص کے ساتھ یہ کلمہ لیکر حاضر ہو گا اُس کا یہ کلمہ ہر گناہ پر بھاری اور وزنی ہو جائے گا۔(الترغیب لابن شاھین:7)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری اُمّت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام دنیا کے سامنے بلائیں گے، اور اُس کے سامنے 99 دَفتر اَعمال کے کھولیں گے، ہر دفتر اِتنا بڑا ہو گا کہ جہاں تک نگاہ جاسکے (یعنی اِتنی دور تک پھیلا ہوا ہو گا)، اِس کے بعد اُس سے سوال کیا جائے گا: "أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟" اِن اعمال ناموں میں سے تُو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ "أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الحَافِظُونَ؟" کیا میرے اُن فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر مُتعیَّن تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟(کہ کوئی گناہ بغیر کیے ہوئے لکھ لیا ہو، یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو؟)وہ عرض کرے گا: نہیں اے میرے پروردگار۔

پھر ارشاد ہو گا: "أَفَلَكَ عُذْرٌ؟" اچھا کیا تیرے پاس اِن بد اعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے میرے پروردگار، کوئی عذر بھی نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمائیں گے: "بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ اليَوْمَ" اچھا! تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے، آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

پھر ایک کاغذ کا پُرزہ نکالا جائے گا جس میں: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”أُحْضُرْ وَزْنَكَ“ جاؤ، اِس کا وزن کروالو۔ وہ بندہ عرض کرے گا: ”يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ“ اِتنے دفتروں کے مُقابلے میں یہ پُرزہ کیا کام دے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ“ آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر اِن سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور دوسری جانب وہ پُرزہ ہوگا، تو دفتروں والا پلڑا اُڑنے لگے گا اُس پُرزے کے وَزن کے مقابلے میں۔ (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) ”فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ“ اللہ کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں۔ (ترمذی:2639)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا عِنْدَ مَوْتِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“ اپنے مُردوں (یعنی اُن لوگوں کو جو مرنے کے قریب ہیں، اُن) کو ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی تلقین کرو، اِس لئے کہ جو شخص یہ کلمہ اپنی موت کے قریب پڑھ لے اُس کیلئے جنّت واجب ہو جاتی ہے، لوگوں نے عرض کیا:

”فَمَنْ قَالَهَا فِي صِحَّةٍ؟“ جو یہ کلمہ صحت و تندرستی میں پڑھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”تِلْكَ أَوْجَبُ، وَأَوْجَبُ“ یہ تو اور زیادہ جنّت کو واجب کرنے والا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ جِيءَ بِالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ، وَمَنْ فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ، وَمَا تَحْتَهُنَّ فَوُضِعَتْ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَوُضِعَتْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى

لَرَجَحَتْ بِهِنَّ" قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تمام آسمان وزمین اور جو لوگ یا جو چیزیں بھی اُن کے درمیان میں ہیں وہ سب کچھ، اور جو کچھ اُن کے نیچے ہے وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے، اور "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا اقرار دوسری جانب ہو، تو وہی تول میں بڑھ جائے گا۔(طبرانی کبیر:13024)

④"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا اِقرار نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: "مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ القِيَامَةِ؟" یارسول اللہ! قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کی شفاعت کی سعادت کسے نصیب ہوگی؟ آپ ﷺ نے اُن کے بہترین سوال پر شاباش دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذَا الحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الحَدِيثِ" اے ابوہریرہ! مجھے پتہ تھا کہ اِس بات کو تم سے پہلے مجھ سے کوئی نہ پوچھے گا، اِس لئے کہ میں نے دیکھا ہے کہ تم حدیث پر بہت حریص ہو۔

پھر آپ ﷺ نے اُن کے سوال کا جواب اِرشاد فرمایا: "أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ نَفْسِهِ" قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میری شفاعت کی سعادت اُسے نصیب ہوگی جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہے۔(بخاری:99)

⑤"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" اخلاص کے ساتھ کہنا جنّت میں داخلہ کا باعث ہے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

جس نے اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ کسی نے دریافت کیا کہ اِس کلمہ کا اخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”أَنْ تَحْجُزَهُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ“ (اِس کلمہ کا اِخلاص یہ ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو) اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں سے روک دے۔(طبرانی اوسط:1235)

❻ آسمان کے دروازوں کا کھل جانا اور کلمہ کا عرشِ الٰہی تک پہنچ جانا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى العَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الكَبَائِرَ“ جو بندہ بھی اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہے تو اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ عرشِ الٰہی تک جا پہنچتا ہے، بشرطیکہ (اس کا کہنے والا) کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔(ترمذی:3590)

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن اور حضر موت کی طرف معلّم بنا کر بھیجا تو اُنہیں یہ نصیحت فرمائی:

”يَا مُعَاذُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنَّهُمْ سَائِلُوكَ عَنْ مَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ مَفَاتِيحَ الْجَنَّةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّهَا تَخْرِقُ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يُحْجَبُ دُونَهُ، فَمَنْ جَاءَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُخْلِصًا رَجَحَتْ بِكُلِّ ذَنْبٍ“

اے معاذ! تم اہلِ کتاب کے پاس جارہے ہو وہ تم سے جنّت کی کنجیوں کے بارے میں پوچھیں گے، تم اُنہیں بتادینا کہ جنّت کی کنجیاں ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ ہے اور بیشک یہ کلمہ ہر چیز کو پھاڑ کر اللہ تعالیٰ تک جاپہنچتا ہے،کوئی چیز اِس کے سامنے حائل نہیں ہوسکتی، پس جو شخص قیامت کے دن خلوص کے ساتھ یہ کلمہ لیکر حاضر ہوگا اُس کا یہ کلمہ ہر گناہ پر بھاری اور وزنی ہوجائے گا۔(الترغیب لابن شاھین:7)

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو وصیّت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

”أُوصِيكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَوْ كَانَتَا حَلْقَةً قَصَمَتْهُمَا، وَلَوْ كَانَتْ فِي كَفَّةٍ وَزَنَتْهُمَا“میں تمہیں”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کے کلمہ کی وصیّت کرتا ہوں،اِس لئے کہ آسمان اور زمین اگر دونوں حلقہ بھی بن جائیں تب بھی یہ کلمہ اُن (کے حصار) کو توڑ دے گا(اور اللہ کے حضور پہنچ جائے گا) اور اگر یہ کلمہ ترازو کے ایک پلڑے میں ہو(اور دوسرے پلڑے میں آسمان اور زمین ہوں)تو یہ کلمہ آسمان وزمین سے وزنی ہوجائے گا۔(سنن کبریٰ نسائی:10600)

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی روایت میں ہے:

”كُلُّ شَيْءٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰه تَعَالى حِجَابٌ إِلَّا شَهَادَةُ أَن لَّا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ وَدُعَاءَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ“ہر عمل کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے درمیان کوئی حجاب ہوتا ہے،لیکن ”لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ“ کی گواہی اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعاء،اِن دونوں کیلئے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔(فیض القدیر للمناوی:6324)

❼"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنے کا ثواب اُحد پہاڑ سے زیادہ ہے:

ایک روایت میں آپ ﷺ نے تیسرے کلمہ کے کلمات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ"۔ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (کہنے کا ثواب) اُحد پہاڑ سے بڑا ہے۔ (سنن کبریٰ نسائی: 10604)

❽"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا صدقہ ہے:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مَروی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے صدقہ کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "كُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ" یعنی ہر "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا صدقہ ہے۔ (مسلم: 720)

❾"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا افضل ترین نیکی ہے:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نصیحت کی درخواست کی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا" جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو (اُس کے کفارے کے طور پر) کوئی نیکی کر لیا کرو تاکہ وہ نیکی اُس بُرائی کو مٹا کر ختم کر دے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا کہنا بھی نیکی ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ" یہ تو تمام نیکیوں میں سب سے افضل نیکی ہے۔ (مسند احمد: 21487)

⑮ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا مغفرت اور بخشش کا باعث ہے:

حضرت شدّاد بن اوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن کی تصدیق حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی کی جو کہ اُس وقت وہاں موجود تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ؟" کیا تم میں کوئی اجنبی (یعنی غیر مسلم) موجود ہے؟ ہم نے عرض کیا: کوئی موجود نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا دروازہ بند کردو۔

اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اِرْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ، وَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" تم لوگ اپنے ہاتھ اُٹھاؤ اور "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہو، ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اُٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ نیچے کرلیے اور فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ" تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، اے اللہ! تونے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے، اور اِس کلمے پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور یقیناً تو وعدہ کی خلاف وَرزی نہیں کرتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اِرشاد فرمایا:

"أَبْشِرُوا، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ" خوش ہو جاؤ، اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مسند احمد: 17121)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

بیشک عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے، جب کوئی شخص "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے، اللہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ: "اُسْكُنْ" ٹھہر جا، وہ عرض

کرتا ہے: "كَيْفَ أَسْكُنُ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا" میں کیسے ٹھہر جاؤں، حالانکہ آپ نے ابھی تک اس کلمہ کے پڑھنے والے کی مغفرت نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: "إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ" اچھا مَیں نے اُس کی مغفرت کر دی، تو وہ سُتون ٹھہر جاتا ہے۔ (مسند البزار: 8065)

بعض روایات میں ہے، اللہ تعالیٰ اُس کلمہ سے اِرشاد فرماتے ہیں: "مَا أَجْرَيْتُكَ عَلَى لِسَانِهِ إِلَّا وَقَدْ غَفَرْتُ لَهُ" میں نے تجھے اُس کی زبان پر اِسی لئے جاری کیا تھا تا کہ میں اُس کی مغفرت کر دوں۔ (مسند دیلمی: 1119)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا طُمِسَتْ مَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى يَسْكُنَ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ"

کوئی بندہ بھی دن یا رات کے کسی بھی وقت میں جب "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہتا ہے تو اُس کے اعمال نامہ میں سے بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں یہاں تک کہ اُس کی جگہ نیکیاں لے لیتی (یعنی لکھ دی جاتی) ہیں۔ (مسند ابو یعلیٰ موصلی: 3611)

صحابیِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غمگین حالت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے غمگین ہونے کی وجہ دریافت کی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لِي الْبَارِحَةَ فُلَانٍ، وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ" میں کل رات اپنے فلاں چچازاد بھائی کے پاس موجود تھا جبکہ اُن کی

جان کَنی کا عالَم تھا(اِس لئے اِس مَنظر کی وجہ سے طبیعت پر اَثر ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: "فَهَلَّا لَقَّنْتَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟" تم نے اُس کو "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کی تَلقِین کیوں نہ کی؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "قَدْ فَعَلْتُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ" یارسول اللہ میں نے تلقین کی تھی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کیا اُس نے کلمہ پڑھ لیا تھا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں! اُس نے پڑھ لیا تھا، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" جنت اُس کے لیے واجب ہو گئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "كَيْفَ هِيَ لِلْأَحْيَاءِ" یارسولَ اللہ! اگر زندہ لوگ اِس کلمے کو پڑھیں تو اُن کیلئے کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے بطورِ تاکید دو مرتبہ اِرشاد فرمایا: "هِيَ أَهْدَمُ لِذُنُوبِهِمْ، هِيَ أَهْدَمُ لِذُنُوبِهِمْ" یعنی یہ کلمہ اُن کے گناہوں کو بہت ہی منہدِم کر دینے والا، بہت ہی منہدِم کر دینے والا ہے (یعنی گناہوں کو بالکل ہی مِٹا دینے والا ہے)۔ (مسند ابویعلیٰ موصلی:70)

⓫ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ" اپنے ایمان کی تجدید (یعنی اُس کو تازہ) کرتے رہا کرو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا "كَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا" یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کثرت سے پڑھا کرو۔ (الترغیب والترھیب:2352)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

”إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَخْلَقُ فِي جَوْفِ أَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ، فَسَلُوا اللّٰهَ-تَعَالَى-أَنْ يُجَدِّدَ الْإِيْمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ“بیشک ایمان بھی تمہارے سینوں میں پرانے کپڑے کی طرح پُرانا ہو جاتا ہے، پس تم اللہ تعالیٰ سے دُعاء مانگا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ کر دے۔(مجمع الزوائد:158)

⑫ سچے دل کے ساتھ کلمہ پڑھنا جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی سچے دل کے ساتھ کہے اور وہ اِسی حالت میں مر جائے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتے ہیں، اور وہ کلمہ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ ہے۔(مستدرکِ حاکم:242)

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَبْتَغِي بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ“ بیشک اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ پر اُس شخص کو حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضاء وخوشنودی کیلئے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہتا ہو۔(بخاری:425)

حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ:لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَطَاعَ بِهَا قَلْبُهُ، وَذَلَّ بِهَا لِسَانُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ،حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ“

جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ کا اِقرار کیا اِس طرح کہ اُس کے دل نے اِس کلمہ کی اِطاعت کی اور اُس کی زبان اِس کلمہ (کے پڑھنے) سے مانوس رہی اور حضرت محمّد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دی اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ پر اُسے حرام کر دیں گے۔(طبرانی اوسط:1364)

ایک دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:”إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ“ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو شخص بھی (اخلاص کے ساتھ) اپنے دل سے اِس کلمہ کو حق سمجھتے ہوئے پڑھے گا اُس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:”أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا هِيَ؟ هِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِي أَعَزَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَا مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، وَهِيَ كَلِمَةُ التَّقْوَى الَّتِي أَلَاصَ عَلَيْهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ عِنْدَ الْمَوْتِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ میں بتاؤں کہ وہ کون سا کلمہ ہے؟ یہ وہی ”کلمہ اِخلاص“ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور اُن کے (جانثار) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عزّت عطاء فرمائی، اور یہ وہی ”کلمہ تقویٰ“ ہے جس کی حضورِ اقدس ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب سے اُن کے انتقال کے وقت (پڑھنے کی) خواہش کی تھی، اور وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی گواہی دینا ہے۔(مسند احمد:447)

⑬ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کا اِقرار جنّت میں داخل کا باعث ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ لَا اِلٰه إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ"جس نے (خلوص کے ساتھ)"لَا اِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" کہا وہ جنّت میں داخل ہو گیا۔(مسند البزار:10080)

حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَلْبُهُ لِسَانَهُ دَخَلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ"جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کی گواہی دی اِس طرح کہ اُس کا دل اُس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو جنّت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔(مسند ابو یعلیٰ موصلی:71)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک غزوہ میں جبکہ لوگوں کا زادِ راہ ختم ہو چکا تھا اور سواری کے جانوروں کو ذبح کرنے کا اِرادہ ہو رہا تھا کہ اتنے میں حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! آپ لوگوں کا جو کچھ بچا ہوا زادِ راہ ہے اُسے جمع کر کے دُعاء فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا، چنانچہ لوگ کھجور، گندم وغیرہ جو کچھ بھی تھا سب لیکر حاضر ہونے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُس پر اللہ تعالیٰ سے دُعاء فرمائی، اُس کے بعد لوگوں نے (بھر بھر کر اُس میں سے زادِ راہ جمع کیا اور) اپنے برتن بھر لیے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (اِس برکت اور معجزہ کو دیکھ کر) اِرشاد فرمایا:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص بھی بغیر کسی شک اور تردّد کے اِن

دونوں (توحید و رسالت کی) گواہیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ ضرور جنّت میں داخل ہو گا۔(مسلم:27)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا:

”أُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“ باہر جا کر لوگوں میں یہ اِعلان کردو کہ جس شخص ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی گواہی دے گا اُس کیلئے جنّت واجب ہو گئی۔(مسند ابو یعلیٰ موصلی:105)

حضرت عُبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ العَمَلِ“ جو شخص اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جو اُس نے حضرت مریم علیہا السلام تک پہنچایا اور ایک روح تھی جو اُس کی طرف سے (پیدا ہوئی) تھی، اور جنّت اور جہنّم حق ہیں، تو اللہ تعالیٰ اُسے جنّت میں داخل فرمادیں گے خواہ وہ کوئی بھی عمل کرتا ہو۔(بخاری:3435)

حضرت سُہیل بن بَیضاء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ“

جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی گواہی دی اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیتے ہیں اور جنّت اُس کیلئے واجب کر دیتے ہیں۔(صحیح ابن حبان:199)

⓮ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کا اِقرار جنّت کی کنجیاں ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:
”مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ جنّت کی چابیاں ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کا اِقرار کرنا ہے۔(مسند احمد: 22102)

یعنی اس کلمہ کی برکت سے جنّت کے دروزے کھلتے ہیں اور جنّت میں داخلہ آسان ہو جاتا ہے، لیکن اِس کے ساتھ یہ بھی یاد رہنا چاہیئے جو حضرت وھب بن منبّہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، جب اُن سے دریافت کیا گیا: ”أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ“ کیا ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ جنّت کی چابی نہیں ہے؟ تو جواب میں اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: ”بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ“ ہاں ہاں، کیوں نہیں، لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں، پس اگر تم دندانے والی چابی لیکر آؤ گے تو تمہارے لئے جنّت کھول دی جائے گی ورنہ نہیں۔(رواہ البخاری تعلیقًا، کتاب الجنائز)(مشکوۃ:43)

⓯ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہنا آسمانوں کی کنجی ہے:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحٌ، وَمِفْتَاحُ السَّمَاوَاتِ قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ ہر چیز کی کنجی ہوتی ہے آسمانوں کی کنجی ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کا کہنا ہے۔(طبرانی کبیر:20/215)

⑯ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" والوں کو قبر اور محشر میں وحشت کا سامنا نہ ہو گا:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُورِهِمْ، وَلَا مَنْشَرِهِمْ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ يَنْفُضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُءُوسِهِمْ، وَيَقُولُونَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ"

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" والوں پر نہ اُن کی قبروں میں وحشت ہو گی اور نہ میدانِ محشر میں، اور گویا کہ میں اُنہیں دیکھ رہا ہوں کہ کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے (قبروں سے) اُٹھیں گے اور کہیں گے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ" تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے (ہمیشہ کیلئے) رنج واور غم دور کر دیا۔ (طبرانی اوسط:9478)

فائدہ: حدیثِ بالا میں "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" والوں سے بہ ظاہر وہ لوگ مراد ہیں جن کو اِس پاک کلمے کے ساتھ خصوصی لگاؤ، خصوصی مُناسَبت، خصوصی اِشتِغال ہو، اِس لیے کہ دودھ والا، جوتوں والا، موتی والا، برف والا وہی شخص کہلاتا ہے جس کے یہاں اِن چیزوں کی خُصوصی بِکری اور خصوصی ذَخیرہ موجود ہو۔ (فضائلِ اعمال)

⑰ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنے والوں کو عذاب نہ ہو گا:

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"إِنِّي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي، مَنْ جَاءَنِي مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بِالْإِخْلَاصِ دَخَلَ فِي حِصْنِي، وَمَنْ دَخَلَ فِي حِصْنِي

أَمِنَ مِنْ عَذَابِي "بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا میری ہی عبادت کیا کرو۔ جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" کی گواہی دیتا ہوا آئے گا وہ میرے قلعے میں داخل ہو جائے گا، اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گا۔ (حلیۃ الأولیاء: 3/192)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه أَنا لَا أُعَذِّبُ مَنْ قَالَهَا"

جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ أَنا لَا أُعَذِّبُ مَنْ قَالَهَا" یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اس کلمہ کے کہنے والے کو عذاب نہیں دوں گا۔ (دیلمی: 6379) (کنز العمال: 185)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں چلے جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: "مَنِ الْقَوْمُ؟" تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم مسلمان ہیں، ان میں ایک ایسی عورت بھی تھی جو اپنی ہانڈی کے نیچے (کچھ پکانے کیلئے) آگ جلا رہی تھی، اس کے پاس اس کا بچہ بھی تھا چنانچہ جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ بچے کو ایک طرف ہٹا دیتی تا کہ آگ کی تپش سے اسے تکلیف نہ پہنچے پھر وہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس عوت نے کہا: "بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ؟" میرے ماں باپ آپ

پر قربان ہوں، کیا اللہ تعالیٰ اَرحم الرّاحمین نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں اُس عورت نے کہا: ”أَوَلَيْسَ اللهُ بِأَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟“ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر رحم کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس عورت نے کہا:

”فَإِنَّ الْأُمَّ لَاتُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ“ ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی (تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ میں کیوں ڈالے گا؟) نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر روتے ہوئے اپنا سر نیچے کر لیا پھر اپنا سر مبارک اس عورت کی طرف اٹھایا اور فرمایا: ”إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللهِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ“

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف اُس شخص کو عذاب دیتا ہے جو سرکش ہیں اور اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرتے ہیں (یعنی اس کے احکام نہیں مانتے) اور ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ“ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔(ابن ماجہ: 4297)

⓲ 100 مرتبہ روزانہ پڑھنے والا سب سے افضل عمل کے ساتھ اُٹھے گا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ: لَا إِلٰه إِلَّا اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، إِلَّا بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَلَمْ يَرْفَعْ لِأَحَدٍ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ زَادَ“ جو بندہ بھی 100 مرتبہ ”لَا إِلٰه إِلَّا اللهُ“ پڑھے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اِس حال میں اُٹھائیں گے

کہ اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن اور چمکدار) ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس سے زیادہ کسی کو افضل عمل کے ساتھ نہیں اُٹھائیں گے، ہاں مگر وہ شخص جس نے اُس جیسا یا اُس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔(مجمع الزوائد:16830)

⑲"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا اِقرار نجات کا باعث ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نجات کے بارے میں سوال کیا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي، فَرَدَّهَا عَلَيَّ، فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ" جس نے مجھ سے وہ کلمہ (یعنی لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ) قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا (ابو طالب) پر پیش کیا تو اُنہوں نے قبول کرنے سے اِنکار کردیا، تو یہ کلمہ اُس کیلئے نجات کا باعث ہوگا۔(مسند احمد:20)

⑳"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنا اللہ کے غصہ کو دور کرتا ہے:

ایک روایت میں ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ يَمْنَع الْعِبَادَ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا لَمْ يُؤْثِرُوا صَفْقَة دُنْيَاهُمْ عَلٰى دِيْنِهِمْ فَإِذا آثَرُوا صَفْقَةَ دُنْيَاهُمْ عَلَى دِيْنِهِمْ ثُمَّ قَالُوا لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه رُدَّتْ عَلَيْهِم وَقَالَ اللّٰه تَعَالَى كَذَبْتُمْ"

"لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" بندوں سے اللہ کے غصہ اور ناراضگی کو دور کرتا ہے، جب تک کہ وہ اپنے دنیا کے معاملات کو دین پر ترجیح نہ دیتے ہوں، اور جب وہ ترجیح دینے لگیں اور پھر "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" کہیں تو یہ کلمہ اُن پر واپس لوٹادیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: "كَذَبْتُمْ" تم نے جھوٹ بولا۔(نوادر الأصول، حکیم ترمذی:3/17)

۲۱ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ“ کا پڑھنا ننانوے مصائب کو دور کر دیتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس کی روایت میں ہے: ”لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ تَدْفَعُ عَنْ قَائِلِهَا تِسْعَةَ وَّ تِسْعِيْنَ بَاباً مِّنَ الْبَلَاءِ أَدْنَاهُ الْهَمُّ“

”لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ“ اپنے کہنے والے سے ننانوے قسم کے مصائب کو دور کر دیتا ہے، اُن میں سے ادنیٰ مصیبت ”رنج و غم“ ہے۔(دیلمی:7280)(فیض القدیر:2293)

۲۲ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ“ کہنے والے اللہ کے محبوب ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمائیں گے:

”قَرِّبُوا أَهْلَ لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ مِنْ ظِلِّ عَرْشِي فَإِنِّي أُحِبُّهُمْ“

”لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ“ والوں کو میرے عرش کے سایہ کے قریب کر دو اِس لئے کہ میں اُن سے محبّت کرتا ہوں۔(دیلمی:8055)

۲۳ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ“ سے بڑا کوئی عمل نہیں:

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا“

”لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ“ ایسا کلمہ ہے کہ اس سے کوئی عمل آگے نہیں بڑھ سکتا اور یہ کسی گناہ کو چھوڑتا نہیں ہے۔(ابن ماجہ:3797)

۲۴ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ“ جنّت کی قیمت ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"ثَمَنُ الْجَنَّةِ لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ "جنّت کی قیمت "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" ہے۔(الکامل لابن عدی:8/65)(کنز العمال:1790)

۲۵"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کی کثرت شیطان کی ہلاکت ہے:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"عَلَيْكُمْ بِلَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ وَالِاسْتِغْفَارِ فَأَكْثِرُوا مِنْهُمَا، فَإِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ:أَهْلَكْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوبِ،فَأَهْلَكُونِي بِلَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ وَالِاسْتِغْفَارِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذالِكَ أَهْلَكْتُهُمْ بِالْأَهْوَاءِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ" "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" اور اِستغفار کو اچھی طرح تھام لو اور اِن دونوں کی خوب کثرت کیا کرو، بیشک شیطان کہتا ہے: میں نے لوگوں کو گناہوں کے ذریعہ ہلاک کیا اور اُنہوں نے مجھے "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" اور اِستغفار کے ذریعہ ہلاک کر دیا، جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے اُنہیں نفسانی خواہشات (یعنی بدعات) میں مبتلاء کر کے ہلاک کر دیا اور وہ یہ گمان کیے بیٹھے رہے کہ وہ ہدایت پر ہیں۔(مسند ابو یعلیٰ موصلی:136)

۲۶"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کے ذریعہ موت کی تکلیفوں کا اِزالہ:

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین بیٹھے دیکھا تو وجہ دریافت کی اُنہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ:"إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَأَشْرَقَ لَوْنُهُ وَرَأَى مَا يَسُرُّهُ" میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو شخص بھی اپنی موت کے وقت اُس کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُس سے (موت کی) تکلیف دور کر دے، اُس کا رنگ (خوشی

کے مارے) چمکنے لگے اور وہ خوش کر دینے والا منظر دیکھے۔ لیکن مجھے نبی کریم ﷺ سے اُس کلمہ کے بارے میں پوچھنے کی قدرت نہ ہوئی (اِس لئے غم ہو رہا ہے)

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "إِنِّي لَأَعْلَمُهَا" میں وہ کلمہ جانتا ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لَا نَعْلَمُ كَلِمَةً هِيَ أَعْظَمُ مِنْ كَلِمَةٍ أَمَرَ بِهَا عَمَّهُ لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ" ہم کسی کلمہ کے بارے میں نہیں جانتے جو اُس کلمہ سے زیادہ عظمت میں بڑھا ہوا ہو جو نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا یعنی "لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ"۔ فرمایا: "فَهِيَ وَاللّٰهِ هِيَ" اللہ کی قسم یہی بالکل یہی وہ کلمہ ہے۔ (الأسماء والصفات للبیہقی: 172)

۲۷ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہنے والوں کو جہنّم سے ایک نہ ایک دن نجات ملے گی:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے، (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمائیں گے:

"أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ، أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ ذَكَرَنِي أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ" جہنّم سے ہر اُس شخص کو نکال لو جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا ہو، اور اُس کے دل میں ایک ذرّہ برابر بھی ایمان ہو، اور ہر اُس شخص کو نکال لو جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا ہو، یا مجھے (کسی طرح بھی) یاد کیا ہو، یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔ (مستدرکِ حاکم: 234)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ نَفَعَتْهُ يَوْماً مِنْ دَهْرِهِ يُصِيبُهُ قَبْلَ ذَالِكَ مَا أَصَابَهُ"

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" اپنے پڑھنے والے کو کسی نہ کسی دن ضرور کام دے گا، اگرچہ اس سے پہلے اُسے (اپنے گناہوں کی وجہ سے) کچھ نہ کچھ سزا ملی ہو۔ (مسند البزار:8292)

آٹھواں عمل: دُرود شریف

اللہ تعالیٰ کے بعد ہم سب پر سب سے بڑا احسان حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ کا ہے اور یقیناً ہم اُس محسنِ اِنسانیت مجسّمِ رحمت سرورِ کائنات ﷺ کے احسانات میں سے کسی بھی احسان کا ساری زندگی کسی بھی درجہ میں بدلہ نہیں دے سکتے۔ البتہ ایک اُمّتی ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو حرزِ جان بنا کر اُن پر دل و جان سے عمل کریں، اور آپ ﷺ پر چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے بکثرت دُرود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔ دن و رات میں اِتنا تو ہونا ہی چاہیئے کہ صبح شام100، 100 دفعہ یا کم از کم روزانہ صرف 100 مرتبہ ہی خوب محبّت و عقیدت اور ادب واحترام کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔

ذیل میں دُرود شریف کے فضائل ذکر کیے جارہے ہیں جنہیں پڑھ کر دُرود شریف کی اہمیت وفضیلت کا بھی پتہ چلتا ہے اور اِس عظیم عمل کے اختیار کرنے کی رغبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنے نبیِ پاک ﷺ پر بکثرت دُرود شریف پڑھنے والے بندوں میں شامل فرمائے۔

① اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں:

درود شریف ایک ایسا عمل ہے کہ جس کو خود اللہ اور اُس کے فرشتے اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دُرود بھیجنے کا مطلب رحمت بھیجنا ہے، فرشتوں اور بندوں کے دُرود کا مطلب رحمت کی دعاء کرنا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (آسان ترجمہ قرآن کریم)

فائدہ: یہ اعزاز و اِکرام جو اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کو عطاء فرمایا ہے اُس اعزاز و اِکرام سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطاء فرمایا تھا، اِس لئے کہ حضور اقدس ﷺ کے اس اعزاز و اِکرام میں اللہ جلّ شانہ خود بھی شریک ہیں بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کیونکہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم تھا۔ (فضائلِ درود شریف:7)

❷ دُرود و سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی:

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر سے نکلے میں بھی آپ کے پیچھے نکلا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہو کر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں پڑے رہے یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی وفات کا خدشہ ہونے لگا، میں آپ کے قریب آپ کو دیکھنے کے لئے آیا تو آپ ﷺ نے سر مُبارک اُٹھایا اور فرمایا کہ اے عبد الرحمن! کیا ہوا؟ میں نے اپنا خدشہ آپ کے سامنے ذکر کیا آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے یہ کہا ہے کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں، اللہ تعالیٰ آپ سے اِرشاد فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ“

جو آپ پر دُرود بھیجے گا مَیں اُس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر سلامتی بھیجے گا مَیں اُس پر سلامتی بھیجوں گا۔(مسند احمد:1662)

③درود پڑھنے والے کیلئے فرشتوں کا رحمت کی دعاء کرنا:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ"

جو مسلمان بھی مجھ پر دُرود بھیجے تو جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے خواہ تھوڑا پڑھے یا زیادہ، فرشتے اُس کے لئے رحمت کی دعاء کرتے رہتے ہیں۔(ابن ماجہ:907)

④ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر 10 رحمتیں نازل ہونا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا" جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔(مسلم:408)

حضرت عبد اللہ بن ابی طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دفعہ تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، آپ نے اِرشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ:

"أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا" اے محمد! کیا آپ اِس بات پر خوش نہیں ہیں کہ آپ کی امّت میں سے جو بھی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا میں اُس پر 10 رحمتیں بھیجوں گا اور آپ کی

امّت میں سے جو بھی آپ پر ایک مرتبہ سلامتی بھیجے گا میں اُس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔(نسائی:1295)

⑤ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے سے 70رحمتیں نازل ہونا:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ“

جس نے نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُس پر 70 رحمتیں بھیجتے ہیں، پس بندہ کم پڑھے یا زیادہ۔(مسند احمد:6605)

فائدہ : اِس روایت میں ایک دُرود پر 70 رحمتوں کا تذکرہ ہے جبکہ مشہور روایات میں 10 رحمتیں ذکر کی گئی ہیں، علماء نے اِس کے مختلف مطلب بیان کیے ہیں:

(1)—— یہ جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کے بارے میں ہے، کیونکہ روایات میں جمعہ کے دن اعمال کا ثواب 70 گنا بڑھ جانے کا ذکر ملتا ہے، پس اِسی لئے درود شریف کا ثواب بھی 70 گنا بڑھ جاتا ہے۔

(2)—— ابتداءً 10 رحمتوں کا بدلہ ذکر کیا گیا تھا جو بعد میں بڑھا کر 70 کر دیا گیا۔

(3)—— 10 رحمتیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ بقیہ رحمتیں فرشتوں کی جانب سے ہوتی ہیں۔(مرقاۃ:2/750)(حاشیۃ مسند احمد:11/366)

❻ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے 10 نیکیاں:

روایات میں ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے پر 10 رحمتوں کے ساتھ 10 نیکیوں کا بھی ذکر ملتا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ“ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔(ترمذی:484)

❼ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے 10 گناہ معاف ہونا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اِرشاد فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ“جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتے ہیں ، اُس کی 10 خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور اُس کے 10 درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔(نسائی:1297)

❽ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے 10 درجے بلند ہونا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیثِ سابق ہی میں ایک مرتبہ درود پڑھنے پر 10 درجوں کا بلند ہونا بھی مذکور ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتے ہیں ، اُس کی 10 خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور اُس کے 10 درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔(نسائی:1297)

فائدہ: ایک روایت میں "مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ" کی قید بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف کے اصل اجر اور ثواب کو حاصل کرنے کے لئے خلوصِ نیت اور حضورِ دل سے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ" میری امّت میں سے جس نے اپنے دلی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اُس کے دس درجے بلند کردیتے ہیں، اُس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اُس کے دس گناہ معاف کردیتے ہیں۔(السنن الکبریٰ للنسائی:9809)

⑨ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے 10 غلام آزاد کرنے کا ثواب:

ایک روایت میں ایک دُرود پر دس غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ،وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ،وَكُنَّ بِهِ عَدْلَ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ" جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے 10 نیکیاں لکھ دیتے ہیں، 10 گناہ مٹادیتے ہیں اور اُس کے 10 درجات بلند کردیتے ہیں اور یہ اُس کیلئے 10 غلام آزاد کرنے کے برابر ہوجاتا ہے۔(الصلاۃ علی النبی:52)(الترغیب:2563)

⑩ ایک دفعہ دُرود شریف پڑھنے سے اُحد پہاڑ کے برابر اَجر و ثواب ملتا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهُ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ“

جس نے مجھ پر ایک دفعہ دُرود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط یعنی اُحد پہاڑ کے برابر اَجر مقرر فرمادیتے ہیں۔(مصنف عبد الرزاق:153)

⑪ قیامت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہونا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں:

”أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ القِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً“

لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک (یا سب سے زیادہ میری شفاعت کا حقدار) قیامت کے دن وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود پڑھتا ہوگا۔(ترمذی:484)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا“ بیشک قیامت کے دن ہر موقع پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔(شعب الایمان:2773)

⑫ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سلام پہنچانے کیلئے فرشتوں کا مقرر ہونا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ“

بیشک اللہ تعالیٰ کی جانب سے کچھ ایسے فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری امّت کی جانب سے مجھ تک سلام پہنچاتے ہیں۔(نسائی:1282)

حضرت اَوس ابن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ،وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ“ بیشک تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اِسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اِسی میں اُن کی روح قبض کی گئی، اِسی میں قیامت کا نَفخہ (یعنی پہلا صور) اور صَعقہ (یعنی دوسرا صور) ہوگا، پس مجھ پر (اس دن میں) کثرت سے درود بھیجا کرو اِس لئے کہ تمہارا دُرود (فرشتوں کے ذریعہ) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا حالآنکہ آپ مٹی ہوچکے ہونگے یا یہ فرمایا کہ آپ بوسیدہ ہوچکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:”إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ“ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے (پاکیزہ) جسموں کے کھانے کو حرام قرار دیدیا ہے۔(نسائی:1284)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِ صَلَاةً إِلَّا وَهِيَ تَبْلُغُهُ يَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ: فُلَانٌ يُصَلِّي عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا صَلَاةً“

امّتِ محمدیہ کا کوئی بھی فرد جب نبی کریم ﷺ پر دُرود پڑھتا ہے تو وہ ضرور حضور ﷺ تک پہنچتا ہے، فرشتہ آپ ﷺ تک یہ دُرود پہنچا کر کہتا ہے: فلاں شخص نے آپ پر اِس اِس طرح کا دُرود بھیجا ہے۔(شعب الایمان:1482)

ایک اور روایت میں آپ ﷺ کا یہ اِرشاد منقول ہے:"حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ"تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو اِس لئے کہ تمہارا دُرود مجھ تک (ضرور) پہنچتا ہے۔(طبرانی کبیر:2729)

حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اِرشاد فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ"بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جسے تمام مخلوق کی بات سننے کی صلاحیت عطاء کی ہے، پس قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے وہ فرشتہ مجھے اُس پڑھنے والے کے نام اور ولدیت کے ساتھ دُرود پہنچاتا ہے کہ یہ فلاں بن فلاں نے آپ کی خدمت میں درود بھیجا ہے۔(مسند البزّار:4/254)

⑬ نبی کریم ﷺ کا بذاتِ خود سلام کا جواب دینا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اِرشاد فرماتے ہیں:

"مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِيْ حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ" کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو(جو تجلّیاتِ الٰہی

کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتی ہے) واپس لوٹاتے ہیں یہاں تک کہ میں اُس کو سلام کا جواب دیتاہوں۔(ابوداؤد:2041)

فائدہ: حدیث کے اس جملے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ آپ ﷺ اپنے روضہ اقدس میں نعوذ باللہ زندہ نہیں، جیسا کہ بعض لوگ اِس سے غلط اِستدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک چونکہ ہمہ وقت تجلیاتِ الٰہی کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے، اس لئے اس کو حالتِ استغراق و مشاہدہ سے ہٹا کر عالمِ دنیا کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، تاکہ آپ ﷺ اپنے امتیوں کے درود و سلام کو سنیں اور اس کا جواب دیں، چنانچہ روح مبارک کے اسی متوجہ کرنے کو ان الفاظ میں تعبیر کیا گیا: ”اللہ تعالی میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے“ یعنی امتیوں کے سلام کا جواب دینے کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔(مظاہر حق:1/600)(مرقاۃ:2/743)

نیز ایک احتمال یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ روح سے مجازاً ”نطق“ یعنی گویائی مراد ہے، پس اِس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے گویائی عطاء فرماتے ہیں اور میں بذاتِ خود اُس کے سلام کا جواب دیتاہوں۔(عون المعبود:6/20،21)

⑰ گناہوں کی مغفرت اور تمام کاموں کی کفایت:

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: ”يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟“ یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، مجھے یہ بتائیے کہ میں آپ پر دُرود پڑھنے کیلئے (دن و رات میں) کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”مَا شِئْتَ“ جتنا بھی چاہو مقرر کرسکتے ہو، میں نے کہا: چوتھائی وقت

مقرر کرلوں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ“ جتنا بھی چاہو، اور اِس سے بھی زیادہ مقرر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: آدھا وقت مقرر کرلوں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ“ جتنا بھی چاہو، اور اِس سے بھی زیادہ مقرر کرو تو تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے، میں نے کہا: دو تہائی وقت مقرر کرلوں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ“ جتنا بھی چاہو، اور اِس سے بھی زیادہ مقرر کرو تو تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے، میں نے کہا: ”أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا“ یارسول اللہ! میں اپنا تمام وقت آپ پر دُرود پڑھنے کیلئے مقرر کرتا ہوں، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

”إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ“ (اگر یہی بات ہے تو سن لو کہ) تمہارے تمام (دین و دنیا کے) کاموں کیلئے کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔ (ترمذی:2457)

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا: ”إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَ صَلَاتِي كُلَّهَا لَكَ“ یارسول اللہ! میں اپنی تمام دعائیں آپ ہی کیلئے کردینا چاہتا ہوں۔ (یعنی میں ہر وقت آپ پر درود پڑھنا چاہتا ہوں) آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”إِذًا يَكْفِيكَ اللهُ أَمْرَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ“ پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت کے تمام کاموں کیلئے کافی ہو جائیں گے۔ (شعب الایمان:1478)

حضرت ابوکاھل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا:

”وَاعْلَمَنَّ یَا أَبَا کَاهِلٍ!مَنْ صَلَّی عَلَيَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا وَشَوْقًا إِلَيَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ أَنْ یَغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ“ اے ابو کاہل! خوب اچھی طرح سے جان لو! جو شخص روزانہ دن اور رات کو مجھ پر شوق اور محبّت کے ساتھ تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لیا ہوا ہے کہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ معاف کر دیں گے۔(الصلاۃ علی النبیّ لابن ابی عاصم:62)(الترغیب:2580)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مروی ہے:

”الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُورٌ عَلَی الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلَّی عَلَيَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِینَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِینَ عَامًا“ مجھ پر درود بھیجنا پلِ صراط پر نور اور روشنی کا باعث ہے، پس جس نے مجھ پر جمعہ کے دن 80 مرتبہ درود پڑھا اُس کے 80 سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔(الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین:22)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِي اللّٰهِ یَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَیُصَافِحُهُ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتَّی تُغْفَرَ ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَأَخَّرَ“ اللہ کیلئے دو محبت کرنے والے جب ایک دوسرے سے ملیں اور ایک دوسرے سے مُصافحہ کریں اور دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے ہی اُن کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(مسند ابی یعلیٰ الموصلی:2960)

⑮دعاء سے پہلے حمد و ثناء اور دُرود پڑھنا دُعاء کی قبولیت کا ذریعہ ہے:

حضرت فضالہ بن عُبید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص داخل ہوا اور اُس نے نماز پڑھ کر یہ دعاء مانگی: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُس کی دعاء سن کر اِرشاد فرمایا:

”عَجِلْتَ أَيُّهَا المُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ“

اے نماز پڑھنے والے تونے (دعاء کرنے میں) جلد بازی سے کام لیا، (آئندہ اِس بات کا لحاظ رکھو کہ) جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو جس کا وہ اہل ہے اور پھر مجھ پر درود پڑھو اُس کے بعد دعاء کیا کرو۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”أَيُّهَا المُصَلِّي اُدْعُ تُجَبْ“ اے نماز پڑھنے والے! دعاء مانگو تمہاری دعاء قبول کی جائے گی۔ (ترمذی:3776)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرات شیخین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آپ کے ساتھ تھے، جب میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھا اُس کے بعد اپنے دعاء مانگی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ”سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ“ مانگو مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ (ترمذی:593)

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتَّى يُصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ“ دُعاء بارگاہِ الٰہی میں (قبولیت کے مقام پر) پہنچنے سے رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضرت محمّد ﷺ اور آپ کے آل پر درود پڑھا جائے۔(شعب الایمان:1475)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ، حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ﷺ“ بیشک دعاء آسمان اور زمین کے درمیان موقوف یعنی ٹھہری رہتی ہے اُس کا کوئی حصہ بھی آسمان پر نہیں چڑھتا (یعنی قبولیت کے مقام پر نہیں پہنچتا) یہاں تک کہ تم اپنے نبی ﷺ پر دُرود پڑھو۔(ترمذی:486)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”فَاذْكُرُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ، وَفِي وَسَطِهِ، وَفِي آخِرِ الدُّعَاءِ“

دعاء کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں میرا تذکرہ کیا کرو (یعنی مجھ پر دُرود شریف پڑھا کرو)۔(کشف الاستار عن زوائد البزار:3156)

⓰ 100 مرتبہ دُرود پڑھنے پر نفاق اور جہنم سے براءت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ، وَأَسْكَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ“ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل

فرماتے ہیں اور جس نے مجھ پر 10 مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور جس نے مجھ پر 100 مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق اور جہنم سے براءت لکھ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ سکونت عطاء فرمائیں گے۔(طبرانی اوسط:7235)

⑰ دُرود شریف پڑھنے والے کیلئے خود حضور ﷺ کا دُعاء کرنا:

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بَلَغَتْنِي صَلَاتُهُ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَكُتِبَتْ لَهُ سِوَى ذَالِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ“ جس نے مجھ پر دُرود بھیجا اُس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور مَیں اُس کے لئے رحمت کی دعاء کرتا ہوں اور اُس کے لئے اِس (فضیلت) کے علاوہ 10 نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔(طبرانی اوسط:1642)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد مروی ہے:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا“ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا میں اُس کیلئے دس مرتبہ رحمت کی دعاء کرتا ہوں۔(طبرانی اوسط:2671)

⑱ دُرود شریف پڑھنا پُلِ صراط پر روشنی کا باعث ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُورٌ عَلَى الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا“ مجھ پر درود بھیجنا پُلِ صراط پر نور اور

روشنی کا باعث ہے، پس جس نے مجھ پر جمعہ کے دن 80 مرتبہ درود پڑھا اُس کے 80 سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔(الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین:22)

⑲ دُرود شریف کی برکت سے نبی کریم ﷺ کی شفاعت:

حضرت رُوَیفع بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ:اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي“ جس نے آنحضرت ﷺ پر درود پڑھا اور یہ کہا: ”اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“۔اے اللہ! نبی پاک ﷺ کو قیامت کے دن اپنے پاس ایسے مقام پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرّب ہو“ اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(مسند البزّار:6/299)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ جس نے مجھ پر درود پڑھا مَیں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔(الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین:12)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ“

جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی کہا کرو اُس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلّ شانہٗ اُس پر دس دفعہ رحمتیں بھیجتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعاء کیا کرو۔ وسیلہ جنّت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعاء کرے گا اُس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔(مسلم:384)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اذان سن کر یہ پڑھا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعاء پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے میری شفاعت عطاء فرمائیں گے۔(طبرانی اوسط:3662)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ“جس نے مجھ پر صبح اور شام 10،10 مرتبہ درود پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہو جائے گی۔(الصلاۃ علی النبی لابن أبی عاصم:61)

⓴ 1000 مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کو دنیا ہی میں جنّت کا دیدار:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ" جس نے مجھ پر دن میں 1000 مرتبہ درود پڑھا اُسے اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ جنّت میں اپناٹھکانانہ دیکھ لے۔(الترغیب:2579)

﴿نواں عمل: اِستغفار﴾

اِنسان اپنی فطرت میں خطاکار ہے، خواہی نہ خواہی اُس سے گناہ ہوتے رہتے ہیں، لیکن حدیث کے مطابق سب سے بہتر خطاکار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوب توبہ اور اِستغفار کرنے والا ہو، یہی وجہ ہے کہ اِمام المعصومین خاتم النبیین حضرت محمّد ﷺ جو کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سے مکمل معصوم اور پاک پیدا کیے گئے ہیں اور اُس پر مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی معافی کی بشارت بھی سنادی گئی ہے لیکن پھر بھی آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اِستغفار کرنے والے تھے، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب آپ ﷺ معصوم اور بخشے بخشائے ہونے کے باوجود اِتنی کثرت سے اِستغفار کرنے والے تھے تو ہمیں کس قدر اور کتنی کثرت سے اِستغفار کرنا چاہیئے۔

یہی وجہ ہے کہ سلفِ صالحین کے یہاں اِس توبہ واِستغفار کے عمل کا بہت زیادہ اہتمام ہوتا رہا ہے اور ہر دَور کے بزرگانِ دین اپنے متعلّقین کو اِس عمل کی بہت زیادہ تلقین کرتے رہے ہیں۔ اِس لئے ہر شخص کو چاہیئے کہ نہایت اہتمام اور پابندی کے ساتھ روزانہ بلکہ ہر دن صبح وشام اِستغفار کا بھرپور اہتمام کرے۔ اور بہت ہی بہتر ہو گا کہ صبح شام 100،100 مرتبہ اِستغفار کا معمول اپنا لیا جائے اور پھر ہر حال اور ہر صورت میں اُس پر مواظبت اور پابندی اختیار کی جائے۔

حضرت طَلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”إِنَّ حُقُوقَ اللهِ أَثْقَلُ مِنْ أَنْ يَقُومَ بِهَا الْعِبَادُ، وَإِنَّ نِعَمَ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُّحْصِيَهَا الْعِبَادُ، وَلٰكِنْ أَصْبِحُوا تَوَّابِينَ وَأَمْسُوا تَوَّابِينَ“

بیشک اللہ کے حقوق اس سے زیادہ بھاری ہیں کہ جس کو بندے اُٹھا سکیں، اور بیشک اللہ کی نعمتیں اِس سے زیادہ کثیر ہیں کہ جس کو بندے شمار کر سکیں، اِس لئے تم لوگ صبح شام توبہ کرتے رہا کرو۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 35158)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرَةٍ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرْنَا فَقَالَ: أَتِمُّوهَا سَبْعِينَ مَرَّةً، قَالَ: فَأَتْمَمْنَاهَا فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ“

ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ“ اللہ سے اِستغفار کرو۔ ہم نے اِستغفار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”أَتِمُّوهَا سَبْعِينَ مَرَّةً“ 70 مرتبہ مکمل کرو۔ ہم نے 70 مرتبہ مکمل کرلیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ“ کوئی بندہ یا بندی جو اللہ تعالیٰ سے دن میں 70 مرتبہ اِستغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے 700 گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (شعب الایمان: 643)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”أَكْثِرُوا الِاسْتِغْفَارَ فِي بُيُوتِكُمْ، وَعَلَى مَوَائِدِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، وَفِي أَسْوَاقِكُمْ، وَفِي مَجَالِسِكُمْ، وَأَيْنَ مَا كُنْتُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِي أَيِّ وَقْتٍ تَنْزِلُ الْبَرَكَةُ“

اپنے گھروں میں، دستر خوانوں میں، راستوں میں، بازاروں میں، مجلسوں میں اور جہاں کہیں بھی تم ہو، (ہر جگہ) کثرت سے اِستغفار کیا کرو، اِس لئے کہ تم نہیں جانتے کہ کس وقت تم پر برکت نازل ہو جائے۔ (شعب الایمان:643)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً، لَمْ يُكْتَبْ فِي يَوْمِهِ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً، لَمْ يُكْتَبْ فِي لَيْلَتِهِ مِنَ الْغَافِلِينَ“ جس نے دن میں 70 مرتبہ اِستغفار کیا وہ اُس دن غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جس نے رات میں 70 مرتبہ اِستغفار کیا وہ اُس رات غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:366)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ غَافِرٌ إِلَّا لِمَنْ أَبَى“ بیشک اللہ تعالیٰ سب کو معاف کرنے والا ہے سوائے اُس شخص کے جو اِنکار کردے، ہم نے کہا: ”وَمَنْ يَأْبَى؟“ یا رسول اللہ! اِنکار کرنے والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”مَنْ لَا يَسْتَغْفِرُ“ جو اللہ تعالیٰ سے اِستغفار نہ کرے۔ (فضائل الاعمال لابن شاہین:186)

توبہ واِستغفار کے فضائل:

قرآن وحدیث کے اندر توبہ اور اِستغفار کرنے کے فضائل اِس قدر کثرت اور تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں کہ اُن کو لکھنے کیلئے بذاتِ خود ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے، تاہم یہاں اِس عمل کی رغبت اور شوق پیدا کرنے کیلئے کچھ فضائل ذکر کیے جارہے ہیں اِنہیں وقتاً فوقتاً دیکھتے اور پڑھتے رہنا چاہیئے تاکہ دل میں اِس عمل کی قدر و قیمت پیدا ہو اور اِن فضائل کے حصول کیلئے آگے بڑھنا آسان ہو جائے۔

❶ توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔(البقرۃ:222، آسان ترجمہ قرآن)

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ“ بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے جوان سے محبّت کرتے ہیں۔(التوبۃ لابن ابی الدّنیا:184)

❷ اِستغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹل جاتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ اور (اے پیغمبر) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔(الانفال:33، آسان ترجمہ قرآن)

③ اِستغفار کرنے سے بارانِ رحمت کا برسنا:

حضرت ھود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا کہ اُنہوں نے اپنی قوم کو دَعوت دیتے ہوئے اِستغفار کی یہ فضیلت بیان فرمائی: ﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾

اے میری قوم! اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے مُوسلا دھار بارشیں برسائے گا۔ (ہود: 52، آسان ترجمہ قرآن)

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دَعوت دیتے ہوئے یہی اِرشاد فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾

اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ (نوح: 10، 11، آسان ترجمہ قرآن)

④ اِستغفار کرنے سے مال واولاد میں ترقی ہوتی ہے:

حضرت نوح علیہ السلام نے اِستغفار کی یہ فضیلت بھی بیان فرمائی: ﴿وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ﴾ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا۔ (نوح: 12، آسان ترجمہ قرآن)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اَنصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وُلِدَ لِي" یارسول اللہ! میں اولاد سے محروم ہوں، میرے یہاں کبھی اَولاد نہیں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الِاسْتِغْفَارِ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهَا"

تم کثرت سے اِستغفار اور صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو تاکہ تمہیں اِس کی برکت سے اولاد کی نعمت حاصل ہوجائے۔

راوی کہتے ہیں وہ شخص کثرت سے اِستغفار اور کثرت سے صدقہ کرنے لگا۔اِس کی برکت سے اُس کو 9 نَرینہ اولاد نصیب ہوئیں۔(مسند ابی حنیفہ حصکفی، ص:600)

⑤ اِستغفار کی برکت سے باغات اور نہروں میں فراوانی ہوتی ہے:

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دَعوت دیتے ہوئے اُن کے سامنے اِستغفار کی ایک فضیلت یہ بھی بیان فرمائی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ہے:

﴿وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَّيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ اللہ تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کردے گا۔(نوح:12، آسان ترجمہ قرآن)

⑥ اِستغفار کی برکت سے جسمانی قوّت میں اِضافہ ہوتا ہے:

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

﴿وَيَاقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ﴾

اے میری قوم! اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائے گا، اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔(ھود:52، آسان ترجمہ قرآن)

⑦ اِستغفار ہر تنگی اور مشکل سے نکلنے کا راستہ ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“

جس نے اِستغفار کو تھام لیا (یعنی کثرت سے اِستغفار کیا) اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتے ہیں، ہر غم اور فکر سے کشادگی عطاء کر دیتے ہیں اور اُسے اُس جگہ سے رزق عطاء کرتے ہیں جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔(ابوداؤد:1518)

❽ اِستغفار کی کثرت سے ہر غم اور فکر سے آزادی حاصل ہوجاتی ہے:

پچھلی حدیث میں اِستغفار کی فضیلت میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

”وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا“ یعنی اللہ تعالیٰ کثرت سے اِستغفار کرنے والے کو ہر غم اور فکر سے کشادگی عطاء کر دیتے ہیں۔(ابوداؤد:1518)

❾ کثرت سے اِستغفار کرنے والے کو بے گمان رزق ملتا ہے:

پچھلی حدیث میں اِستغفار کی فضیلت میں یہ الفاظ بھی ذکر کیے گئے ہیں: ”وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ یعنی اللہ تعالیٰ کثرت سے اِستغفار کرنے والے کو اُس جگہ سے رزق عطاء کرتے ہیں جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔(ابوداؤد:1518)

❿ سچی توبہ کرنے والے کو جنّت میں داخلہ نصیب ہوگا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ اے ایمان والو ! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ تمہارا

پروردگار تمہاری برائیاں تم سے جھاڑ دے، اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔(التحریم:8، آسان ترجمہ قرآن)

⑪ توبہ واِستغفار کرنے سے زندگی پُر لطف اور خوشگوار ہو جاتی ہے:

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مقرر وقت تک (زندگی سے) اچھا لطف اٹھانے کا موقع دے گا۔(ھود:3، آسان ترجمہ قرآن)

⑫ اِستغفار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"مَنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ"جس نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔(ترمذی:3470)

حدیثِ قدسی میں ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

"يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً"

اے ابنِ آدم! بیشک تو جب تک مجھے (مغفرت کیلئے) پکارتا رہے گا اور مجھ سے اُمید رکھے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا، خواہ تو کوئی بھی گناہ کرے اور مجھے (کسی کی) کوئی

پرواہ نہیں۔ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت مانگے تو میں تجھے معاف کردوں گا اور مجھے (کسی کی) کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس ساری زمین بھر کر بھی خطائیں لیکر آئے اور پھر مجھ سے اِس حالت میں ملاقات کرے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں ساری زمین بھر کر مغفرت لیکر تیرے پاس آؤں گا۔(ترمذی:3540)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ“ اگر تم (جان کر یا بھولے سے) خطائیں کر بیٹھو اور تمہاری خطائیں (اِس قدر کثیر ہوں کہ وہ) آسمان (کی بلندی) تک پہنچ جائیں اور پھر تم (صدقِ دل سے) توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرلیں گے۔(سنن ابن ماجہ:1419)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”التَّوْبَةُ النَّصُوحُ تُكَفِّرُ كُلَّ سَيِّئَةٍ“ سچی توبہ ہر گناہ کو معاف کردیتی ہے، اور یہ بات قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری برائیاں تم سے جھاڑدے۔(شُعب الایمان:6741)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُعَذِّبَهُ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ غَفَرَ لَهُ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ“

جس نے گناہ کیا اور یہ جانا کہ اللہ تعالیٰ (ہر چیز پر قادر ہیں) اگر عذاب دینا چاہیں تو اُس کو عذاب دے سکتے ہیں اور اگر مغفرت کرنا چاہیں تو اُس کو معاف کر سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اُس کی مغفرت کر دیں گے۔(طبرانی اوسط:1676)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ فِي مَجْلِسٍ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقُوا إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ“ کچھ لوگ جو کسی جگہ بیٹھ کر جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کریں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں ضرور معاف کر دیتے ہیں۔(ابوداؤد:181)

⑬ معاف کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگے:

”قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ“ میں نے تم لوگوں سے (کسی مصلحت کی وجہ سے) ایک بات چھپا رکھی تھی جو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، (اور اب میں تمہیں بتاتا ہوں) اور وہ بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرَ لَهُمْ“ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا فرمائیں گے جو گناہ کرے گی (اور معافی مانگے گی) اور اللہ تعالیٰ اُسے معاف کریں گے۔(ترمذی: 3539)

⓮ توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا“

بیشک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گمشدہ سواری کے ملنے پر خوش ہوتا ہے۔(ترمذی:3538)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد منقول ہے:

”لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الحَرُّ وَالعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ“ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اُس شخص کے خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو (سفر میں چلتے چلتے) کسی ہلاکت کی جگہ پر اُترے اور اُس کے ساتھ سواری بھی ہو جس پر اُس کا کھانا پینا بھی موجود ہو اور وہ اپنا سر رکھ سو جائے اور پھر بیدار ہو تو دیکھے کہ اُس کی سواری جا چکی ہو، (اور اپنی سواری ڈھونڈنے کیلئے نکل کھڑا ہو) یہاں تک کہ جب گرمی اور پیاس یا جو (مصیبت و پریشانی) اللہ چاہے شدید ہو جائے تو وہ یہ سوچے کہ (اب تو مجھے مرنا ہی ہے) میں اپنی جگہ واپس لوٹ جاتا ہوں، چنانچہ وہ واپس آکر (اُسی جگہ پر) سو جائے اور پھر اپنا سر اُٹھا کر دیکھے تو (اُسے نظر آئے کہ) اُس کی سواری اُس کے قریب ہی موجود ہے۔(بخاری:6308)

مسلم شریف کی روایت میں اُس شخص کی شدّت کا عالَم یہ بیان کیا گیا ہے:

”فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ“ وہ شخص اپنی سواری کی لگام پکڑے اور خوشی کے مارے (غلطی سے یوں) کہے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے میں تیرا ربّ ہوں، یعنی خوشی کی شدّت میں بولنے میں غلطی کر بیٹھے۔ (مسلم:2747)

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي، أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ“

میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے، اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گمشدہ سواری کو بیابان جنگل میں پالے۔ اور جو ایک بالشت میرے قریب آتا ہے میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دو ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں اُس کی جانب دوڑ کر جاتا ہوں۔ (مسلم، باب فی الحض علی التّوبۃ:2675)

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

”يَا ابْنَ آدَمَ، قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ، وَامْشِ إِلَيَّ أُهَرْوِلْ إِلَيْكَ“

اے ابنِ آدم! تو میری جانب (آنے کیلئے) کھڑا ہو جا، میں تیری جانب خود چل کر آؤں گا اور تو میری جانب چل کر آ، میں تیری جانب دوڑ کر آؤں گا۔(مسند احمد:15925)

حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: "أَنِينُ الْمُذْنِبِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صُرَاخِ الصِّدِّيْقِيْنَ" گناہگاروں کی آہ و زاری مجھے صدّیقین کی آوازوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔(شعب الایمان:6864)

⑮ اِستغفار کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي اليَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً"

اللہ کی قسم! بیشک میں دن میں 70 سے بھی زائد مرتبہ اللہ تعالیٰ سے اِستغفار اور توبہ کرتا ہوں۔(بخاری:6307)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی شخص کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا: "أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" یعنی میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا اور اُس سے توبہ کرتا ہوں۔(صحیح ابن حبان:928)

حضرت اَغرّ مُزنی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ"

بیشک میرے دل میں پردہ آجاتا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے ہر دن 100 مرتبہ اِستغفار کرتا ہوں۔(مسلم:2702)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ، فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ، مَرَّةٍ“

اے لوگو! اللہ سے توبہ کیا کرو، بیشک میں بھی اللہ تعالیٰ سے روزانہ 100 مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔(مسلم:2702)

حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں پر زبان کے اعتبار سے تیز تھا، میں نے جاکر حضور ﷺ سے عرض کیا:”يَارَسُولَ اللهِ، قَدْ خَشِيتُ أَنْ يُدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ“یارسول اللہ! میں مجھے خوف ہے کہ یہ (زبان کی تیزی) مجھے کہیں جہنم میں نہ داخل کردے۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

”فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ؟ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ“تم اِستغفار پڑھنے سے کہاں رہ گئے ؟(یعنی اِستغفار کثرت سے پڑھا کرو) کیونکہ میں خود بھی دن میں سو مرتبہ اِستغفار کرتا ہوں۔(مستدرکِ حاکم:1882)

حضرت عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک ہی مجلس میں اُٹھنے سے پہلے نبی کریم ﷺ کے یہ کلمات 100 مرتبہ تک شمار کرلیے جاتے تھے، اور وہ کلمات یہ ہیں:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الغَفُورُ“

اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔(ترمذی:3434)

⑯توبہ واِستغفار کرنے والے سب سے بہترین لوگ ہیں:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُونَ“بنی آدم سارے کے سارے خطاکار ہیں اور سب سے بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں۔(ترمذی:2499)

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”خِيَارُكُمْ كُلُّ مُفْتَنٍ تَوَّابٍ“

تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو فتنے (گناہ) میں مبتلاء ہونے والے اور خوب توبہ کرنے والے ہیں۔(مسند البزار:2/280)

⑰توبہ کرنے والا گناہ گار نہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ“گناہ سے توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔(ابن ماجہ:1419)

⑱توبہ کی حالت میں مرنے والا خوش بخت ہے:

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”الْمُؤْمِنُ وَاهِي رَاقِعٌ فَسَعِيْدٌ مَّنْ هَلَكَ عَلٰى رُقْعَةٍ“مؤمن گناہ کرنے والا اور توبہ کرنے والا ہے، پس خوش بخت ہے وہ شخص جو توبہ کی حالت میں مرے۔(طبرانی اوسط:1856)

⑲توبہ کی برکت سے دل صاف ہو جاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ العَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ {كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ}" بیشک بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے، پھر جب وہ گناہ سے الگ ہو کر اِستغفار اور توبہ کرتا ہے تو اُس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر وہ(توبہ نہ کرے بلکہ) دوبارہ گناہ کرے تو اُس سیاہ نقطہ میں اور اِضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اُس کے قلب پر غالب ہو جاتی ہے اور یہی وہ رَ ان یعنی "زنگ" ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ہرگز نہیں! بلکہ جو عمل یہ کرتے رہے ہیں اُس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔(ترمذی:3334)

⓾ بار بار توبہ کرنے والے کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے:

حدیثِ قدسی میں ہے کہ ایک بندے سے گناہ ہو گیا، اُس نے کہا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي" یعنی اے اللہ! میرا گناہ معاف کردے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ" میرے بندے سے گناہ ہو گیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور گناہ پر پکڑ فرماتا ہے۔ پھر اُس بندے سے دوبارہ گناہ ہو گیا اور اُس نے کہا: "أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي" یعنی اے اللہ! میرا گناہ معاف کردے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ

بِالذَّنْبِ" میرے بندے سے گناہ ہو گیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور گناہ پر پکڑ فرماتا ہے۔ پھر اُس بندے سے دوبارہ گناہ ہو گیا اور اُس نے کہا: "أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي" یعنی اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ" میرے بندے سے پھر گناہ ہو گیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور گناہ پر پکڑ فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: "اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ" تم جو چاہو کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔(مسلم:2758)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً"

جس نے اِستغفار کیا اُس نے گناہ پر اِصرار نہیں کیا اگرچہ اُس نے دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ بار بار گناہ کیا ہو۔(ابوداؤد:1514)

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: "إِنِّي أُذْنِبُ؟" یارسول اللہ! میں گناہ کر بیٹھتا ہوں، میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اِسْتَغْفِرْ رَبَّكَ" اپنے پروردگار سے اِستغفار کرو۔ اُس شخص نے کہا: "فَأَسْتَغْفِرُ ثُمَّ أَعُودُ" میں اِستغفار کرتا ہوں اور پھر گناہ کر بیٹھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "فَإِذَا عُدْتَ فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ" جب تم سے دوبارہ گناہ ہو جائے تو پھر سے اپنے پروردگار سے اِستغفار کر لو۔

راوی کہتے ہیں کہ تین یا چار مرتبہ کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "اِسْتَغْفِرْ رَبَّكَ حَتَّى يَكُونَ الشَّيْطَانُ هُوَ الْمَحْسُورُ" اپنے پروردگار سے اِستغفار کرتے رہو یہاں تک کہ شیطان تھک ہار کر بیٹھ جائے۔(شعب الایمان:6688)

اِسی طرح کے ایک اور واقعہ میں کسی شخص نے بار بار گناہ کرکے توبہ کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ ہر دفعہ یہی اِرشاد فرماتے رہے:

"يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ" یعنی اُس کی مغفرت کردی جائے گی اور توبہ قبول کرلی جائے گی۔ یہاں تک کہ آخر میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "وَلَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا" اللہ تعالیٰ نہیں اُکتائیں گے بلکہ تم خود ہی اُکتا جاؤ گے۔(شعب الایمان:6695)

حضرت حبیب بن حارِث رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "إِنِّي رَجُلٌ مِقْرَافٌ لِلذُّنُوبِ؟" یارسول اللہ! میں ایک ایسا شخص ہوں جس سے گناہ ہوجاتا ہے، میں کیا کروں؟۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "فَتُبْ إِلَى اللهِ يَا حَبِيبُ" اے حبیب! اللہ سے توبہ کرو۔ حضرت حبیب نے عرض کیا: "إِنِّي أَتُوبُ ثُمَّ أَعُودُ؟" یارسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ کربیٹھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "فَكُلَّمَا أَذْنَبْتَ فَتُبْ" اے حبیب جب بھی تم سے گناہ ہوجائے توبہ کرلیا کرو۔ حضرت حبیب نے عرض کیا: "يَا رَسُولَ اللهِ، إِذًا تَكْثُرُ ذُنُوبِي" یارسول اللہ! میرے گناہ تو بہت سارے ہیں۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "فَعَفْوُ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ ذُنُوبِكَ يَا حَبِيبَ بْنَ الْحَارِثِ" اے حبیب! اللہ کا معاف کرنا تمہارے گناہوں سے زیادہ کثرت رکھتا ہے۔(شعب الایمان:5257)

سورہ بنی اِسرائیل کی آیت ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ کی تفسیر میں حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”هُوَ الَّذِي يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ، ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ، ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ“ اِس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کرکے توبہ کرے، پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر گناہ کرے، پھر توبہ کرے۔(تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو معاف کردینے والے ہیں۔(شعب الایمان:6693)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا:

”يَا أَبَا سَعِيدٍ، مَا تَقُولُ فِي الْعَبْدِ يُذْنِبُ الذَّنْبَ ثُمَّ يَتُوبُ؟“ اے ابو سعید! آپ اُس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو گناہ کرکے پھر توبہ کرے؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”لَمْ يَزْدَدْ بِتَوْبَتِهِ مِنَ اللهِ إِلَّا دُنُوًّا“ وہ شخص اپنی توبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قرب میں اور بڑھ جاتا ہے۔ اُس شخص نے کہا: ”ثُمَّ عَادَ فِي ذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ؟“ اگر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھے اور پھر توبہ کرے تو آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”لَمْ يَزْدَدْ بِتَوْبَتِهِ إِلَّا شَرَفًا عِنْدَ اللهِ“ وہ شخص اپنی توبہ کی وجہ سے اللہ کے نزدیک شرف اور عزّت میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔(شعب الایمان:6694)

⑯ اللہ تعالیٰ نے توبہ ورحمت کا دروازہ کھول رکھا ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ قُریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائش کی ”اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلْ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا فَإِنْ أَصْبَحَ لَنَا ذَهَبًا اِتَّبَعْنَاكَ“ اپنے پروردگار سے دعاء کیجئے کہ وہ ہمارے لئے صفا کی پہاڑی کو سونا بنادے

اگر یہ ہمارے لئے سونا بن جائے تو ہم آپ کی اِتباع کر لیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی، حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا:

”إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ: إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا،فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَمْ أُعَذِّبْهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ، وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ“ بیشک آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہلوایا ہے: اگر آپ چاہیں تو یہ صفا کی پہاڑی سونا بن جائے، لیکن پھر ان میں سے کسی نے کفر اختیار کیا تو میں ان پر ایسا عذاب بھیجوں گا کہ میں نے جہاں بھر میں ایسا عذاب کسی پر نہ بھیجا ہو گا، اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کیلئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر اِرشاد فرمایا:

”بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ“ نہیں! بلکہ (میں تو یہی چاہتا ہوں کہ) توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیجئے۔ (طبرانی کبیر:12736)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ؛ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ، وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ“

جنّت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کیلئے کھلا ہوا ہے۔ (طبرانی کبیر:4740)

⓬ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کا اِنتظار کرتے ہیں:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“ بیشک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے،(اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلوع ہو جائے۔(مسلم:2759)

۲۳ توبہ کرنے والے کے گناہ پر کوئی گواہ باقی نہیں رہتا:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا تَابَ العَبْدُ مِنْ ذنُوبِهِ أَنْسَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَفَظَتَهُ ذُنُوبَهُ وَ أَنْسٰى ذَالِكَ جَوَارِحَهُ وَمَعَالِمَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِّنَ اللّٰهِ بِذَنْبٍ“ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو اُس کے(ساتھ رہنے والے) محافظ فرشتوں سے، اُس کے اَعضاء و جَوارِح اور زمین کے اُن حصوں سے(جہاں اُس نے گناہ کیے ہیں) بھلا دیتے ہیں، یہاں تک وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اِس حال میں ملاقات کرے گا کہ اُس کے گناہ پر کوئی گواہ باقی نہ رہے گا۔(الترغیب والترہیب:4756)

۲۴ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عُذر خواہی پسند نہیں:

حدیث میں ہے:”وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ العُذْرُ مِنَ اللّٰهِ“

اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عُذر خواہی پسندیدہ نہیں ہے۔(بخاری:7416)

یعنی اللہ کو سب سے زیادہ اپنے بندے کی شرمساری، توبہ و عُذر خواہی اور نادم و پشیمان ہو کر معافی مانگنا پسند ہے۔ مذکورہ حدیث مکمل ملاحظہ فرمائیں:

ایک دفعہ حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ“

اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (گناہ کی حالت میں) پاؤں تو میں اُسے تلوار کی دھار سے مار دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، وَاللهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ العُذْرُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ المُبَشِّرِينَ وَالمُنْذِرِينَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المِدْحَةُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللهُ الجَنَّةَ“ کیا تم سعد کی غیرت پر تعجّب کرتے ہو، اللہ کی قسم! میں اُس سے زیادہ غیر مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیّور ہے، اور اِسی غیرت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی تمام بے حیائی کے کاموں کو حرام کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عُذر خواہی (یعنی توبہ و اِنابت) پسندیدہ نہیں ہے، اِسی وجہ سے (بنی نوعِ اِنسان کی ہدایت کیلئے) اللہ تعالیٰ نے خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والے (انبیاء اور رسولوں) کو بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں، اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (اپنے بندوں سے) جنّت کا وَعدہ کر رکھا ہے (تاکہ بندے اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثناء اور پاکی بیان کر کے جنّت کے طلبگار بنیں)۔ (بخاری:7416)

۲۵ توبہ کرنے سے دل نرم ہو جاتا ہے:

حضرت عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

”جَالِسُوا التَّوَّابِينَ، فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ شَيْءٍ أَفْئِدَةً“ توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ اُن کے دل سب سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء:1 / 51)

۲۶ کثرت سے اِستغفار کرنے والا خوش بخت ہے:

حضرت عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”طُوبَى لِمَنْ وَّجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا“ خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے نامہ عمل میں کثرت سے اِستغفار کو پائے۔(ابن ماجہ:3818)

۲۷ اِستغفار پر مشتمل نامہ عمل روشن اور منوّر ہوتا ہے:

حضرت بکر بن عبد اللہ مُزنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:”إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُرْفَعُ فَإِذَا رُفِعَتْ صَحِيفَةٌ فِيهَا اسْتِغْفَارٌ، رُفِعَتْ بَيْضَاءَ وَإِذَا رُفِعَتْ صَحِيفَةٌ لَيْسَ فِيهَا اسْتِغْفَارٌ، رُفِعَتْ سَوْدَاءَ“ بیشک اِنسان کے اَعمال اُٹھائے جاتے ہیں ،جب کوئی ایسا صحیفہ اُٹھایا جاتا ہے جس میں اِستغفار ہوتا ہے تو وہ روشن ہونے کی حالت میں اُٹھایا جاتا ہے اور جب کوئی صحیفہ ایسا اُٹھایا جاتا ہے جس میں اِستغفار نہ ہو تو وہ کالا اور سیاہ ہونے کی حالت میں اُٹھایا جاتا ہے۔(التوبۃ لابن ابی الدّنیا:149)

۲۸ توبہ کرنے والوں کے دل نرم اور زیادہ جلدی متاثر ہوتے ہیں:

حضرت عَون ابن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

”قَلْبُ التَّائِبُ بِمَنْزِلَةِ الزُّجَاجَةِ، يُؤَثِّرُ فِيهَا جَمِيعُ مَا أَصَابَهَا، وَالْمَوْعِظَةُ إِلَى قُلُوبِهِمْ سَرِيعَةٌ، وَهُمْ إِلَى الرِّقَّةِ أَقْرَبُ، فَدَاوُوهَا مِنَ الذُّنُوبِ بِالتَّوْبَةِ، فَلَرُبَّ تَائِبٍ دَعَتْهُ تَوْبَتُهُ إِلَى الْجَنَّةِ حَتَّى أَوْفَدَتْهُ عَلَيْهَا، وَجَالِسُوا التَّوَّابِينَ؛ فَإِنَّ رَحْمَةَ اللهِ إِلَى التَّوَّابِينَ أَقْرَبُ“

توبہ کرنے والے کا دل آئینہ کی (صاف شفاف) ہوتا ہے، اُس میں ہر لگنے والی بات اَثر اَنداز ہوتی ہے اور ایسے دلوں میں نصیحت بہت تیزی سے آتی ہے، اور وہ رِقّت اور نرمی کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، پس تم لوگ توبہ کے ذریعہ گناہوں (کی بیماری) کا علاج کرو۔ بیشک بہت سے توبہ کرنے والوں کو اُن کی توبہ نے جنّت کی جانب بلاکر تیزی سے جنّت میں داخل کردیا۔ تم لوگ خوب توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو، اِس لئے کہ اللہ کی رحمت توبہ کرنے والوں کے بہت زیادہ قریب ہوتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء:4/250)

حضرت عَون ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”التَّائِبُ أَسْرَعُ دَمْعَةً، وَأَرَقُّ قَلْبًا“ توبہ کرنے والے کے آنسو جلدی بہہ جاتے ہیں اور دل کے اعتبار سے وہ زیادہ نرم ہوتا ہے۔(التوبۃ لابن ابی الدّنیا:185)

اِستغفار کے چند مبارک کلمات:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ:أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثًا، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَ فَارًّا مِنَ الزَّحْفِ“

جس نے تین دفعہ اِستغفار کے یہ کلمات پڑھے اُس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ جنگ سے بھاگا ہی کیوں نہ ہو۔ اور وہ کلمات یہ ہیں:

”أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

میں عظمتوں والے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور میں اُسی سے توبہ کرتا ہوں۔ (مستدرکِ حاکم:1884)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک ہی مجلس میں اُٹھنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات 100 مرتبہ تک شمار کر لیے جاتے تھے، اور وہ کلمات یہ ہیں:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الغَفُورُ“

اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (ترمذی:3434)

حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ربّ سے جو کلمات سیکھ کر اُن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا تھا وہ یہ کلمات تھے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي، وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَارْحَمْنِي، وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ“ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اور ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، اے اللہ! میں نے گناہ کیا ہے اور اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے اور سب سے بہتر معاف کرنے والا ہے۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اور ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، اے اللہ! میں نے گناہ کیا ہے اور اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس مجھ پر رحم فرما اور سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اور ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، اے اللہ! میں نے گناہ کیا ہے اور اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس تو میری توبہ قبول کر لے، بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(شعب الایمان:6775)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کلمات یہ ہیں کہ بندہ سجدہ کی حالت میں یوں کہے:"ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي" اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، مجھے معاف کر دے۔(ابن ابی شیبہ:29232)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے دو تین مرتبہ حسرت و افسوس کے ساتھ) یہ کہا:"وَاذُنُوبَاهُ" ہائے میرے گناہ!! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: یوں کہو:"اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي" اُس شخص نے یہ کلمات کہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: پھر کہو، اُس نے پھر یہ کلمات کہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کہو، اُس نے پھر یہ کلمات کہہ دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ" جاؤ! بیشک اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت کر دی ہے۔(مستدرکِ حاکم:1994)

﴿دسواں عمل: دُعاؤں کا اہتمام﴾

دن و رات میں کچھ وقت دُعاء کیلئے ایسا نکالنا چاہیئے جس میں یکسوئی سے خوب توجہ اور اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دُعاء مانگی جائے۔ اور کیا ہی بہتر ہو کہ وہ رات کو تہجد کا وقت ہو کیونکہ اُس وقت میں دُعاء سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دن میں بھی اپنی آسانی اور فرصت کو دیکھتے ہوئے کوئی وقت مقرر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بہر حال ہر شخص کو روزانہ کے اعتبار سے کچھ نہ کچھ وقت دعاء کیلئے ضرور نکالنا چاہیئے۔ اِس لئے کہ اِس کے فوائد و منافع اور فضائل اِتنی کثرت سے بیان کیے گئے ہیں کہ کوئی عقل مند اور سمجھدار شخص اُن سے کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔

ذیل میں دُعاء کے فضائل ذکر کیے جارہے ہیں، انہیں پڑھیے اور اِس عظیم اور قیمتی عمل کو اختیار کرنے کی کوشش کیجئے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

❶ اللہ تعالیٰ کا دعاء کی قبولیت کا وعدہ:

دُعاء ایسی عظیم عبادت ہے جس کے قبول ہونے کا خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر کیا ہے، ذیل کی آیات ملاحظہ فرمائیں:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ: مجھے پکارو، میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا۔ (غافر:60، آسان ترجمہ قرآن)

ایک دوسری جگہ اِرشاد فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ اور (اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں

تو (آپ اُن سے کہہ دیجئے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں۔(البقرۃ:186، آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ فرمایا: بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اُسے پکارتا ہے تو وہ اُس کی دعاء قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے۔﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾۔(النمل:62، آسان ترجمہ قرآن)

❷ دعاء کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیّت:

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي" میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے، اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔(ترمذی:2388)

❸ خوشحالی میں دعاء مانگتے رہنے سے مصائب میں بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ" جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ اللہ تعالیٰ مصائب و آلام کے وقت میں اُس کی دعاء کو قبول کریں اُسے چاہیئے کہ راحت کے دنوں میں خوب دعائیں مانگے۔(ترمذی:3382)

❹ دعاء اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز چیز ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَاءِ"

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعاء سے زیادہ معزز نہیں۔(ترمذی:3370)

❺ دعاء عینِ عبادت بلکہ تمام عبادتوں کے لئے مغز کی حیثیت رکھتی ہے:

دعاء کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ خود ایک مستقل اور مکمل عبادت ہے، جو اگر قبول نہ بھی ہو تو نفع سے خالی نہیں، یہ کیا کم ہے کہ بندے کے ہاتھ اللہ کے سامنے اُٹھ گئے اور اُس کی زبان سے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجت مندی اور عاجزی کا اِظہار ہو گیا، اِسی لئے ایک حدیث میں اِس کو عینِ عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"الدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَةُ" دعاء خود ایک عبادت ہے۔(ترمذی:3372)

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ" دعاء تمام عبادت کا مغز ہے۔(ترمذی:3371)

❻ اللہ تعالیٰ کا مانگنے والوں سے خوش اور نہ مانگنے والوں سے ناراض ہونا:

دعاء کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے سامنے ہاتھ اُٹھانے والے سے خوش اور نہ مانگنے والے ناراض ہوتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُّسْأَلَ، وَأَفْضَلُ العِبَادَةِ انْتِظَارُ الفَرَجِ" اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگو اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اُس سے سوال کیا جائے اور افضل عبادت (مصیبت کے بعد) کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔(ترمذی:3571)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ“ جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس پر غصہ ہوتے ہیں۔(ترمذی:3373)

ایک اور روایت میں ہے: ”مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ“ جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعاء نہیں کرتا اللہ اُس پر غصہ ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ:3827)

❼ پُراُمید دعاء گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے:

حدیثِ قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: ”يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي“

اے ابن آدم! بے شک تو جب تک مجھ سے دعاء کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمید رکھے گا میں تیرا ہر گناہ معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔(ترمذی:3540)

❽ دعاء کبھی نفع سے خالی نہیں ہوتی:

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ“

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے یا تو بعینہٖ وہی عطاء کردیتے ہیں یا اُسی جیسی کوئی تکلیف اُس سے دور کردیتے ہیں جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ مانگے۔(ترمذی:3381)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَةٍ، إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَهَا لَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ“ کوئی مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو دعاء کے لئے پیش نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے وہ عطاء کر دیتے ہیں، یاتو دنیا ہی میں جلدی اُسے عطاء کر دیتے ہیں یا آخرت میں اُس کے لئے ذخیرہ کر دیتے ہیں۔(مسند احمد:9785)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ، وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا“

کوئی مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے ایسی دعاء کرے کہ جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس دعاء کی برکت سے اُس تین میں سے کوئی ایک چیز عطاء کرتے ہیں: یاتو اُس کی دعاء (کی قبولیت دنیا میں ہی) جلدی اُسے مل جاتی ہے، یا اللہ تعالیٰ اُس دعاء کو آخرت میں اُس کے لئے ذخیرہ کر لیتے ہیں اور یا اُس کے مثل دعاء کرنے والے سے بُرائی دور کر دیتے ہیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ”إِذًا نُكْثِرُ“ اگر یہ بات ہے تو پھر تو ہم بہت زیادہ دعاء کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اَللّٰهُ أَكْثَرُ“ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔(مسند احمد:11133)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی کی ایک اور روایت میں ہے:

"مَنْ دَعَا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يَغْفِرَ لَهُ بِهَا ذَنْبًا قَدْ سَلَفَ، وَإِمَّا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ" جس نے کوئی ایسی دُعاء مانگی جو گناہ اور قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے تین میں سے کوئی ایک چیز عطاء کر دیتے ہیں: یا اُس کا پچھلا کوئی گناہ معاف کر دیتے ہیں، یا اُس دُعاء کو دنیا ہی میں اُس کیلئے قبول کر لیتے ہیں، یا اُس کیلئے وہ دُعاء آخرت میں ذخیرہ کر لیتے ہیں۔(طبرانی اوسط:4368)

حضرت ہلال بن یَساف رحمۃ اللہ علیہ جو کہ کِبار تابعین میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں:

"بَلَغَنِي أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ"

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مسلمان جب اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے اور اُس کی دعاء قبول نہ ہو تب بھی اُس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:29172)

قیامت کے دن جب بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اُس کی مانگی جانے والی دعاؤں کو اُس کے سامنے پیش فرمائیں گے، جن میں کچھ تو دنیا ہی میں قبول کر لی گئی ہوں گی اور کچھ کو اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا ہو گا، جن کے بدلے میں جنّت میں اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے انعام رکھا ہو گا، اُس موقع پر آخرت کے اَجر و ثواب کو دیکھ کر بندہ یہ تمنّا کرے گا:

"يَا لَيْتَهُ لَمْ يُعَجَّلْ لَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ" کاش! دنیا میں کوئی دُعاء اُس کی قبول ہی نہ ہوتی۔(مستدرکِ حاکم:1819)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ بندے کی مانگی جانے والی کوئی دُعاء رائیگاں نہیں ہوتی، اُسے مندرجہ ذیل میں سے کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے:

(1) جو مانگا تھا وہی مل جاتا ہے۔(2) یا کوئی تکلیف دور کر دی جاتی ہے۔(3) یا وہ دُعاء آخرت میں ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔(4) دُعاء کے بدلے میں نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ (5) گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

⑨ دعاء مانگنے والے کیلئے جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ العَافِيَةَ“ تم میں سے جس کے لئے دعاء کا دروازہ کھول دیا گیا اُس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور عافیت سے زیادہ محبوب کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگی گئی۔(ترمذی:3548)

ایک روایت میں ہے:”مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ“ تم میں سے جس کے لئے دعاء کے دروازے کھول دیے گئے اُس کے لئے جنّت کے دروازے کھول دیے گئے۔(مستدرکِ حاکم:1833)

⑩ دعاء نازل شدہ اور نازل ہونے والی تمام مصیبتوں میں نافع ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ“ دعاء نازل شدہ اور آئندہ نازل ہونے والی تمام مصیبتوں میں نفع دینے والی چیز ہے، پس اے اللہ کے بندو! دعاء کو اپنے اوپر لازم کرلو۔(مستدرکِ حاکم:1815)(ترمذی:3548)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

پرہیز کرنا تقدیر کے مُقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا (یعنی جو لکھا ہوتا ہے وہ بہر حال ہو کر رہتا ہے) اور دعاء نازل شدہ اور آئندہ نازل ہونے والی تمام مصیبتوں میں نفع دینے والی چیز ہے، اور بے شک مصیبت (دعاء کرنے والے پر) نازل ہوتی ہے تو اُس کا دعاء کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے، پس وہ دونوں (مصیبت اور دعاء) قیامت کے دن تک لڑتے رہتے ہیں۔(مستدرکِ حاکم:1813)

فائدہ: مصیبتوں میں نفع دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاء کی برکت سے یا تو نازل شدہ مصیبت کو دور کر دیتے ہیں اور اگر وہ ابھی تک نازل نہیں ہوئی تو اُس کو روک دیتے ہیں، اور اگر اُس مصیبت کا پہنچنا مقدر میں طے پاچکا ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اُس پر انسان کو صبر کی توفیق عطاء فرمادیتے ہیں اور اُس مصیبت کو خفیف اور ہلکا بنادیتے ہیں جس سے وہ مصیبت بھی انسان کیلئے راحت بن جاتی ہے۔(تحفۃ الأحوذی:9/374)

⑪ دعاء ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ ہے:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَهْلِكُ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ“ دعاء کرنے سے عاجز مت بنو اِس لئے کہ دعاء کے ساتھ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا۔(مستدرکِ حاکم:1818)

⑫ فتنوں کے دَور میں نجات کا سب سے بہترین ذریعہ دعاء:

حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ فتنوں کے باب میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے صحابی کہلاتے ہیں، اُن سے موقوفاً مروی ہے:

”لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرَقِ“ لوگوں پر ضرور ایسازمانہ آئے گا جس میں صرف وہی نجات پائے گا جو غرق ہونے والے کی طرح دعاء کرے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:29173)

⑬ دعاء مؤمن کا اسلحہ، دین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور ہے:

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّينِ، وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ“

دعاء مؤمن کا اسلحہ، دین کا ستون اور آسمانوں وزمین کا نور ہے۔(مستدرکِ حاکم:1812)

⑭ دعاء کرنے والے کا ہاتھ خالی لوٹانے سے اللہ تعالیٰ کو حیاء آتی ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ، أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا“ بیشک تمہارا پروردگار باحیاء اور سخی ہے، اُسے حیاء آتی ہے اِس بات سے کہ جب اُس کا کوئی بندہ ہاتھ اُٹھائے تو وہ انہیں (بغیر کچھ دیے) خالی لوٹا دے۔(ابوداؤد:1488)

ایک اور روایت میں ہے:”إِنَّ اللهَ رَحِيمٌ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا“ بیشک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ رحم

کرنے والے، حیاء کرنے والے اور سخی ہیں، اُنہیں اِس بات سے حیاء آتی ہے کہ کوئی بندہ ہاتھ اُٹھائے اور وہ اس میں کوئی خیر نہ ڈالیں۔(مستدرکِ حاکم:1832)

⑮دعاء کی برکت سے دشمن سے نجات اور رزق میں وسعت:

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے دریافت کیا:"أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُنْجِيكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَيَدِرُّ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ؟ تَدْعُونَ اللَّهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ"کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے نجات دے، تمہارے رزق کو بڑھادے؟(پھر خود ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا)تم لوگ دن و رات اللہ تعالیٰ سے دعاء کیا کرو، اِس لئے کہ دعاء مؤمن کا اَسلحہ ہے۔(مسند ابی یعلی موصلی:1812)(الترغیب:2535)

دعاء کی قبولیت کی شرائط:

دعاء کی قبولیت کی چند بنیادیں شرطیں ہیں، دعاء مانگتے ہوئے ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے تاکہ دُعاء کی قبولیت کو حاصل کیا جاسکے:

①پہلی شرط:حرام سے اجتناب:

حدیث کے مطابق جس کا کھانا پینا اور لِباس وغیرہ حرام کا ہو اُس کی دعاء قبول نہیں ہوتی چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے ایک شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے اور اُس کی وجہ سے وہ پراگندہ اور غبار آلود ہوجاتا ہے اور اِس پراگندگی کی حالت میں اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلا کر کہتا ہے:

”یَا رَبِّ، یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِّيَ بِالحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ“ اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالآنکہ اُس کا کھانا، اُس کا پینا، اُس کا لِباس سب حرام ہو اور اُس کی پرورش حرام مال سے کی گئی ہو تو اُس کی دعاء کیسے قبول کی جاسکتی ہے۔(ترمذی:2989)

②دوسری شرط:توجہ سے دعاء کرنا:

یعنی دل کی توجہ سے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا، ایسا نہ ہو کہ غفلت میں صرف رٹے رٹائے دعائیہ کلمات زبان سے اداء کیے جائیں اور دل حاضر نہ ہو، کیونکہ حدیث کے مطابق ایسی غفلت کے ساتھ مانگی جانے والی دعاء قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”اُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالإِجَابَةِ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ“

اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعاء مانگا کرو اور جان لو! کہ اللہ تعالیٰ غفلت اور لاپرواہی میں پڑے ہوئے دل کے ساتھ دعاء قبول نہیں فرماتے۔(ترمذی:3479)

③تیسری شرط:ایک دوسرے کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا:

نیکی کا حکم دینا اور گناہوں سے روکنا اِسلام کے اہم فرائض اور ذمّہ داریوں میں سے ہے جب لوگ اِس میں غفلت بَرتنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب مختلف شکلوں میں نازل ہوتا ہے جس کی لپیٹ میں صرف بُرے لوگ ہی نہیں بلکہ اُن کو نہ روکنے والے بھی آجاتے ہیں، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾۔(الأنفال:25)

ترجمہ: اور ڈرو اُس وَبال سے جو تم میں سے صرف اُن لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

اور جب اِس امر بالمعروف اور نہی عن المُنکَر کو ترک کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب آتا ہے تو دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

حضرت حُذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ" قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دیتے اور بُرائیوں سے منع کرتے رہو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے ایک ایسا عذاب بھیجیں گے کہ تم اُس سے دعاء کروگے لیکن تمہاری دعاء قبول نہیں کی جائے گی۔(ترمذی:2169)

اِس سے معلوم ہوا کہ لوگ جب امر بالمعروف اور نہی عن المُنکر کو ترک کر دیتے ہیں تو دعائیں قبول ہونا بند ہو جاتی ہیں۔

دُعاء کیسے مانگی جائے:

دُعاء مانگنے کیلئے مندرجہ ذیل کو اختیار کرنا چاہیئے:

(1)—صبح شام کی دُعائیں پڑھنے کا اہتمام کریں، اِس کیلئے صبح شام کی دُعاؤں پر مشتمل کوئی بھی کتاب پڑھی جاسکتی ہے، اِسی کتاب میں "صبح شام کی دُعاؤں کا اہتمام" کے عُنوان کے تحت صبح شام کی مسنون اور مستند دُعائیں ذکر کی گئی ہیں اُنہیں پڑھ لینا چاہیئے۔

(2)—نبی کریم ﷺ سے مختلف کاموں اور مواقع پر جو دُعائیں پڑھنا ثابت ہیں اُنہیں یاد کرنے اور پڑھنے کی کوشش کیجئے، اِس کیلئے شیخ الاِسلام حضرت مفتی محمّد تقی عُثمانی صاحب مدّ ظلہ کی لکھی ہوئی ایک کتاب "پُر نور دُعائیں" کے نام سے ملتی ہے جو مسنون دُعاؤں کا ایک نہایت قیمتی اور بابرکت مجموعہ ہے، اُسے خریدیں اور مختلف مواقع کی جو مسنون دُعائیں اُس میں جمع کی گئی ہیں اُنہیں پڑھنے کی کوشش کیجئے، اِس سے اِتباعِ سنّت کا عظیم ثواب بھی ملے گا اور کاموں میں آسانی، سہولت، نورانیت اور برکت بھی حاصل ہوگی۔

(3)—دن اور رات میں کوئی وَقت مقرر کرکے اُس میں پندرہ یا بیس منٹ خوب اہتمام کے ساتھ پابندی سے دُعاء مانگیں اور گریہ وبکاء اور آہ وزاری (اگرچہ وہ مصنوعی ہی کیوں نہ ہو) کے ساتھ دُعاء مانگیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ اپنی آنکھوں سے اپنی زندگی کے مسائل کو حل ہوتا ہوا دیکھیں گے۔

(4)—نبی کریم ﷺ کی مانگی گئی مبارک اور مستجاب دُعاؤں کا ایک بہت ہی اہم، قیمتی اور بابرکت مجموعہ جو "مُناجاتِ مقبول" کے نام سے ملتا ہے، جس کے مصنّف حضرت حکیم الاُمّت مولانا اَشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اُس میں قرآن و حدیث کے اندر اللہ اور اُس کے رسول کی بیان کردہ دُعائیں ہفتہ کی سات منزلوں پر تقسیم کرکے جمع کی گئی

ہیں، اگر روزانہ اُس کی ایک منزل پڑھ لی جائے تو بہت آسانی سے ماثور اور منقول دُعاؤں کو پڑھا اور مانگا جاسکتا ہے۔ اور پابندی سے پڑھتے رہنے سے بہت سی دُعاؤں کا بہت آسانی سے یاد بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر عُلماء اور مشائخ اپنے متوسّلین کو اِس بابرکت کتاب کے پڑھنے اور روزانہ کے معمولات میں شامل کرنے کی بہت تاکید و تلقین کرتے ہیں۔

اللہ ہمیں بھی اِس کو پابندی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

گیارہواں عمل: قرآن پاک کی تلاوت

روزانہ کچھ وقت نکال کر ترتیب، ترتیل اور تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے، اور اِس کیلئے حسبِ توفیق کوئی مناسب مقدار (پارہ یا ڈیڑھ پارہ) مقرر کرکے اُس پر مُواظبت اور پابندی اختیار کرنی چاہیئے۔ یہ وہ مبارک عمل ہے جس کے ذریعہ قرآن کریم کے ساتھ تعلّق قائم ہوتا ہے۔ مال و اولاد اور گھر بار میں بے پناہ برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوتی ہیں، ہدایت کے دروزے کھلتے ہیں، شر ور و فتن، آفات و بلّیات اور طرح طرح کی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے، اجر و ثواب کے ذخیرے اور نیکیوں کے بے مثل خزانے جمع ہوتے ہیں اور دنیا و آخرت کی دائمی عزّتوں اور کامیابیوں کا حصول ہوتا ہے۔

ذیل میں قرآن کریم کی تلاوت کے چند فضائل ذکر کیے جارہے ہیں تاکہ اُن کو پڑھ کر اِس عظیم عبادت کا شوق پیدا ہو اور اِس نفع مند تجارت کو حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ تمام مُسلمانوں کو توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

❶ قرآن کریم پڑھنا اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا ہے:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں:

"إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُحَدِّثَ رَبَّهُ تَعَالَى فَلْيَقْرَأْ"

جب تم میں سے کوئی اپنے ربّ سے باتیں کرنا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ قرآن کریم پڑھے ۔(أخرجہ الخطیب فی تاریخہ:8/164)(کنز العمال:2257)

❷ قرآن کریم کی تلاوت سب سے بڑی عبادت ہے:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے:

"أَعْبَدُ النَّاسِ أَكْثَرُهُمْ تِلَاوَةً لِلْقُرآنِ"لوگوں میں سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہے ۔(کنز العمال:2260)

❸ قرآن کریم کی تلاوت سب سے افضل عبادت ہے:

حضرت اُسیر بن جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرآنِ" سب سے افضل عبادت قرآن کریم کی تلاوت ہے ۔(کنز العمال:2263)

حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِي قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ"

میری امّت کی سب سے افضل عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔(شعب الایمان:1865)

❹ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے:

”مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي لاَيَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لاَرِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ،رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي لاَيَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ“

جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی عُمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ ہوتا ہے، اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اُس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی ہے کہ خوشبو عُمدہ اور اور مزہ کڑوا۔ جو منافق قرآن شریف نہ پڑھے اُس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ اُس کی خوشبو کچھ نہیں ہوتی اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔(بخاری:5427)

⑤ قرآن کریم کی تلاوت میں ہر حرف کے بدلے دس نیکی:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے:

”مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَاأَقُولُ:الٓم حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ“ جو کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے اس کیلئے اس حرف کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اَجر دس نیکی کے برابر ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ سارا ”الٓمٓ“ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔(ترمذی:2910)

❻ قرآن کریم کی تلاوت دلوں کی صفائی کا بہترین ذریعہ ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ، كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ“

بیشک دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتا ہے، پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! اُس کی صفائی کی کیا صورت ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ“ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔(شعب الایمان:1859)

❼ تلاوت میں مشغول رہنے والے کیلئے اللہ کی جانب سے بہترین عطیہ:

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

”يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ:مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ“ جس شخص کو قرآن کریم میں مشغولیت کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی مَیں اُس کو تمام دعاء مانگنے والوں سے زیادہ افضل اور بہتر چیز عطاء کرتا ہوں ۔(ترمذی:2926)

﴿بارہواں عمل: نفل نمازوں کا اہتمام﴾

اِس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے زیادہ اہم چیز فرائض کا اداء کرنا ہے، اُن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔(بخاری:6502) لہٰذا فرائض میں کسی قسم کی بھی کوتاہی سے بچنا بہر حال ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دن اور رات میں کچھ ایسی اہم اور قیمتی نفل نمازیں بھی ہیں جن کے اہتمام کے ذریعہ بندہ کو اللہ تعالیٰ

کا اور بھی زیادہ تعلّق اور قُرب حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے، نیز اُن کے ذریعہ فرائض میں رہ جانے والی کمی اور کوتاہی کا تدارک بھی ہوتا ہے اور بندہ اُن کی برکت سے اللہ کا محبوب اور پسندیدہ بن جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ“

نوافل کی وجہ سے بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، تو پھر میں اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنے، اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے، اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو پکڑے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو عطاء کرتا ہوں اور کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں۔(بخاری:6502)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر نماز اچھی نکل آئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی تو وہ نامراد اور خسارہ میں ہوگا، اور اگر نماز میں کچھ کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہوگا:

”اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ“

دیکھو! اِس بندے کے پاس کہ کیا اِس کے پاس کچھ نفل بھی ہیں کہ جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے؟ اگر نکل آئیں تو اُن سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی اُس کے بعد پھر اِسی طرح باقی اعمال روزہ زکوۃ وغیرہ کا حساب ہو گا۔(ترمذی:413)

نوافل کے اہتمام کی برکتیں:

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ سنن و نوافل کی برکت سے بندے کو مندرجہ ذیل قیمتی فوائد حاصل ہوتے ہیں:

① اللہ تعالیٰ کی محبوبیت حاصل ہونا:

نوافل کا اہتمام کرنے کی برکت سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے،: ”مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ“ نوافل کے ذریعہ بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔(بخاری:6502)

② اَعضاء وجَوارِح کا اللہ کی اِطاعت میں اِستعمال ہونا:

نوافل کا اہتمام کرتے رہنے کی برکت سے بندہ کے اَعضاء وجَوارح اللہ تعالیٰ کی اِطاعت میں اِستعمال ہونے لگ جاتے ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے: ”فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا“ یعنی جب میں نوافل کا اہتمام کرنے والے کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو پھر میں اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے، اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو پکڑے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے۔(بخاری:6502)

③دُعاؤں کا قبول ہونا:

نوافل کا اہتمام کرنے کی برکت سے بندے کی دُعائیں اللہ کے حضور قبول ہونے لگ جاتی ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے:"وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ"یعنی نوافل کا اہتمام کرنے والا اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو عطاء کرتا ہوں اور کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں۔(بخاری:6502)

④فرائض میں رہ جانے والی کوتاہیوں کی تلافی ہوجانا:

نوافل کے اہتمام کی برکت سے فَرائض میں جو کَمی رہ جائے قیامت کے دن اُس کی تکمیل کردی جائے گی، جیسا کہ حدیث میں ہے:"فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الفَرِيضَةِ"یعنی فرائض میں کوتاہی رہ جانے کی صورت میں نوافل کے ذریعہ اُس کے فرضوں کی تکمیل کردی جائے گی۔(ترمذی:413)

مذکورہ بالا فضائل اور برکات کو حاصل کرنے کیلئے اپنی روز مرّہ زندگی کے معمولات میں نوافل کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے۔

دن اور رات کی چار نفل نمازیں:

اگر دن اور رات میں کم از کم چار نفل نمازوں ہی کا اہتمام کرلیا جائے تب بھی بہت بڑے اجر و ثواب کے ذخیروں کو جمع کیا جاسکتا ہے:

(1)اِشراق۔ (2)چاشت۔ (3)اَوّابین۔ (4)تہجد۔

اب اِن مذکورہ چاروں نمازوں کے فضائل ملاحظہ کیجئے:

☆— پہلی نماز: اِشراق:

فجر کی نماز کے بعد کچھ دیر مسجد ہی میں اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا چاہیئے اور جب سورج طلوع ہو جائے تو دو دو کر کے چار رکعت یا صرف دو رکعت اِشراق کی نیت سے پڑھ لینی چاہیئے۔ یہ ایسا مُبارک اور اجر و ثواب کا حامل عمل ہے کہ انسان کو بیٹھے بیٹھے مفت میں بغیر کسی مشقت کے مُختصر سے وقت میں درج ذیل بڑے بڑے فضائل حاصل ہو جاتے ہیں:

(1)— مکمل حج اور عُمرے کا ثواب حاصل ہو تا ہے۔(ترمذی:586)

(2)— اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اُس پر حرام کر دیتے ہیں۔(شعب الایمان:2697)

(3)— اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دیتے ہیں۔(طبرانی اوسط:5940)

(4)— اُس کے دن بھر کے کاموں کی کفایت ہو جاتی ہے۔(ترمذی:475)

اب اِن فضائل کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

❶ حج و عُمرہ کا ثواب حاصل ہونا:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

"مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ" جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا اللہ کے ذکر میں لگا رہے، پھر دو رکعت پڑھے تو اُس کے لئے ایک مکمل حج اور عُمرہ کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے "تَامَّةٍ" کا لفظ تین مرتبہ اِرشاد فرمایا یعنی اُسے مکمل حج اور مکمل عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔(ترمذی:586)

❷ جہنّم کی آگ کا حرام ہونا:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مَروی ہے کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَلْفَحَهُ أَوْ تَطْعَمَهُ" جس نے فجر کی نماز پڑھی پھر اُسی مجلس میں بیٹھ کر طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر کھڑا ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اُس پر (جہنم کی) آگ کے جلانے یا چکھنے کو بھی حرام کردیں گے۔(شعب الایمان:2697)

شعب الایمان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

"مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ" جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر طلوعِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگا رہا اُس کے بعد دو یا چار رکعات پڑھی تو اُس کی جلد کو آگ چھوئے گی بھی نہیں۔(شعب الایمان:3671)

❸ بکثرت گناہوں کی مغفرت ہونا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کرتی ہیں: "مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَقَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ" جو صبح کی نماز پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک اپنے مصلّیٰ ہی پر

بیٹھا(ذکر و تلاوت میں مشغول) رہے پھر چار رکعات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔(طبرانی اوسط:5940)

حضرت سہل بن مُعاذ بن انس الجُہنی اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى، لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا، غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ"جو صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھا(ذکر و تلاوت میں مشغول) رہے، زبان سے صرف خیر کی بات نکالے، یہاں تک کہ اِشراق کی دو رکعت پڑھ لے تو اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔(ابوداؤد:1287)

نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ آپ ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کرتی ہیں:

"مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ،أَوْ قَالَ:الْغَدَاةَ،فَقَعَدَ فِي مَقْعَدِهِ فَلَمْ يَلْغُ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، وَيَذْكُرُ اللهَ حَتَّى يُصَلِّيَ الضُّحَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لَا ذَنْبَ لَهُ"جو فجر کی نماز پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھے اللہ کا ذکر کرتا رہا اور دنیا کی کوئی لغو بات نہیں کی یہاں تک کہ 4 رکعات پڑھی تو وہ اپنے گناہوں سے اُس دن کی طرح نکل جاتا ہے جس دن اُس کی ماں نے اُس کو جنا تھا، یعنی اُس کا کوئی گناہ نہیں رہتا۔(مسند ابی یعلیٰ الموصلی:4365)

❹ دن بھر کے کاموں کی کفایت ہوجانا:

حدیثِ قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اِبْنَ آدَمَ! ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ" اے ابنِ آدم! دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لے مَیں تیرے دن بھر کے کاموں کیلئے کافی ہوجاؤں گا۔(ترمذی:475)

فائدہ : دن کے شروع میں پڑھی جانے والی چار رکعات سے کون سی نماز مراد ہے، اِس بارے میں تین قول ہیں:

① صلوۃ الضحیٰ۔ ② صلوۃ الاِشراق ③ فجر کی دو سنتیں اور دو فرض۔(مرقاۃ:3/980)

لٰہذا یہ مذکورہ فضیلت یعنی دن بھر کے کاموں کی کفایت تینوں نمازوں کی ہوسکتی ہے۔ اِس لئے ہمت اور کوشش کرکے تینوں ہی نمازوں کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے۔اللہ پاک عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین۔

☆ــــــدوسری نماز: چاشت:

سورج کے اچھی طرح روشن ہوجانے کے بعد جبکہ اُس میں گرمی اور حدّت آجائے اُس وقت پڑھی جانے والی نماز "چاشت" کہلاتی ہے، جس کو "صلاۃ الضحیٰ" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔(الدر المختار:2/23)

البتہ درمیانہ درجہ آٹھ رکعتیں پڑھنے کا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک چار رکعات پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔(زُبدۃ الفقہ:282)

❶ چاشت کی نماز ہر جوڑ کے صدقہ کی ادائیگی کیلئے کافی ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى“

تم میں سے ہر شخص کے جسم کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، پس ہر ”سُبحَان اللهِ“ کہنا صدقہ ہے، ہر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهُ“ کہنا صدقہ ہے، ہر ”لا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ“ کہنا صدقہ ہے، ہر ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے روکنا صدقہ ہے، اور اِن سب (صدقات) کی طرف سے چاشت کی دو رکعت پڑھ لینا کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم:720)

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

”فِي الْإِنْسَانِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً“ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اُن میں سے ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ لازم ہوتا ہے، لوگوں نے کہا: ”فَمَنِ الَّذِي يُطِيقُ ذَالِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟“ یا رسول اللہ! اِس کی کون طاقت رکھ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا أَوِ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُ عَنْكَ“

مسجد میں پڑی ہوئی ریزش کو دفن کر دو یا کسی (تکلیف دہ) چیز کو راستے سے ہٹا دو، اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو دو رکعت چاشت کی تمہاری طرف سے کافی ہو جائیں گی۔(مسند احمد:22998)

❷ چاشت کی نماز پڑھنے والوں کیلئے جنت کا ایک مخصوص دروازہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے : بے شک جنّت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ضُحیٰ'' کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا:''أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُدِيْمُونَ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى؟ هٰذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوهُ بِرَحْمَةِ اللهِ'' وہ لوگ کہاں ہیں جو چاشت کی نماز کو پابندی سے پڑھا کرتے تھے ؟ (پھر اُن سے کہا جائے گا) یہ تمہارا دروازہ ہے اِس میں اللہ کی رحمت سے داخل ہو جاؤ۔(طبرانی اوسط:5060)

❸ نبی کریم ﷺ کی چاشت کی نماز پڑھنے کی وصیت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلاَثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ''مجھے میرے خلیل حضور ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے جنہیں موت تک کبھی میں نہیں چھوڑوں گا: ایک ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، دوسرا چاشت کی نماز پڑھنا اور تیسرا وتر پڑھ کر سونا۔(بخاری:1178)

④ چاشت کی نماز میں مقبول حج اور عُمرے کا ثواب ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى تَعْدِلَانِ عِنْدَ اللهِ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ“ چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عُمرے کے برابر ہے۔(الجامع الصغیر:6877)

⑤ چاشت کی نماز فرشتوں کی نماز ہے:

حضرت عبد اللہ بن زید سے مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَیں نے اپنے ربّ سے سوال کیا کہ میری امّت پر چاشت کی نماز لازم ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ”تِلْكَ صَلاَةُ المَلاَئِكَةِ مَنْ شاءَ صَلَّاهَا وَمَنْ شاءَ تَرَكَهَا وَمَنْ صَلَّاهَا فَلاَ يُصَلِّهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ“ یہ فرشتوں کی نماز ہے جو پڑھنا چاہے پڑھے اور جو ترک کرنا چاہے ترک کردے، اور جو پڑھے اُسے سورج کے بلند ہونے کے بعد پڑھنا چاہیئے۔(الجامع الصغیر:6969)

⑥ چاشت کی نماز رجوع کرنے والوں کی نماز ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ أُصَلِّيَ صَلَاةَ الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ“ مجھے میرے دوست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات کی وصیّت فرمائی کہ میں چاشت کی نماز پڑھا کروں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:7800)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”صَلَاةُ الضُّحٰى صَلَاةُ الْأَوَّابِيْن“ چاشت کی نماز اوّابین یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔(الجامع الصغیر:7275)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَا يُحَافِظُ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى إِلَّا أَوَّابٌ، قَالَ:وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ“ چاشت کی نماز کی حفاظت صرف وہی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع ہونے والا ہو، اور یہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔(مستدرکِ حاکم:1182)

چاشت کی نماز نفع بخش اور نیک لوگوں کی نماز ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس کھڑا آپ کے ہاتھوں پر (وضو وغیرہ کیلئے) پانی ڈال رہا تھا کہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا:

”أَلَا أُعَلِّمُكَ ثَلَاثَ خِصَالٍ تَنْتَفِعُ بِهَا؟“ کیا میں تمہیں تین خصلتیں ایسی نہ بتاؤں جن سے تم خوب نفع حاصل کر سکو؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”بَلٰى، بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”مَنْ لَقِيتَ مِنْ أُمَّتِي فَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَطُلْ عُمُرُكَ، وَإِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ يَكْثُرْ خَيْرُ بَيْتِكَ، وَصَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَبْرَارِ“ میری امّت (مسلمہ) میں سے جس سے بھی تمہاری ملاقات ہو اُس سے سلام کرو اِس سے تمہاری عُمر طویل ہوگی، جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام

کرو اِس سے تمہارے گھر میں بکثرت خیر و بھلائی ہو گی اور چاشت کی نماز پڑھا کرو کیونکہ یہ "صلوۃ الابرار" یعنی نیک لوگوں کی نمازہے۔(شعب الایمان:8383)

❽ چاشت کی دو رکعت پر جنت میں محل تیار ہونا:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ" جس نے بارہ رکعات چاشت پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں سونے کا محل بنادیں گے۔(ترمذی:473)

حضرت کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

"ثِنْتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً، مَنْ صَلَّاهَا فِي يَوْمٍ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، وَرَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى، وَأَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ" جو فرض نمازوں کے علاوہ دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لے وہ جنّت میں داخل ہو گا یا جنت میں اُس کا محل بنادیا جائے گا(اور وہ یہ ہیں) فجر سے پہلے دو سنتیں، چاشت کی دو رکعت، ظہر سے پہلے کی چار سنتیں، ظہر کے بعد کی دو سنت، اور مغرب کے بعد کی دو سنت۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:5978)

❾ چاشت کی دو رکعت کی حفاظت پر بکثرت گناہوں کی مغفرت:

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ“ جس نے چاشت کی دو رکعت کی حفاظت کی اُس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(ترمذی:476)

⓾ چاشت کی 2 سے لے کر 12 رکعات تک پڑھنے کی فضیلتیں:

چاشت کی زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں اور احادیث میں دو سے لیکر بارہ رکعات تک الگ الگ فضیلتیں بھی ذکر کی گئی ہیں، جس کی تفصیل یہ ہے:

☆ دو رکعت: غافل ہونے والوں میں نہیں لکھا جائے گا۔

☆ چار رکعت: قانتین (لمبے قیام کرنے والوں میں) لکھا جائے گا۔

☆ چھ رکعت: اُس دن کے کاموں کی کفایت کر دی جائے گی۔

☆ آٹھ رکعت: اللہ تعالیٰ اُسے عبادت گزاروں میں سے لکھ دیں گے۔

☆ دس رکعت: جس نے دس رکعت نماز پڑھی اُس دن گناہ نہیں لکھا جاتا۔

☆ بارہ رکعت: اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں محل بنا دیں گے۔

احادیثِ ذیل میں مذکورہ بالا تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”مَنْ صَلَّى الضُّحَى سَجْدَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُفِيَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللهُ مِنَ الْعَابِدِينَ، وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ جس نے 2 رکعت چاشت پڑھی وہ غافل ہونے والوں

میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے 4 رکعت پڑھی وہ قانتین یعنی لمبے قیام کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا، جس نے 6 رکعت پڑھی اُس کے لئے اُس دن کے کاموں کی کفایت کر دی جائے گی، جس نے 8 رکعت پڑھی اللہ تعالیٰ اُسے عبادت گزاروں میں سے لکھ دیں گے اور جس نے 12 رکعت پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں محل بنادیں گے۔(السنن الصغیر للبیہقی:825)

مذکورہ روایت میں چاشت کی دو، چار، چھ، آٹھ اور بارہ رکعات پڑھنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، دس کا ذکر نہیں، لیکن ایک دوسری روایت میں دس رکعت چاشت پڑھنے کی یہ فضیلت ذکر کی گئی ہے: ”وَإِنْ صَلَّيْتَهَا عَشْرًا لَمْ يُكْتَبْ لَكَ ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ“ اُس دن گناہ نہیں لکھا جاتا۔(السنن الکبریٰ للبیہقی:4906)

☆—تیسری نماز: اَوّابین:

ایک عظیم عمل مغرب کی نماز کے بعد اوّابین کی نماز پڑھنے کا ہے جس کی کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں۔ اَوّابین کی نماز کے فضائل درج ذیل ہیں:

❶ چھ رکعت پر بارہ سال کی عبادت کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً“ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت اِس طرح اداء کی کہ اُن کے درمیان کوئی بُری بات نہ کی ہو تو اُن کا ثواب 12 سال کی عبادت کے برابر ہوتا ہے۔(ترمذی:435)

❷ 10 یا 20 رکعت پڑھنے پر جنّت میں محل:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائیں گے۔(ابن ماجہ:1373)

ایک روایت میں دس رکعت پر بھی یہی فضیلت ذکر کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عبد الکریم بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مروی ہے:

”مَنْ رَكَعَ عَشَرَ رَكعَاتٍ فِيمَا بَيْنَ المَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي الجَنَّةِ“ جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان دس رکعت پڑھی اُس کے لئے جنّت میں ایک محل بنادیا جائے گا۔(الجامع الصغیر:12378)

☆—چوتھی نماز: تہجد:

تہجد کی نماز ایک بہت ہی قیمتی اور افضل نماز ہے، بلکہ فرائض کے بعد اِس سے زیادہ بہتر کوئی نماز نہیں، اِس لئے کہ رات کے اندھیرے میں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور غفلت کا ماحول ہوتا ہے اور نفس بھی کسی طرح بستر چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتا ایسے میں جب کوئی شخص اپنی نیند اور آرام و راحت کو چھوڑ کر اللہ کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو یہ بندے کی جانب سے بہت بڑی قربانی ہوتی ہے اور جب قربانی بڑی ہو تو رب کی مہربانی بھی بڑی ہوتی ہے۔اِسی لئے احادیثِ طیّبہ کے مطابق یہ نماز بندے کیلئے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب کا باعث بنتا ہے۔

یہاں تہجد کی نماز کے فضائل کا اِجمالی تذکرہ کیا جارہا ہے، ان فضائل کی تفصیل کتاب کے تیسرے باب میں ” تہجد کے فضائل اور اِنعامات“ کے عُنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں:

(1) نبی کریم ﷺ کی سنّت ہے۔(مسلم:2819)

(2) اللہ کے نیک اور صالح بندوں کا طریقہ ہے۔(ترمذی:3549)

(3) اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔(ترمذی:3549)

(4) گناہوں کیلئے کفارہ ہے۔(ترمذی:3549)

(5) گناہوں سے روکنے والی ہے۔(ترمذی:3549)

(6) اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔(ترمذی:3549)

(7) اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔(ترمذی:3579)

(8) اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔(مشکوۃ المصابیح:1228)

(9) نبی کریم ﷺ کی محبوب اور پسندیدہ نماز ہے۔(طبرانی کبیر:12552)

(10) تہجد میں بندے کی دُعاء بہت زیادہ قبول ہوتی ہے۔(ترمذی:3499)

(11) تہجد گزاروں کیلئے جنّت کے عظیم بالاخانے ہیں۔(ترمذی:1984)

(12) تہجد پڑھنے والے سب سے زیادہ معزّز لوگ ہیں۔(شعب الایمان:2447)

(13) تہجد گزار سب سے زیادہ بہترین لوگ ہیں۔(مسند الفردوس دیلمی:6306)

(14) جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخلہ۔(ترمذی:2485)

(15) تہجد گزاروں کا چہرہ حَسین اور پُرنور ہوجاتا ہے۔(شعب الایمان:2447)

(16) دو رکعت کائنات کی ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔(فیض القدیر:4477)

(17) خیر و بھلائی کا اور جنّت کا دروازہ ہے۔(ترمذی:2616)

(18) جنّت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔(شعب الایمان:2974)

(19) تہجد پڑھنے والوں کا میدانِ محشر میں اِعزاز واِکرام۔(شعب الایمان:682)

(20) تہجد پڑھنے والے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔(ابوداؤد:1451)

(21) تہجد پڑھنے والوں کیلئے اللہ کے نبی کی رحمت کی دعاء۔(ابوداؤد:1450-1308)

(22) تہجد کی نماز میں رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(مسلم:755)

(23) تہجد کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹل جاتا ہے۔(شعب الایمان:8633)

(24) اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تہجد گزاروں پر فخر فرماتے ہیں۔(دیلمی:4030)

﴿تیرھواں عمل: مہینے میں تین روزے﴾

اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل و بالغ مرد و عورت پر رمضان کے روزے فرض کیے ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے، لیکن اِس کے علاوہ بھی سال کے دوسرے مہینوں میں کچھ نہ کچھ روزہ رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے اور اِس کیلئے نہایت معتدل اور مناسب مقدار ”مہینے کے تین روزے“ بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کو روزوں کی کثرت کا شوق ہوتا اور وہ بکثرت روزے رکھنے کا اہتمام کرتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں اِعتدال کی تعلیم دیتے ہوئے ہر مہینے تین روزے رکھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ نیز اِس عمل کی وجہ سے بندہ ”صائم الدّھر“ یعنی سارے زمانے روزہ رکھنے والا بن جاتا ہے، اِس لئے کہ قرآن کریم میں ایک نیکی پر دس کا وعدہ کیا گیا ہے لہٰذا ایک روزے پر دس روزوں کا ثواب ملتا ہے اور تین روزوں پر گویا پورے مہینے روزے رکھنے کا اَجر حاصل ہو جاتا ہے۔ علاوہ اَزیں طب

اور صحت کے حوالے سے بھی مہینے میں کم از کم تین دن بھوک و پیاس برداشت کرتے ہوئے پیٹ کو خالی رکھنا بہت سی بیماریوں کے دور ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔

ذیل میں اِس عمل کے اہمیت اور فضیلت پر مشتمل احادیث ملاحظہ کیجئے:

نبی کریم ﷺ کی مہینے کے تین روزے رکھنے کی وصیّت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ:صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ" مجھے میرے خلیل حضور ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے جنہیں موت تک کبھی میں نہیں چھوڑوں گا: ایک ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، دوسرا چاشت کی نماز پڑھنا اور تیسرا وتر پڑھ کر سونا۔(بخاری:1178)

مہینے کے تین روزے رکھنا روزوں کی ایک مناسب اور معتدل مقدار ہے:

حضرت کہمسِ ہلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور کچھ دن قیام کرکے چلا گیا، پھر ایک سال کے بعد میرا دوبارہ آنا ہوا(تو میرے کمزور ہوجانے کی وجہ سے آپ ﷺ مجھے نہیں پہچانے)میں نے عرض کیا:"أَمَا تَعْرِفُنِي"یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانے نہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا:"أَنَا الَّذِي كُنْتُ عِنْدَكَ عَامَ الْأَوَّلِ " میں وہی ہوں جو پچھلے سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"فَمَا غَيَّرَكَ بَعْدِي" میرے پاس سے جانے کے بعد تمہیں کس چیز نے اِتنا تبدیل کردیا؟ میں نے عرض کیا: "مَا أَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ" یعنی میں نے آپ کے پاس سے جانے کے

بعد (مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے دن میں) کبھی کھانا نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "فَمَنْ أَمَرَكَ بِتَعْذِيبِ نَفْسِكَ؟ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ" تمہیں کس نے اپنے آپ کو عذاب میں مبتلاء کرنے کا حکم دیا ہے، بس ہر مہینے ایک روزہ رکھ لیا کرو۔ میں نے مزید کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ" ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کرو۔(مجمع الزوائد:3/197)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے "صومِ دَھر" یعنی ساری زندگی روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اِس کو ناپسند کیا اور فرمایا: "صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ" ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا کافی ہے۔(طبرانی کبیر:8983)

نبی کریم ﷺ کو جب حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے مسلسل روزہ رکھنے اور رات کو بہت زیادہ نماز پڑھنے کے بارے میں معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اُن سے یہ اِرشاد فرمایا: "فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، وَلِأَهْلِكَ حَظًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ" ایسا نہیں کرو اِس لئے کہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے، لہٰذا تم روزہ بھی رکھو اور چھوڑو بھی، نماز بھی پڑھو اور سو بھی جاؤ، اور ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو، اِس سے تمہیں بقیہ نو دن کا بھی اجر ملے گا۔(مسلم:1159)

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو؟ اُنہوں

نے عرض کیا: "وَلَمْ أُرِدْ بِذَالِكَ إِلَّا الْخَيْرَ" یارسول اللہ! اِس سے میرا مقصود خیر وبھلائی کا حاصل کرنا ہے۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ" بیشک تمہارے لئے ہر مہینے تین روزہ رکھنا کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں اِس سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے اُن کے اِصرار پر اُنہیں صومِ داوٗدی (یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنے) کا طریقہ بتایا، جسے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اختیار کرلیا، لیکن بعد میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنی عُمر کے آخری حصہ میں فرماتے ہیں:

"فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" جب میں بوڑھا ہو گیا (اور صومِ داوٗدی میں مشقّت محسوس ہونے لگی) تو میں نے سوچا کہ کاش! میں نبی کریم ﷺ کی جانب سے دی گئی رخصت کو قبول کرلیتا (اور مہینے کے تین روزوں پر اکتفا کرلیتا)۔ (مسلم:1159)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہر مہینے تین روزے رکھے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"صَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہر مہینے تین روزے رکھے ہیں۔ (طبرانی کبیر:133)

ہر مہینے تین روزے رکھنا نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے:

ہر مہینے تین روزے رکھنے کو نبی کریم ﷺ نے اپنی قولی تعلیمات کے ذریعہ تو بیان کیا ہی ہے، عملی طور بھی آپ ﷺ مہینے کے تین روزوں کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامَ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ“ چار چیزیں نبی کریم ﷺ کبھی ترک نہیں کیا کرتے تھے: عاشوراء یعنی دس محرّم کا روزہ، عشرہ ذی الحجہ کے روزے، ہر مہینے میں تین روزے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنّت۔(سنن نسائی:2416)

مہینے کے تین روزے زمانے بھر روزے رکھنے کی طرح ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، صَوْمُ الدَّهْرِ“ صبر کے مہینے (یعنی رمضان) میں روزہ رکھنا اور ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا سارے زمانے روزہ رکھنے کی طرح ہے۔(مسند احمد:7577)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ“ مہینے کے تین دن روزے رکھنا پورے مہینے روزے رکھنے کی طرح ہے۔(مسلم:1159)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ“

ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا اور سال میں رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا یہ سارے زمانے روزہ رکھنے کی طرح ہے۔(مسلم:1162)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَالِكَ فِي كِتَابِهِ:{مَنْ جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا}اليَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ“ جس نے ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھا تو یہ زمانے بھر روزہ رکھنے کی طرح ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اِس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کیلئے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔(الأنعام:160) گویا ایک دن کا روزہ دس دن روزہ رکھنے کی طرح ہے۔(ترمذی:762)

مہینے کے تین روزے رکھنا دل سے کینہ اور عداوت کو ختم کر دیتا ہے:

ایک اَعرابی رضی اللہ عنہ صحابی جو قبیلہ بنی اُقیش سے تعلّق رکھتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ“صبر کے مہینے(یعنی رمضان)میں روزہ رکھنا اور ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا سینے سے کینہ اور عداوت کو نکال دیتا ہے۔(مسند احمد:23070)

اِنہی سے مَروی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنْ وَحَرِ صَدْرِهِ فَلْيَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ“جو یہ پسند کرتا ہو کہ اُس کے سینے سے بہت سارا کینہ

اور عَداوت نکل جائے تو اُسے چاہیئے کہ صبر کے مہینے (یعنی رمضان) میں اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے۔(مسند احمد:20737)

مہینے کے تین روزے رکھنا گناہوں سے بالکل پاک صاف کردیتا ہے:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَهُنَّ، فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَإِنَّهُ يُنَقِّي مِنَ الْإِثْمِ، كَمَا يُنَقِّي الْمَاءُ الثَّوْبَ" ہر مہینے تین روزے رکھنے چاہئیں جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو،اِس لئے کہ (اِن میں سے) ہر دن کا روزہ دس گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور بیشک یہ عمل گناہوں سے اِس طرح صاف ستھرا کردیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو صاف کردیتا ہے۔(طبرانی کبیر:25/35)

مہینے کے تین روزے روزہ رکھنے کا اچھا طریقہ ہے:

حضرت عُثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:
"صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ"روزہ رکھنے کا اچھا طریقہ مہینے کے تین روزے رکھنا ہے۔(سنن نسائی:2411)

مہینے کے تین روزے کس طرح رکھے جائیں:

مہینے کے تین روزے رکھنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے،اِس بارے میں روایات مختلف ہیں،اِس لئے اپنی آسانی کو دیکھتے ہوئے کسی بھی طریقے سے روزے رکھے جاسکتے ہیں۔

اور یہی بات روایت میں بھی ملتی ہے، چنانچہ حضرت مُعاذہ عَدوِیہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا:

”أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ“

کیا نبی کریم ﷺ ہر مہینے تین دن روزہ رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی ہاں۔ میں نے پھر پوچھا: ”مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ“ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

”لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ“ نبی کریم ﷺ اِس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھیں۔(یعنی کسی بھی دن جو مناسب لگے آپ ﷺ روزہ رکھ لیا کرتے تھے)۔(مسلم:1160)

البتہ روایات میں کچھ مخصوص طریقے بھی وارِد ہوئے ہیں، اگر آسانی سے ممکن ہو تو اُن مختلف طریقوں پر بھی عمل کرتے رہنا چاہیئے۔ اُن مختلف طریقوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ــــ پہلا طریقہ: چاند کی پہلی تین تاریخوں میں روزے رکھنا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ“ نبی کریم ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔(ترمذی:742)

☆ــــدوسرا طریقہ: ایّامِ بیض یعنی 13،14،15 کی تاریخ میں روزہ رکھنا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مہینے کے تین روزوں کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ" اے ابوذر! جب تم مہینے کے تین روزے رکھو تو تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھا کرو۔(ترمذی:761)

حضرت ابن مِلحان قیسی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ" نبی کریم ﷺ ہمیں اِس بات کی تاکید کیا کرتے تھے کہ ہم ایّامِ بیض یعنی (چاند کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ میں روزہ رکھیں۔ اور فرماتے تھے: "هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ" یہ زمانے بھر روزہ رکھنے کی طرح ہے۔(ابوداؤد:2449)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ"

نبی کریم ﷺ سفر یا حضر کسی بھی حالت میں ایّامِ بیض یعنی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے ترک نہیں کیا کرتے تھے۔(سنن نسائی:2345)

☆ــــتیسرا طریقہ: ہفتہ، اتوار، پیر یا منگل، بدھ، جمعرات کو روزہ رکھنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ، وَالأَحَدَ، وَالِاثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الآخَرِ الثُّلَاثَاءَ، وَالأَرْبِعَاءَ، وَالخَمِيسَ“ نبی کریم ﷺ کسی ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے اور اس سے اگلے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے۔(ترمذی:746)

☆—چوتھا طریقہ: پہلا روزہ پیر اور جمعرات کو رکھنا:

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ“ نبی کریم ﷺ مجھے اِس بات کی تاکید کیا کرتے تھے کہ میں ہر مہینے کے تین روزے رکھوں جن میں سے پہلا روزہ پیر اور جمعرات کے دن ہو۔(ابوداؤد:2452)

☆—پانچواں طریقہ: پیر، جمعرات اور اُس سے اگلے ہفتہ کا پیر کا دن:

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمْعَةِ الْأُخْرَى“ نبی کریم ﷺ مہینے کے تین دن روزہ رکھتے: پیر، جمعرات اور اُس سے اگلے ہفتے کا پیر کا دن۔(ابوداؤد:2451)

☆—چھٹا طریقہ: مہینے کے پہلے پیر اور جمعرات اور پھر اُس سے اگلی جمعرات:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، وَالْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ، ثُمَّ الْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ“ نبی کریم ﷺ ہر مہینے

تین روزے رکھا کرتے تھے: مہینے کا پہلا پیر اور اُس کے بعد آنے والا جمعرات کا دن اور اور پھر اُس سے اگلا جمعرات کا دن۔(سنن نسائی:2414)

ایک زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں:

”كَانَ يَصُومُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ“نبی کریم ﷺ ذی الحجہ کے نو دن، عاشوراء یعنی دس محرم کے دن اور مہینے کے تین دن روزے رکھا کرتے تھے، اِس طرح کہ مہینے کا پہلا پیر اور پہلے دو جمعرات کے دن۔(سنن نسائی:2417)

☆—ساتواں طریقہ: مہینے کی پہلی جمعرات اور اُس سے اگلے دو پیر کے دن:

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:”

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ: أَوَّلِ خَمِيسٍ، وَالِاثْنَيْنِ وَالِاثْنَيْنِ“نبی کریم ﷺ (مہینے کے) تین دن روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے، یعنی پہلی جمعرات اور (پھر اُس سے اگلے) دو پیر کے دن۔(سنن نسائی:2419)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ:يَوْمَ الْخَمِيسِ،وَيَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ“ نبی کریم ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے، یعنی جمعرات، پیر اور پھر اُس سے اگلا پیر کے دن۔(سنن کبریٰ نسائی:2687)

سونے کے معمولات

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک اہم نعمت جس کا بعض اوقات احساس بھی نہیں ہوتا وہ "نیند" کی نعمت ہے جس کے ذریعہ دن بھر کی تھکاوٹ اور تھکن دور ہو جاتی ہے اور اِنسان پھر سے تازہ دم ہو کر پھر سے اگلے دن کے کاموں کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

سوچا جائے کہ یہ نعمت اگر نہ ہوتی اور اِنسان کو مستقل طور کام کرنا پڑتا تو اس کی زندگی کس قدر پُر مشقت ہو کر رہ جاتی۔ جو لوگ ذہنی یا جسمانی کسی بھی پریشانی کی وجہ سے پُرسکون نیند کی نعمت سے محروم ہیں اور اُنہیں نیند کے حصول کیلئے دوائیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے وہ اِس نعمت کو خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں، اِس لئے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ جانب سے ملی ہوئی اِس مفت کی نعمت کی خوب قدر دانی اور شکر اداء کرنا چاہیئے۔

نیند کی اِس عظیم نعمت کی قدر دانی اور شکر یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی بتلائی ہوئی تعلیمات کے مطابق اِس نعمت کو حاصل کیا جائے ،سونے سے متعلّق مسنون اور مبارک اعمال اور مأثور دعاؤں کا اہتمام کیا جائے، مکروہات اور ناجائز اُمور سے اِجتناب کیا جائے۔ اِن شاء اللہ اس کی برکت سے یہ سونا بھی عبادت اور اَجر و ثواب کا باعث بن جائے گا۔ ذیل میں اِسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سونے کے وقت کے معمولات کو احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں ترتیب و تسہیل کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ اِنہیں پڑھئے اور عمل میں لانے کی کوشش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

﴿پہلا عمل: باوضو سونا﴾

سونے کا ایک اہم معمول باوضو سونا ہے، چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا اِرشاد ہے:

"إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ" جب تم اپنے بستر پر (سونے کیلئے) آؤ تو نماز جیسا وضو کرو اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو۔ (بخاری:247)

یہاں تک کہ جنابت کی حالت میں بھی اگر سونے سے پہلے غسل کی ہمت نہ ہو تو کم از کم وضو تو ضرور کرلینا چاہیئے، کیونکہ جنابت کی حالت میں کم از کم باوضو سونے کی تاکید زیادہ ہے، چنانچہ حدیث میں ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:

"مَا أُحِبُّ أَنْ يَرْقُدَ وَهُوَ جُنُبٌ حَتَّى يَتَوَضَّأَ، وَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَوَفَّى، فَلَا يَحْضُرُهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص جنابت کی حالت میں اچھی طرح وضو کیے بغیر سو جائے، اور مجھے اَندیشہ ہے کہ اگر اُس کی اِس حالت میں وفات ہو گی تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اُس کے پاس حاضر نہیں ہوں گے۔ (طبرانی کبیر:25/36)

اِسی طرح حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: "إِذَا نَامَ الْإِنْسَانُ عُرِجَ بِرُوحِهِ حَتَّى يُؤْتَى بِهَا إِلَى الْعَرْشِ، فَإِنْ كَانَ طَاهِرًا أُذِنَ لَهَا بِالسُّجُودِ، وَإِنْ كَانَتْ جُنُبًا لَمْ يُؤْذَنْ لَهَا بِالسُّجُودِ" جب اِنسان سوتا ہے تو اُس کی روح آسمان پر عرش کے پاس جاتی ہے، پس اگر وہ باوضو ہوتی ہے تو اُسے سجدہ کرنے کی

اِجازت دیدی جاتی ہے اور اگر وہ جنابت کی حالت میں ہو تو اُسے سجدہ کرنے کی اِجازت نہیں دی جاتی۔(الزھد لابن المبارک:1245)(نوادر الأصول، ترمذی:3/117،116)

جنابت کی حالت میں وضو کرنے سے اگرچہ مکمل پاکی حاصل نہیں ہوتی لیکن پھر بھی یہ عمل فائدہ سے خالی نہیں، کیونکہ اِس صورت میں بھی اُسے پاکی کے ساتھ سونے والے کی طرح اجر ملتا ہے۔ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے موقوفاً مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”إِذَا تَوَضَّأَ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ , فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا“ جب کوئی جنبی شخص سونے سے پہلے وضو کرلے تو (وہ ایسا ہے جیسے) اُس نے طہارت ہی کی حالت میں رات گزاری۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:785)

باوضو سونے کے فضائل:

باوضو سونا ایک نہایت قیمتی اور افضل عمل ہے جس کے احادیثِ طیّبہ میں بکثرت فضائل ذکر کیے گئے ہیں، ذیل میں اِس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

❶ساری رات فرشتے کی معیّت نصیب ہوتی ہے:

حدیث میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:”مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ“جو شخص پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے اُس کے ساتھ اُس کے شعار (یعنی بدن سے متصل لباس) میں فرشتہ بھی رات گزارتا ہے۔(صحیح ابن حبان:1051)

❷فرشتے کی مغفرت کی دعاء ملتی ہے:

حدیث کے مطابق وضو کی حالت میں رات گزارنے والا جب بیدار ہوتا ہے تو ساری رات اُس کے ساتھ رہنے والا فرشتہ کہتا ہے:”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ

بَاتَ طَاهِرًا" اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرمادے اِس لئے کہ اِس نے وضو کی حالت میں رات گزاری ہے۔(صحیح ابن حبان:1051)

ایک اور روایت میں ہر کروٹ پر فرشتے کی اِسی دُعاء کا تذکرہ کیا گیا ہے، یعنی باوضو سونے والا بندہ رات کو جب بھی کروٹ بدلتا ہے تو فرشتہ اُس کیلئے یہی دعاء کرتا ہے کہ اے اللہ! اپنے بندے کی مغفرت فرمادے اِس لئے کہ اِس نے وضو کی حالت میں رات گزاری ہے۔(طبرانی کبیر:13620)

۳ باوضو سونے والے کی دُعاء قبول ہوتی ہے:

حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" جو شخص اپنے بستر میں وضو کی حالت میں جائے اور ذکر کرتا رہے، یہاں تک کہ اُسے نیند آجائے تو رات کے جس پہر بھی (آنکھ کھلنے پر) وہ کروٹ لے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی خیر و بھلائی کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اُسے وہ ضرور عطاء فرمادیں گے۔(ترمذی:3526)

۴ باوضو سوتے ہوئے مرنے والا شہادت کی موت مرتا ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "مَنْ بَاتَ عَلَى طَهَارَةٍ، ثُمَّ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيدًا" جس نے وضو کی حالت میں رات گزاری پھر اِسی میں وہ مر گیا تو شہادت کی موت مَرا۔(ابن السنی:773)

۵ باوضو سونے والا روزہ دار شب بیدار کی طرح ہے:

حضرت عمرو بن حُریث رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"النَّائِمُ الطَّاهِرُ كَالصَّائِمِ الْقَائِمِ"

وضو کی حالت میں سونے والا (دن بھر) روزہ رکھنے والے اور (رات بھر) عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔(نوادر الاصول، حکیم ترمذی:3/116)

۶ باوضو سوتے ہوئے مرنے والا باوضو اُٹھایا جائے گا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے، اُنہوں نے وضو کے ساتھ سونے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"لَا تَنَامَنَّ إِلَّا عَلَى وَضُوءٍ فَإِنَّ الْأَرْوَاحَ تُبْعَثُ عَلَى مَا قُبِضَتْ عَلَيْهِ"

تم ہرگز وضو کے بغیر نہیں سونا کیونکہ روحیں اُسی حالت میں اُٹھائی جاتی ہیں جس پر وہ قبض کی گئیں تھیں۔(شعب الایمان:4386)

۷ باوضو ذکر کی حالت میں سونے والے کا بستر مسجد بن جاتا ہے:

حضرت ابومِرایہ عجلی فرماتے ہیں:

"مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَنَامَ ذَاكِرًا كَانَ فِرَاشُهُ مَسْجِدًا وَكَانَ فِي صَلَاةٍ وَذِكْرٍ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ" جو شخص اپنے بستر پر وضو کی حالت میں گیا اور ذکر کرتے ہوئے سویا تو اُس کا بستر مسجد ہو جاتا ہے اور وہ اپنے بیدار ہونے تک نماز اور ذکر کی حالت میں ہوتا ہے۔(فتح الباری:11/110)(الطہور للقاسم بن سلام:69)

❽ باوضو سونے والے کو عرشِ الٰہی کے قریب سجدہ کا موقع ملتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تَعْرُجُ الْأَرْوَاحُ فِي مَنَامِهَا، فَمَا كَانَ مِنْهَا طَاهِرًا سَجَدَ أَمَامَ الْعَرْشِ وَمَا كَانَ غَيْرَ طَاهِرٍ سَجَدَ قَاصِيًا“ لوگوں کی روحیں اپنی نیند کی حالت میں آسمان پر چڑھتی ہیں، پس جو اُن میں باوضو ہوتی ہیں وہ تو عرش کے سامنے سجدہ کرتی ہیں اور جو باوضو نہیں ہوتیں وہ دور سجدہ کرتی ہیں۔ (شعب الایمان:4388)

❾ خواب کا سچا ہونا اور شیاطین سے حفاظت:

علّامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے باوضو سونے کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَصْدَقَ لِرُؤْيَاهُ وَأَبْعَدَ مِنْ تَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ“

اُن فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ ایسی حالت میں خواب سچے ہوتے ہیں اور شیاطین اُسے تنگ نہیں کرتے۔ (فتح الباری:11/110)

﴿دوسرا عمل: چند مسنون احتیاطی اُمور کا اہتمام﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے قبل چند احتیاطی کام اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے، جن کو اختیار کرنے میں یقیناً لوگوں کا فائدہ ہے اور اُن پر عمل نہ کرنے میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ ذیل میں اُن احتیاطی کاموں کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(1)—پہلا کام: بستر جھاڑنا:

پہلا کام یہ کہ بستر وغیرہ کو جھاڑ لینا چاہیے تاکہ کوئی بھی مُوذی اور مُضر چیز اگر بستر پر ہو تو اُس سے حفاظت ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے اِس کی تلقین فرمائی ہے اور خود آپ ﷺ بھی اِس کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ“

جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے (یعنی کنارے) سے اپنے بستر کو جھاڑ لے، اِس لئے کہ اُسے نہیں معلوم کہ اُس کے پیچھے بستر پر کون رہا ہے۔ (بخاری:6320)

(2)—دوسرا کام: بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کرلینا:

دوسرا کام یہ کہ گھر کے دروازے بالخصوص باہر کی آمد ورفت والے دروازے ”بسم اللہ“ پڑھ کر بند کرلینا چاہیئے، اِس کی برکت سے ظاہری و باطنی دشمنوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا“ دروازے اللہ کا نام لیکر بند کرلیا کرو، اِس لئے کہ شیطان کسی بند دروازے کو کھول نہیں سکتا۔ (بخاری:3304)

حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا، وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا“ رات کو سوتے ہوئے مشکیزوں کے منہ کو بند کرنے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(مسلم:2010)

(3)—تیسرا کام: بسم اللہ پڑھ کر برتن وغیرہ کو ڈھانک دینا:

تیسرا کام یہ کہ برتن اور ہانڈی وغیرہ کو ”بسم اللہ“ پڑھ کر کسی نہ کسی چیز سے ڈھانک دینا چاہیئے، یہ بہت سی بیماریوں وغیرہ سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا“ اللہ کا نام لیکر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو، اور اپنے برتنوں کو اللہ کا نام لیکر ڈھانک دو(اگر ڈھانکنے کیلئے کوئی چیز نہ ملے تو لکڑی وغیرہ)چوڑائی کی شکل میں کوئی بھی چیز اُس پر رکھ دو۔(بخاری:5623)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ“ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانک دو اگرچہ چوڑائی کی شکل میں(کم از کم)لکڑی ہی اُس پر رکھ دو۔(بخاری:5624)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ“

برتن کوڈھانک دیا کرو اور مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو، اِس لئے کہ سال میں ایک ایسی رات آتی ہے جس میں وَباء یعنی بیماری اُترتی ہے، اور وہ برتن جس کوڈھانکا نہ گیا ہو یا وہ مشکیزہ جس کا منہ باندھا نہ گیا ہو اُس میں اتر جاتی ہے۔(مسلم:2014)

(4)—چوتھا کام: چراغ اور چولہا وغیرہ بجھادینا:

چوتھا کام یہ کہ کوئی چراغ، چولہا یا انگیٹھی وغیرہ جس سے آگ کے پھیل جانے اور نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو اُس کو جلتا ہوا چھوڑ کر نہیں سونا چاہیئے، اِس لئے کہ اِس کی وجہ سے کوئی بڑا حادثہ اور نقصان پیش آسکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ“ جب تم سویا کرو تو چراغ بجھا دیا کرو۔(بخاری:5624)

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ“ چراغ کو بجھا دو اِس لئے کہ بسا اوقات شریر جانور یعنی چوہیا چراغ کی بتّی کو کھینچتے ہوئے لے جاتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔(بخاری:6295)

خود نبی کریم ﷺ کے سامنے کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک چوہیا کہیں سے کوئی چراغ کی جلتی ہوئی بتّی لیکر آئی اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چٹائی پر جس پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے اُس پر ڈال دی جس سے چٹائی کا ایک درہم کی مقدار کے برابر حصہ جل گیا، آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ”إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى

هٰذَا فَتُحْرِقَكُمْ" جب تم سویا کرو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو، اِس لئے کہ شیطان اِس جیسے جانور کو اِس (فسادی) کام کی راہ دکھا کر تمہیں جلا دیتا ہے۔(ابوداؤد:5247)

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ" اپنے گھروں میں رات کو سوتے ہوئے آگ مت چھوڑا کرو۔(بخاری:6293)

حضرت ابوموسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مدینہ منوّرہ میں کوئی گھر جل گیا، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پتہ چلا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ" بیشک یہ آگ تمہاری دشمن ہے، لہٰذا جب تم سویا کرو تو آگ بجھا دیا کرو۔(بخاری:6294)

(5)۔۔۔پانچواں کام: مُنڈیر والی چھت پر سونا:

پانچواں کام یہ ہے کہ اگر کسی گھر کی چھت وغیرہ پر سونا ہو تو اِس بات کا بھرپور لحاظ رکھنا چاہیئے کہ وہ چھت ایسی ہو کہ اُس کی مُنڈیر بنی ہوئی ہو، کیونکہ سوتے ہوئے اِنسان کے کروٹ لینے کا پتہ نہیں چلتا اِس لئے وہ سوتے ہوئے چھت سے گر سکتا ہے، اِسی طرح اُٹھنے کے بعد اِنسان نیند کے خمار میں چل رہا ہوتا ہے اور اِس کی وجہ سے بھی چھت سے گرنے کا واضح اِمکان پایا جاتا ہے۔

حضرت علی بن شَیبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے والد سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ"

جو شخص کسی گھر کی ایسی چھت پر رات گزارے جس پر کوئی منڈیر (یعنی رکاوٹ) نہ ہو تو اُس سے (حفاظت کا) ذمہ بَری ہے۔(ابوداؤد:5041)

ایک اور صحابی نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ نَامَ عَلَى إِجَّارٍ لَيْسَ عَلَيْهِ مَا يَدْفَعُ قَدَمَيْهِ فَخَرَّ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ إِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ“

جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے جس پر اُس کے قدموں کو (چلتے ہوئے) روکنے والی کوئی منڈیر نہ ہو اور وہ اس سے نیچے گر کر مر جائے تو کسی پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے اور جو شخص ایسے وقت میں سمندری سفر روانہ ہو جب سمندر میں طغیانی آئی ہوئی ہو تو اس کی ذمہ داری بھی کسی پر نہیں ہے۔(مسند احمد:22333)

(6)—چھٹا کام: بے وقت نہ سونا:

چھٹا کرنے کا کام یہ ہے کہ سونے کیلئے ایسے وقت کا اِنتخاب کرنا چاہیئے جس میں سونے کی مُمانعت نہ ہو، اور سونے کی وجہ سے دین و شریعت کا کوئی حکم پامال نہ ہو۔ اِس کیلئے احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل اُمور کا خیال رکھنا چاہیئے:

(1) عصر کی نماز کے بعد نہیں سونا چاہیئے۔

عصر کے بعد کا وقت سونے کیلئے نہیں ،اِس وقت میں سونے سے حافظہ کمزور ہوتا ہے اور قوتِ عقلیہ متاثر ہوتی ہے، اِس لئے اِس وقت میں سونے والا درحقیقت بے وقت سونے والا ہے۔ روایات میں اِس کی مُمانعت کی گئی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”مَنْ نَامَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَاخْتُلِسَ عَقْلُهُ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ“ جو شخص عصر کے بعد سویا اور اُس کی عقل کو اُچک لیا گیا (یعنی عقل میں فتور واقع ہو گیا) تو اُسے اپنے آپ ہی کو ملامت کرنی چاہیئے (کیونکہ عصر کی نماز کے بعد سونے میں اُسی کا قصور تھا)۔(مسند ابو یعلیٰ موصلی:4918)

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ عصر کی نماز کے بعد سونے کو ناپسند کرتے اور فرماتے تھے:

”يُخَافُ عَلَى صَاحِبِهِ مِنْهُ الْوَسْوَاسُ“ عصر کے بعد سونے والے کو اس کی وجہ سے وسوسے کی بیماری لگنے کا اندیشہ ہے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:26678)

(2)عشاء کی نماز سے پہلے نماز پڑھے بغیر نہیں سونا چاہیئے۔

عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جانے سے نماز کے فوت ہو جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے،اِس لئے کہ اِنسان دن بھر کا تھکا ہوا ہوتا ہے،اِس لئے نماز پڑھ کر لیٹنا چاہیئے تاکہ نماز یا جماعت فوت نہ ہو جائے۔ تاہم اگر اِس یقین کے ساتھ کوئی سوئے کہ وہ اُٹھ جائے گا، مثلاً کسی کو کہہ کر سویا جائے اور یہ یقین ہو کہ وہ شخص لازمی طور پر اُسے اُٹھا دے گا تو سونے کی اِجازت ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:2/523)

حضرت ابو برزہ اَسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:”وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشاء کی نماز کے بعد (بلاضرورت) بات چیت کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے۔(بخاری:547)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے منع فرمایا۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 7175)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”كُنَّا نَجْتَنِبُ الْفُرُشَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ“ ہم لوگ عشاء کی نماز سے پہلے بستروں سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ: 7178)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص آیا اور اُس نے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ہم لوگ کھیتی باڑی کرنے والے ہیں تو کیا عشاء سے پہلے سونے میں ہمارے لئے کوئی حرج ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نَعَمْ وَحَرَجٌ وَحَرَجَانِ وَثَلَاثَةُ أَحْرُجَ“ ہاں! ایک نہیں، دو نہیں، تین یعنی کئی حرج ہیں۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 7181)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: ”مَنْ نَامَ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ“ جو عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے اللہ کرے کہ اُس کی آنکھ نہ سوئے (یعنی اُسے نیند کا سکون نصیب نہ ہو)۔ (مجمع الزوائد: 1760)

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے گورنروں کے نام جب خط لکھا تو اُنہیں نماز کی انتہائی درجہ کی تاکید کی اور اُس میں یہ بات بھی لکھی: ”فَمَنْ نَامَ فَلاَ نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلاَ نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلاَ نَامَتْ عَيْنُهُ“ یعنی جو شخص (نماز پڑھے بغیر خاص طور پر عشاء کی نماز پڑھے بغیر) سو جائے تو اللہ کرے کہ اُس کی آنکھ نہ سوئے (یعنی اُسے نیند کا سکون نصیب نہ ہو)۔ (مؤطا مالک: 6)

(3) فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے سونے سے بچنا چاہیئے۔

فجر کی نماز کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت نہایت قیمتی ہوتا ہے اِس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا چاہیئے اور اِشراق کے بعد اپنے کاموں کا آغاز کرنا چاہیئے۔اِس وقت کو سونے میں ضائع کردینا بڑی محرومی ہے، احادیث طیّبہ میں اِس وقت کے سونے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سندِ ضعیف کے ساتھ مَروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں صبح کے وقت (طلوعِ آفتاب سے پہلے) لیٹی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

”يَا بُنَيَّةُ قُوْمِي اشْهَدِي رِزْقَ رَبِّكِ، وَلَا تَكُونِي مِنَ الْغَافِلِينَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْسِمُ أَرْزَاقَ النَّاسِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ“ اے بیٹی! اُٹھ جاؤ اور اپنے رب کے رزق (کی تقسیم) کے وقت حاضر ہو جاؤ اور غفلت اختیار کرنے والوں میں شامل نہ ہو، اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ صبح صادق سے لیکر طلوعِ آفتاب کے درمیان لوگوں کے رزق تقسیم کرتے ہیں۔(شعب الایمان:4405)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الْغَفْلَةُ فِي ثَلَاثٍ: عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَحِينَ يُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَغَفْلَةُ الرَّجُلِ عَنْ نَفْسِهِ فِي الدَّيْنِ حَتَّى يَرْكَبَهُ“

تین چیزوں میں عموماً لوگوں کے اندر بہت زیادہ غفلت پائی جاتی ہے:

ایک اللہ کا ذکر کرنے کے بارے میں، دوسرا صبح کی نماز کے بعد سے لیکر طلوعِ آفتاب تک (عبادت کرنے کے بارے میں) اور تیسرا قرض کے بارے میں، یہاں تک کہ وہ قرض اُس پر سوار ہو جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:121)

(4) نماز کو ضائع کر کے ہرگز نہیں سونا چاہیئے۔

نماز یا جماعت کو ضائع کر کے سونے والا بھی در حقیقت بے وقت سونے والا ہے، اِس لئے ایسی نیند سے بچنا چاہیئے جس کی وجہ سے نماز جماعت فوت ہو جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"النَّوْمُ ثَلَاثَةٌ: فَنَوْمٌ خُرْقٌ، وَنَوْمٌ خَلَقٌ، وَنَوْمٌ حُمْقٌ، فَأَمَّا نَوْمُ خَرَقٍ: فَنَوْمَةُ الضُّحَى يَقْضِي النَّاسُ حَوَائِجَهُمْ وَهُوَ نَائِمٌ، وَأَمَّا نَوْمُ خَلَقٍ: فَنَوْمَةُ الْقَايِلَةِ نِصفِ النَّهَارِ، وَأَمَّا نَوْمَةُ حُمْقٍ: نَوْمَةٌ حِينَ تَحْضُرُ الصَّلَاةُ" نیند تین طرح کی ہیں: ایک جہالت اور نادانی کی نیند، دوسری فطری نیند اور تیسری حماقت اور بے وقوفی کی نیند۔ جہالت کی نیند یہ ہے کہ چاشت کے وقت میں جبکہ لوگ اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے میں لگے ہوتے ہیں اُس وقت سوئے پڑے رہنا، فطری نیند یہ ہے کہ دن کے درمیان میں قیلولہ (آرام) کیا جائے اور حماقت اور بے وقوفی کی نیند یہ ہے کہ نماز کے وقت میں سویا جائے۔(شعب الایمان:4409)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو صبح تک سوتا رہا اور نماز کیلئے بھی نہ اُٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ" شیطان نے اُس کے کان میں پیشاب کر دیا۔(بخاری:1144)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث (جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گناہ گار لوگوں کو عذاب میں مبتلا دیکھا تھا اور اُس کے عذاب کے اَسباب بھی آپ کو بتائے گئے تھے، اُس) میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالحَجَرِ،فَإِنَّهُ يَأْخُذُ القُرْآنَ، فَيَرْفِضُهُ،وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ المَكْتُوبَةِ“

جس شخص کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا وہ وہ شخص ہے جو قرآن یاد کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز سے غافل ہو کر سو جاتا ہے۔(بخاری:1143)

ما قبل وہ احادیث گزر چکی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے، اور ایسے شخص کو بد دعاء دی ہے کہ اُسے نیند کا سکون نصیب نہ ہو جو عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے کی وجہ سے عشاء کو ضائع کردے۔ محدثین نے صراحت کی ہے کہ اِس سے مراد صرف عشاء کی نماز نہیں بلکہ ہر وہ نماز مراد ہے جسے سوتے رہنے کی وجہ سے اِنسان ضائع کردے۔(مرعاۃ المفاتیح:2/294)

(5) بہت زیادہ سونے سے بچنا چاہیئے۔

ایک نارمل آدمی کیلئے دن میں سات سے آٹھ گھنٹے کی نیند کافی ہے ،اِس لئے جسمانی تقاضے کے پورا ہو جانے کے بعد بھی پڑے سوتے رہنا کوئی اچھی عادت نہیں، اِس میں وقت کا ضیاع اور دینی اور دنیاوی طور پر نقصان ہے۔اور یہ بھی بے وقت سونے کے زمرے میں داخل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:”يَا بُنَيَّ لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ كَثْرَةَ

النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اے میرے بیٹے! رات کو بہت زیادہ مت سویا کرو اِس لئے کہ رات کو بہت زیادہ سونا اِنسان کو قیامت کے دن فقیر بنادے گا۔(سنن ابن ماجہ:1332)

(7)۔۔۔ساتواں کام: کسی گھر میں اکیلے نہ سونا:

بہتر ہے کہ کسی گھر یا کسی مقام پر اکیلے سونے سے گریز کیا جائے، چنانچہ احادیث میں اِس کی راہنمائی کی گئی ہے، حضرت عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنہُما فرماتے ہیں:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَحْدَةِ، أَنْ يَبِيتَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ أَوْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ" نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس بات سے منع فرمایاہے کہ کوئی شخص اکیلے گھر میں رات گزارے یا اکیلے سفر کرے۔(مسند احمد:5650)

فائدہ: اکیلے سونے کی مُمانعت اِس لئے کی گئی ہے کہ بعض اوقات سوتے ہوئے اِنسان کسی خواب وغیرہ کی وجہ سے ڈر جاتا ہے، یا کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے، یا کوئی بیماری وغیرہ کا سامنا ہوتا ہے، یا کسی چور اور دشمن وغیرہ کی صورت میں ناگوار صورتِ حال پیش آجاتی ہے، اِن تمام صورتوں میں اگر کچھ افراد ہوں تو وہ ایک دوسرے کے کام آسکتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہیں، ظاہر ہے کہ تنہا ہونے کی صورت میں یہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا، علاوہ اَزیں تنہاء ہونے کی صورت میں وحشت اور شیطانی خیالات مسلّط ہونے کا امکان پایا جاتا ہے۔

(8)۔۔۔آٹھواں کام: ہاتھوں میں کھانے وغیرہ کی چکنائی کو دھولینا:

آٹھواں کام یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کو دھو کر صاف کرلینا چاہیئے اور بغیر ہاتھ دھوئے سوجانے سے اجتناب کرنا چاہیئے، کیونکہ ہاتھوں میں اگر کھانے کی چکنائی اور اُس کی بُو وغیرہ موجود ہو تو سوتے ہوئے کسی کیڑے یا چوہے وغیرہ کے کاٹنے کا اِمکان ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ“

جو شخص (ہاتھ دھوئے بغیر) اِس حالت میں رات گزارے کہ اُس کے ہاتھ میں چکنائی وغیرہ لگی ہوئی ہو اور پھر اُسے کوئی مُوذِی چیز لگ جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے (کیونکہ ہاتھ دھوئے بغیر سونے میں اُسی کا قصور تھا)۔(ترمذی:1860)

(9)۔۔۔نواں کام: کسی روشنی وغیرہ کا انتظام رکھنا:

سوتے ہوئے کسی روشنی کا انتظام بھی ہونا چاہیئے تاکہ رات کو اگر کسی چیز کی حاجت ہو تو نظر آسکے اور اندھیرے میں ٹھوکر وغیرہ لگنے کی تکلیف کا سامنا نہ ہو، اِسی طرح اگر کوئی مُوذی اور تکلیف دہ چیز آجائے تو اُسے بروقت دیکھا اور اُس سے بچا جاسکے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْلِسُ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ إِلَّا أَنْ يُسْرَجَ فِيهِ سِرَاجٌ“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی تاریک گھر میں نہیں بیٹھا کرتے تھے یہاں تک کہ اُس میں چراغ روشن کردیا جائے۔(مجمع الزوائد:12929)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْعُدُ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ حَتَّى يُضَاءَ لَهُ بِالسِّرَاجِ“

نبی کریم ﷺ کسی تاریک گھر میں نہیں بیٹھا کرتے تھے یہاں تک کہ اُس میں چراغ روشن کردیا جائے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد:1/ 295)

فائدہ: واضح رہے کہ احادیث میں سوتے ہوئے جو چراغ گل کرنے کا حکم ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اُسے اِس حالت میں جلتا ہوا نہیں چھوڑدینا چاہیئے کہ آگ لگ جانے کا اندیشہ ہو، یہ مطلب نہیں ہے کہ بالکل ہی کسی صورت میں چراغ جلاکر سونا درست نہیں، کیونکہ پھر تو اتنا اندھیرا ہوجائے گا کہ پریشانی ہوجائے گی۔

محدثین نے ذکر کیا ہے کہ وہ قندیلیں جو روشنی کیلئے لٹکی ہوئی ہوتی ہیں اور اُن میں یہ احتمال نہیں ہوتا کہ کوئی چوہاوغیرہ اُس کی بتی کھینچ کرلے جائے گا جس سے آگ لگ جائے گی ایسی قندیلیں روشن کرکے سونا درست ہے کیونکہ اگر اُنہیں بھی بجھادیا جائے تو بالکل گھپ اندھیرا ہوجائے گا جس سے پریشانی ہوتی ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/ 2759)

اور اب جو بلب وغیرہ روشن کیے جاتے ہیں اُن میں آگ لگنے کا اَندیشہ بھی نہیں ہے لہٰذا اُنہیں روشنی کیلئے جلاکر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں، تاہم اِسراف نہیں ہونا چاہیئے، بقدرِ ضرورت روشنی کے اِنتظام کیلئے بلب وغیرہ جلانے چاہئیں۔

تیسرا عمل: مسنون ہیئت میں لیٹنا

ایک مسلمان کو چاہیئے کہ سنّت کے مطابق لیٹنے کا اہتمام کرے یعنی اپنے لیٹنے کی وہ ہیئت اختیار کرے جو اللہ کے نبی ﷺ نے اختیار کی ہے اور جسے آپ ﷺ نے پسند کیا ہے کیونکہ اِس طرح اُس کا سونا بھی عبادت بن جائے گا۔

لیٹنے کا مسنون طریقہ:

سنّت کے مطابق لیٹنے میں تین چیزیں داخل ہیں: (1) دائیں کروٹ پر لیٹنا۔ (2) ہیئتِ قبر کے ساتھ لیٹنا۔ (3) دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھنا۔

یعنی دائیں کروٹ پر اِس طرح لیٹنا کہ سامنے قبلہ آجائے اور دایاں ہاتھ دائیں رُخسار کے نیچے رکھا ہو۔ اِن تینوں کاموں سے متعلّق احادیث طیّبہ ملاحظہ فرمائیے:

(1) دائیں کروٹ پر لیٹنا:

حدیث میں ہے: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ" نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دائیں پہلو پر سوتے۔ (بخاری:6315)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ" جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز جیسا وضو کرو اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو۔ (بخاری:247)

(2) ہیئتِ قبر کے ساتھ لیٹنا:

حدیث میں ہے: "كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ" نبی کریم ﷺ کا بستر اِس طرح ہوتا جیسے کوئی اِنسان اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے (یعنی آپ ﷺ کا چہرہ انور قبلہ رُخ) اور مسجد آپ کے سر کے پاس ہوتی۔ (ابوداؤد:5044)

(3)۔۔۔دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا:

حدیث میں ہے: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ" نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گال کے نیچے رکھتے۔(مسند احمد:26461)

لیٹنے کی ممنوع حالتیں:

(1)۔۔۔اُلٹا لیٹنا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور اِرشاد فرمایا: "يَا جُنَيْدِبُ، إِنَّمَا هَذِهِ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ" اے جُنیدب!(اِس طرح مت لیٹو) یہ اہلِ نار(یعنی جہنمیوں) کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔(ابن ماجہ:3724)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اُلٹا لیٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اُسے پاؤں سے حرکت دی اور اِرشاد فرمایا: "قُمْ وَاقْعُدْ، فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ" اُٹھو اور کھڑے ہو جاؤ، اِس لئے کہ یہ جہنمیوں کے سونے کا طریقہ ہے۔(ابن ماجہ:3725)

فائدہ: جہنمیوں کے لیٹنے کا مطلب یا تو یہ ہے کہ یہ دنیا میں کافروں اور فاسقوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے، اللہ کے نیک اور صالح بندے اِس طرح نہیں لیٹتے۔ یا اِس کا مطلب یہ ہے کہ جہنمی جہنم میں اِس حالت میں پڑے ہوں گے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2985)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اُلٹا لیٹا ہوا دیکھا تو فرمایا: ”إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ“ بیشک یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔(ترمذی:2768)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کسی اُلٹا لیٹنے والے شخص کو تنبیہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”مَا لَكَ وَلِهٰذَا النَّوْمِ هٰذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ-أَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ“ اِس طریقے سے کیوں لیٹتے ہو، یہ سونے کا ایسا طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔(ابن ماجہ:3723)

حضرت عمرو بن شرید رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو چہرے کے بل (الٹا لیٹے) دیکھتے اِس طرح کہ اُس کے کولہے پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہوتا تو اُسے اپنے پاؤں سے اُٹھاتے اور یہ فرماتے: ”هِيَ أَبْغَضُ الرِّقْدَةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ“ یہ اللہ کے نزدیک سونے کا ناپسندیدہ طریقہ ہے۔(مسند احمد:19458)

فائدہ: اِس طریقے کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ اور سینہ جو کہ اِنسان کے معزز اعضاء ہیں اِن کو سجدہ کے علاوہ کسی اور حالت میں زمین پر رکھنا پسندیدہ نہیں، اِسی طرح یہ لیٹنا ”ہم جنس پرست“ لوگوں کا طریقہ ہے اور اُن کے ساتھ مُشابہت اختیار کرنا پسندیدہ عمل نہیں۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2980)

(2)—بے پردگی کے ساتھ لیٹنا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى“

ہرگز تم میں سے کوئی سیدھا لیٹ کر (گھٹنے اُٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں) اپنے ایک پاؤں کو دوسرے کے اوپر اُٹھا کر نہ رکھے۔(مسلم:2099)

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"لَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ" جب تم سیدھے لیٹو تو اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر مت رکھو۔(مسلم:2099)

فائدہ: اِس طرح لیٹنے کی دو صورتیں ہیں، ایک ممنوع اور دوسری جائز ہے۔

جائز صورت یہ ہے دونوں پاؤں سیدھے پھیلے ہوئے ہوں اور اِسی حالت میں ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ دیا جائے، اِس صورت میں ظاہر ہے کہ بے پردگی کا احتمال نہیں، اِس لئے کہ اِس صورت میں پاؤں اُٹھے ہوئے نہیں ہوتے۔

اور ممنوع صورت یہ ہے کہ ایک پاؤں اُٹھا کر اُس کے گھٹنے اور پنڈلی کھڑی کردی جائے اور دوسرا پاؤں اُٹھا کر اُس کے اوپر رکھ دیا جائے، اِس صورت میں نیچے کی جانب سے بے پردگی کا منظر ہوتا ہے، اِس لئے حدیث میں اِس سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن اِس دوسری صورت میں بھی اگر کوئی کپڑا وغیرہ نیچے تک پھیلا دیا جائے اور بے پردگی کا اِمکان نہ رہے تو مُمانعت نہ ہوگی۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2977)

(3)۔۔۔عورت کیلئے سیدھا لیٹنا:

سیدھا لیٹنا اپنی ذات کے اعتبار سے جائز ہے، اِس میں کوئی قباحت نہیں، البتہ عورت کو اگر کہیں ایسی جگہ لیٹنا پڑے جہاں دوسروں کی نگاہ پڑنے کا اِمکان ہو تو سیدھا لیٹنے سے گریز کرنا چاہیئے اِس لئے کہ اِس میں نسوانی حسن کے واضح ہونے کی وجہ سے بے پردگی

کا پہلو پایا جاتا ہے، اِس لئے عورتوں کو اِس سے اِجتناب کرنا چاہیئے اور کروٹ پر لیٹنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

حضرت محمّد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى بَطْنِهِ، وَالْمَرْأَةِ عَلَى قَفَاهَا“ مَرد کیلئے پیٹ کے بل لیٹنا اور عورت کیلئے سیدھا لیٹنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔(جامع مَعمر بن راشد: 19803)(شعب الایمان:4396)

﴿چوتھا عمل: تسبیحاتِ فاطمی پڑھنا﴾

سوتے ہوئے ایک اہم عمل جس کی نبی کریم ﷺ نے بہت تاکید اور تلقین فرمائی ہے وہ یہ کہ ”تسبیحاتِ فاطمی“ کا اہتمام کیا جائے۔ یہ وہ مبارک اور قیمتی عمل ہے جسے آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُس وقت عنایت فرمایا تھا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اپنے گھر کے کاموں کیلئے کسی خادم کا مطالبہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے اُنہیں اِس کا بہترین متبادل اور بہترین نعم البدل عطاء کیا جسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی جانب منسوب کرتے ہوئے ”تسبیحاتِ فاطمی“ کہا جاتا ہے۔

اور اِس کا طریقہ یہ ہے کہ 33 مرتبہ ”سُبْحَانَ اللهِ“، 33 مرتبہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“، اور 34 مرتبہ ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھا جائے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ اُنہیں پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ (گھر کے کاموں اور) چکی پیسنے کی وجہ سے جو ہاتھوں میں چھالے پڑگئے تھے وہ دکھاکر غلام طلب کریں، نبی کریم ﷺ گھر پر موجود نہیں تھے، اُنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو

اپنا مدعا سنایا اور گھر چلی آئیں، آپ ﷺ جب تشریف لائے اور آپ کو بیٹی کے آنے کا پتہ چلا تو آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور اُن سے فرمایا:

"أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا-أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا-فَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ" کیا میں تمہیں اُس سے زیادہ بہتر چیز نہ بتادوں جو تم نے سوال کیا ہے؟ اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ "سُبْحَانَ اللہ"، 33 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ"، اور 34 مرتبہ "اَللہُ اَکْبَر" پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہے۔(بخاری:5361)

تسبیحاتِ فاطمی پڑھنے کے فضائل:

احادیثِ طیّبہ میں تسبیحاتِ فاطمی کو نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے اور سوتے ہوئے بھی اور دونوں کے فضائل بھی ذکر کیے گئے ہیں، اِس لئے اس کے فضائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(1) نمازوں کے بعد پڑھنے کے فضائل۔ (2) سوتے ہوئے پڑھنے کے فضائل۔

نمازوں کے بعد پڑھنے کے فضائل:

نمازوں کے بعد تسبیحاتِ فاطمی پڑھنے کے فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

(1)__تسبیحاتِ فاطمی کے ذریعہ تمام لوگوں پر سبقت:

ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس فقراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے اور عرض کیا:

”ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ“مالدار لوگ تو بڑے بڑے درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کو حاصل کرنے کرنے میں آگے بڑھ گئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے کہا: ”يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ“ وہ بھی ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں، جبکہ ہم اِس پر قادر نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ“ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلادوں جس پر عمل کرکے تم سبقت کرنے (آگے بڑھنے) والوں کو پالو اور بعد میں آنے والوں سے بھی آگے بڑھے رہو اور کوئی شخص تم سے افضل نہ رہے، سوائے اُس کے جو تمہاری طرح کا عمل کرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یارسول اللہ! ضرور بتادیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تُسَبِّحُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، وَتَحْمَدُونَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً“ ہر نماز کے بعد ”سُبْحَانَ اللهِ“، ”اَلْحَمْدُلِلّٰهِ“، ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ 33، 33 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ (مسلم:595)

(2)۔۔۔بکثرت گناہوں کی مغفرت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتْلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ“

جو شخص ہر نماز کے بعد ”سُبْحَانَ اللّٰه“ 33 دفعہ، ”اَلْحَمْدُ لِلّٰه“ 33 دفعہ، ”اَللّٰهُ اَكْبَر“ 33 مرتبہ اور 100 کی تعداد کو مکمل کرتے ہوئے ایک دفعہ ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھے تو اُس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(مسلم:597)

(3)— تسبیحاتِ فاطمی کا اہتمام کرنے والا نامراد نہیں ہوتا:

حضرت کعب بن عُجرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ-أَوْ فَاعِلُهُنَّ-ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً،وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ“

چند پیچھے آنے والے (یعنی نماز کے بعد پڑھے جانے والے) کلمات ایسے ہیں جن کو پڑھنے والا کبھی نامراد اور نقصان کا شکار نہیں ہوتا، اور وہ کلمات یہ ہیں: ہر نماز کے بعد ”سُبْحَانَ اللّٰه“ 33 دفعہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰه“ 33 دفعہ اور ”اَللّٰهُ اَكْبَر“ 34 مرتبہ۔(مسلم:596)

(4)۔۔۔غلام اور خادم سے زیادہ بہتر ہونا:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی مشقت ذکر کر کے خادم کو طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ، لَكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ: تُكَبِّرْنَ اللَّهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

شہداءِ بدر کے یتیم بچے تم پر سبقت کر گئے، لیکن میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بھی زیادہ بہتر ہے۔اور وہ یہ کہ ہر نماز کے بعد "سُبْحَانَ اللهِ"، "اَلْحَمْدُلِلهِ"، "اَللهُ اَكْبَر" 33،33 مرتبہ پڑھ لیا کرو اور ایک دفعہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ لیا کرو۔(ابوداؤد:2987)

(5)۔۔۔فرائض کے بعد تسبیحاتِ فاطمی کے اہتمام سے جنّت میں داخلہ:

سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمی کا اہتمام کرنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت میں داخلہ کی بشارت دی ہے، چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے:

"خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ: يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ اللهَ عِنْدَ مَنَامِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا

وَثَلَاثِینَ" دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو جو مسلمان بھی اختیار کرے گا وہ جنّت میں داخل ہوگا:ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد10مرتبہ"سُبْحَانَ اللّٰہ"10 مرتبہ "اَلْحَمْدُلِلّٰہ"اور 10مرتبہ"اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھے،اور دوسری خصلت یہ ہے کہ سوتے ہوئے 33 مرتبہ"سُبْحَانَ اللّٰہ"33مرتبہ"اَلْحَمْدُلِلّٰہ"اور 34 مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھے۔(ترمذی:410)

سوتے ہوئے تسبیحاتِ فاطمی پڑھنے کے فضائل:

سونے سے پہلے تسبیحات فاطمی پڑھنے کے فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

(1)۔۔۔دن بھر کی تھکاوٹ دور ہوجاتی ہے:

نبی کریم ﷺ نے سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمی کے پڑھنے کی جو تلقین فرمائی ہے وہ درحقیقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے خادم کے مطالبہ کے جواب میں فرمائی ہے اور اِس عمل کو خادم سے بہتر قرار دیا ہے،اِس سے معلوم ہوا کہ یہ مبارک عمل غلام،نوکر اور خادم وغیرہ کا بہترین بدل ہیں اِسی لئے اِس عمل کی تاثیر یہ ہے کہ دن بھر کی تھکاوٹ اور تھکن سے چور ہونے کے بعد اگر رات کو بستر پر جاتے ہوئے اِس مختصر لیکن انتہائی قیمتی عمل کو کرلیا جائے تو تمام تھکاوٹ اور تھکن دور ہوجاتی ہے،اور اللہ تعالیٰ سکون کی نیند عطاء فرماتے ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح:4/1658)

(2)۔۔۔جنّت میں داخل نصیب ہوتا ہے:

سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمی کا اہتمام کرنے والے کو نبی کریم ﷺ نے جنّت میں داخلہ کی بشارت دی ہے،چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے،آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور وہ دونوں بہت آسان اور سہل ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں: ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد "سُبْحَانَ اللهِ"، "اَلْحَمْدُلِلّٰه" اور "اَللّٰهُ اَكْبَر" 10، 10 مرتبہ پڑھے، یہ پڑھنے میں تو 150 ہوئے لیکن نامہ اعمال کے ترازو میں 1500 ہوں گے (کیونکہ ایک دس کے برابر ہوتا ہے)۔

دوسرا یہ کہ سوتے ہوئے "سُبْحَانَ اللهِ"، "اَلْحَمْدُلِلّٰه" 33، 33 مرتبہ اور "اَللّٰهُ اَكْبَر" 34 دفعہ پڑھے، یہ پڑھنے میں 100 مرتبہ ہوئے اور ثواب کے اعتبار سے 1000 ہوئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ اِن پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے وقت شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ضرورت ہے، فلاں کام ہے (جس سے وہ بھول جاتا ہے) اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے تو وہ اِدھر اُدھر کی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جس کی وجہ سے اُس وقت بھی پڑھنا رہ جاتا ہے۔(ترمذی:3410)

(3)—تسبیحاتِ فاطمی خادم سے زیادہ بہتر ہے:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے سامنے اپنی مشقت ذکر کر کے خادم کو طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بھی بہتر چیز نہ بتلادوں؟ ہر نماز کے بعد "سُبْحَانَ اللهِ"، "اَلْحَمْدُلِلّٰه"، "اَللّٰهُ اَكْبَر" 33، 33 مرتبہ پڑھ لیا کرو اور ایک دفعہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھ لیا کرو، یہ خادم سے بہتر ہے۔(ابوداؤد:2987)

﴿پانچواں عمل: معوّذات پڑھ کر دَم کرنا﴾

معوّذات سے مراد تین سورتیں ہیں:

(1)سورۃ الاِخلاص۔ (2)سورۃ الفلق۔ (3)سورۃ النّاس۔

اِن تینوں سورتوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ یہ ہر طرح کے جنّات وشیاطین، سحر جادواور تعویذ گنڈوں وغیرہ سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہیں، اِن کا پڑھنے والا کبھی کسی نقصان کا شکار نہیں ہوتا، اور اگر پہلے سے مبتلاء ہو تو اللہ تعالیٰ عافیت عطاء کردیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر یہودیوں نے جادو کیا اور اس کا کچھ اثر آپ پر ظاہر بھی ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ تینوں سورتیں نازل کرکے آپ ﷺ کو اِنہیں پڑھنے کی تلقین فرمائی، چنانچہ اِدھر آپ ﷺ نے اِن سورتوں کی تلاوت فرمائی اور اُدھر آپ ﷺ کے اوپر ہونے والا جادو سب ختم ہوکر رہ گیا۔

اِن سورتوں کی اہمیت کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ ہر رات بستر پر تشریف لے جاتے ہوئے پابندی سے اِن سورتوں کی تلاوت فرماتے اور تین تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں میں دَم کرکے اپنے پورے جسم میں جہاں جہاں ہاتھ پہنچ سکتا ہے، ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ" نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر

تشریف لے جاتے تو معوّذات پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے پورے جسم پر پھیر لیا کرتے تھے۔(بخاری:6319)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک اور روایت میں ہے، وہ فرماتی ہیں:

”كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ“

رسول اللہ ﷺ ہر رات کو جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرماتے پھر سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر انہیں جہاں تک ممکن ہو تا بدن پر پھیرتے، پھیرنے کی ابتداء سر اور چہرے اور بدن کے اگلے حصے سے کرتے یہ عمل تین دفعہ کرتے۔(بخاری:5017)

حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم بارش اور شدید تاریکی والی شب میں نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنے کیلئے نکلے تا کہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں، تو میں نے آپ ﷺ کو ایک جگہ پایا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہو، میں نے کچھ نہ کہا، پھر آپ نے اِرشاد فرمایا: کہو، میں کچھ نہ کہہ سکا، پھر تیسری مرتبہ مَیں نے دریافت کیا میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”قُلْ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“ صبح شام تین تین مرتبہ قُل ھو اللہ اور معوّذ تین پڑھ لیا کرو یہ (تینوں سورتیں) تمہارے لئے ہر طرح کے شرور سے حفاظت کیلئے کافی ہیں۔(ترمذی:3575)

حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی معیّت میں ہم چل رہے تھے کہ اچانک مقامِ جُحفہ اور مَقامِ اَبواء کے درمیان ہمیں شدید تاریکی اور ہواؤں کا سامنا ہوا ، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“اور”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ رہے تھے اور یہ فرمارہے تھے:
”يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا“ اے عُقبہ !اِن دونوں سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگواِس لئے کہ کوئی پناہ مانگنے والا اِن دونوں سورتوں جیسی کسی اور چیز کے ذریعہ اللہ کی پناہ نہیں مانگ سکتا۔(ابوداؤد:1463)

حضرت عُقبہ بن عامر جہنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں مَیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیچھے چل رہا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سوار تھے، میں نے قریب جاکر اپنا ہاتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک قدموں پر رکھا اور عرض کیا: ”أَقْرِئْنِي مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ“ مجھے سورۂ یوسف سکھلا دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:”لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“تم ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں پڑھ سکتے جو اللہ کے نزدیک ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ سے زیادہ جامع اور بلیغ ہو۔(مسند احمد:17343)

حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے یہ اِرشاد فرمایا:”صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ“جو تم سے رشتہ قطع کرے تم اُس سے صلہ رحمی کرو،جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطاء کرو،جو تم پر ظلم کرو تم اُس سے درگزر کرو۔

پھر ایک اور دفعہ میں آپ ﷺ سے ملا تو آپ نے یہ نصیحت فرمائی: "يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، أَمْلِكْ لِسَانَكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ" اے عُقبہ! اپنی زبان قابو میں رکھو، اپنی خطاء پر رویا کرو اور تمہارا گھر تم پر وسیع ہونا چاہیئے۔

پھر ایک دفعہ میں آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی سورتیں نہ سکھادوں جن کے مثل نہ توراۃ، زبور اور اِنجیل میں کچھ ہے اور نہ خود قرآن کریم میں اِن جیسی کوئی سورت ہے، لہٰذا اِن سورتوں کو ہر رات ضرور پڑھا کرو، اور وہ سورتیں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ"، "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہیں۔(مسند احمد:17452)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَنَامَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز نہ سوئے جب تک قرآن کریم کا ایک تہائی حصہ نہ پڑھ لے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَطِيعُ أَحَدُنَا أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" یارسول اللہ! ہم میں سے ثلث قرآن پڑھنے کی استطاعت کوئی کیسے رکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "أَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" کیا کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ لے۔(مستدرکِ حاکم:2082)

حضرت عقبہ بن عامر جُہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

”قَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ“

مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں جن کے مثل کچھ نہیں دیکھا گیا اور وہ سورہ فلق اور سورہ ناس کی مکمل آیات ہیں۔(ترمذی:2902)

﴿چھٹا عمل: سونے سے پہلے مسواک کرنا﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كَانَ يَسْتَاكُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِذَا خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، اور جب رات کو اُٹھتے اور جب صبح کی نماز کیلئے گھر سے نکلتے تو مسواک کیا کرتے تھے۔(ابن ابی شیبہ:1788)

طبی اعتبار سے بھی رات کو سونے سے پہلے دانتوں کی صفائی کا اہتمام کرنا نہایت ضروری ہے، اِس کی وجہ سے اِنسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿ساتواں عمل: سونے سے پہلے سرمہ لگانا﴾

سونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم معمول سرمہ لگانا بھی تھا، اور اِس کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی بھی تھی، جس کے ذریعہ آپ اپنی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگایا کرتے تھے اور اپنی اُمّت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس عمل کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ، وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ“ نبی کریم ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات دونوں آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے۔(ترمذی:1757)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”كَانَ يَكْتَحِلُ بِالْإِثْمِدِ كُلَّ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، وَكَانَ يَكْتَحِلُ فِي كُلِّ عَيْنٍ ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ“ نبی کریم ﷺ ہر رات سونے سے پہلے ”اِثمِد“ سرمہ لگایا کرتے تھے، آپ ﷺ ہر آنکھ میں تین سلائی لگاتے تھے۔(مسند احمد:3320)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ“ سوتے ہوئے ”اِثمِد“ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ نگاہوں کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اُگاتا ہے۔(ابن ماجہ:3496)

سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ:

نبی کریم ﷺ سے سرمہ لگانے کے مختلف طریقے ثابت ہیں، اور اُن سب کا مدار اِس پر ہے کہ طاق عدد میں سرمہ لگایا جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے قولاً اور عملاً اِس بات کی تعلیم دی ہے کہ اس کے لگانے میں طاق عدد کا لحاظ رکھنا چاہیئے، روایات ملاحظہ کیجئے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا اكْتَحَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْتَحِلْ وِتْرًا“ جب تم میں سے کوئی سرمہ لگائے تو اُسے چاہیئے کہ طاق عدد میں لگائے۔(مسند احمد:8611)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْتَحِلُ وِتْرًا“ نبی کریم ﷺ طاق عدد میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔(مسند البزار:6475)

باقی رہا یہ کہ آپ ﷺ سرمہ لگانے میں طاق عدد کا لحاظ کیسے رکھا کرتے تھے اِس کے بارے میں احادیثِ طیّبہ میں مختلف طریقے منقول ہیں:

(1)—دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی۔

(2)—دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائی۔

(3)—دونوں آنکھوں میں دو دو سلائی اور پھر ایک سلائی دونوں آنکھوں میں۔

اِن تینوں طریقوں کے بارے میں روایات مندرجہ ذیل ہیں:

(1)—دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں:

”كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ، وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ“ نبی کریم ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات دونوں آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے۔(ترمذی:1757)

اِس طریقے سے دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ یعنی طاق عدد میں سلائی لگنے کی رعایت ہو جاتی ہے۔ اکثر روایات میں یہی طریقہ منقول ہے۔

(2)—دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائی:

حضرت عمران بن ابی انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْتَحِلُ بِالْإِثْمِدِ، وَيَكْحُلُ الْيُمْنَى ثَلَاثَةَ مَرَاوِدَ وَالْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ" نبی کریم ﷺ "اِثمِد" سرمہ لگاتے تھے، دائیں آنکھ میں تین سلائی اور بائیں آنکھ میں دو سلائی لگاتے تھے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:23487)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"كَانَ إِذَا اكْتَحَلَ يَجْعَلُ فِي الْعَيْنِ الْيُمْنَى ثَلَاثَةَ مَرَاوِدَ وَفِي الْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ يَجْعَلُهُ وِتْرًا" نبی کریم ﷺ جب سرمہ لگاتے تو دائیں آنکھ میں تین سلائی اور بائیں آنکھ میں دو سلائی لگاکر اس کو (مجموعی طور پر) طاق بنایا کرتے تھے۔(شعب الایمان:6011)

فائدہ: دائیں آنکھ میں ایک سلائی زیادہ لگانے کی وجہ یہ ہے کہ دائیں آنکھ کی بائیں کے مقابلے میں فوقیت ظاہر ہو، نیز اِس طرح دونوں آنکھوں کی سلائی کی مجموعی تعداد پانچ بن جاتی ہیں جو طاق عدد ہے، اور آپ ﷺ طاق عدد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

(3)—دونوں آنکھوں میں دو دو سلائی اور ایک سلائی دونوں آنکھوں میں:

یعنی پہلے دونوں آنکھوں میں دو دو سلائی لگائی جائے اور پھر ایک سلائی لے کر اُسی سے دونوں آنکھوں میں لگایا جائے۔ اِس کی وجہ بھی بظاہر یہی ہے کہ دونوں آنکھوں کی سلائی کی مجموعی تعداد کو طاق رکھنے کیلئے نبی کریم ﷺ یہ کیا کرتے تھے۔

حضرت محمّد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے سرمہ لگانے کا طریقہ دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا:"كَانَ يَكْتَحِلُ فِي الْيَمِينِ ثِنْتَيْنِ، وَفِي الْيُسْرَى ثِنْتَيْنِ وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا" نبی کریم ﷺ دائیں

اور بائیں دونوں آنکھوں میں دو دو سلائی لگاتے اور پھر ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگالیا کرتے تھے۔(شعب الایمان:6009)

﴿آٹھواں عمل: قرآن پاک کی تلاوت کرنا﴾

سونے سے پہلے ایک اہم کرنے کا کام یہ ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی حصہ جو بآسانی پڑھا جاسکے، پڑھ لینا چاہیئے،اِس عمل کی برکت سے ساری رات مُوذی اور تکلیف دہ چیزوں اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔

حضرت شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ“جو شخص بھی بستر پر جاتے ہوئے قرآن کریم کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس پر ایک فرشتے کو(نگہبان بناکر) بھیج دیتے ہیں جو ہر مُوذی چیز سے اُس کی حفاظت کرتا ہے(پس کوئی موذی چیز اُس کے قریب بھی نہیں آتی)چاہے وہ جب بھی اُٹھے۔(مسند احمد:17132)(ترمذی:3407)

کون کون سی سورتیں اور آیات پڑھی جائیں:

احادیث طیّبہ میں سونے سے پہلے جو آیات اور سورتیں پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1)سورۃ الفاتحہ۔	(2)آیۃ الکرسی۔	(3)سورۃ الملک۔
(4)سورہ الٓم سجدہ۔	(5)سورۂ واقعہ۔	(6)سورۂ حشر۔
(7)حشر کی آخری آیات۔	(8)سورۃ الکافرون۔	(9)سورۃ التکاثر۔

(10)سورۃ الزّمر۔ (11)سورۂ بنی اِسرائیل۔ (12)مسبّحات۔

(13)بقرہ کی آخری آیات۔ (14)بقرہ کی دس آیات۔ (15)سورہ یٰسٓ۔

(16)سورۂ دخان۔ (17)سورۃ الاِخلاص۔ (18)سورۂ کہف۔

(19)سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع۔

سورۂ فاتحہ:

سات آیتوں پر مشتمل یہ چھوٹی سی سورت جسے پورے قرآن کریم کا خلاصہ قرار دیا ہے، اِسی لئے اِس کو ”اُمّ القرآن“ کہا جاتا ہے۔اِس سورت کے جہاں دیگر فضائل ذکر کیے گئے ہیں وہاں اِس کی ایک فضیلت یہ بھی مذکور ہے کہ رات کو یہ سورت پڑھ کر سونے والا ہر طرح کے شُرور سے محفوظ و مأمون رہتا ہے۔

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ“

جب تم اپنے بستر پر لیٹ کر سورہ فاتحہ اور سورہ اِخلاص پڑھ لو تو تم موت کے سوا ہر چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے۔(مسند البزار:7393)

حضرت شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهٗ فَلْيَقْرَأْ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يُوَكِّلُ بِهٖ مَلَكاً يَهُبُّ مَعَهٗ إِذَا هَبَّ“

جب تم میں سے کوئی بستر پر جائے تو اُسے چاہیئے کہ سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لے، پس اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے جو اُس کے ساتھ اُٹھتا ہے جب بھی وہ اُٹھے۔(أخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ:22/413)

آیۃ الکرسی:

آیۃ الکرسی قرآن کریم کی وہ مبارک آیت ہے جو اپنے مختصر ہونے کے باوجود قرآن کریم کی سب سے زیادہ عظمت اور شان والی آیت ہے۔(مسلم:810)

احادیثِ طیّبہ میں اِس عظیم آیت کو پڑھتے رہنے کی تاکید ملتی ہے اور صبح شام، فرض نمازوں کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے اِس آیت کو بطورِ خاص پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے اور اِسے ہر طرح کے شرور و فتن سے محفوظ رہنے کا ایک بہترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے، اِس لئے اِس عظیم اور قیمتی عمل سے غافل نہیں ہونا چاہیئے اور خوب اہتمام اور توجّہ کے ساتھ پابندی سے خود بھی آیۃ الکرسی پڑھنا چاہیئے اور اپنے گھر کے دیگر افراد کو بھی اِس کی تلقین کرنی چاہیئے۔

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمَّنَهُ اللّٰهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَالدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ“

جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اُس کے جنّت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز حائل نہ ہوگی، اور جس نے یہ آیت اپنے بستر پر جاتے

ہوئے پڑھی اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے گھر کو اُس کے پڑوسی کے گھر کو اور اُس کے ارد گرد کے کئی گھروں کو مأمون کر دیتے ہیں۔ (شعب الایمان:2174)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا:

”إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ يَكِيْدُكَ، فَإِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ“ ایک عفریت جن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچانے کے درپے ہے لہٰذا جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے بستر پر تشریف لائیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔ (مکائد الشیطان:67)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک طاقچہ تھا جس میں کھجوریں رکھی ہوتی تھیں، کوئی جن آکر اُس میں سے کچھ اُٹھالیا کرتا تھا، میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس بات کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جاؤ جب اسے دیکھو تو یہ کہہ دینا:

”بِسْمِ اللهِ أَجِيْبِي رَسُولَ اللهِ ﷺ“ یعنی اللہ کے نام سے اللہ کے رسول کی بات مانو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (اسی طریقے پر عمل کیا تو) اُسے پکڑ لیا، جن نے قسم کھانی شروع کر دی اب وہ دوبارہ کبھی نہیں آئے گا، میں نے (اُس کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے) اسے چھوڑ دیا، پھر میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: ”مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ“ تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اب دوبارہ نہیں آئے گا (اِس لئے میں نے اُسے چھوڑ دیا) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ پھر آیا تو) میں نے اسے پھر پکڑ لیا، جن نے پھر قسم کھائی کہ میں اَب نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اسے پھر چھوڑ دیا، پھر میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو

آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھا کر کہا ہے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ“ وہ جھوٹا ہے پھر آئے گا، چنانچہ (ایسا ہی ہوا، وہ پھر آیا اور) میں نے اسے تیسری بار پھر پکڑ لیا اور اُس سے کہا کہ اَب تو میں تجھے نہیں چھوڑوں گا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا، اُس نے کہا: ”إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ اِقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ“ (تم مجھے چھوڑ دو تو میں اس کے بدلے میں) تمہیں آیۃ الکرسی کا عمل بتلاتا ہوں، تم اسے اپنے گھر میں پڑھ لیا کرو، شیطان وغیرہ تمہارے قریب بھی نہ آسکیں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے آپ ﷺ کے سامنے وہ بات عرض کردی جو اس نے کہی تھی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ“ اس نے سچ کہا ہے، اگرچہ وہ جھوٹا تھا۔ (ترمذی:2880)

بخاری شریف کی روایت میں اِسی طرح کا قصہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نقل کیا گیا ہے، اُس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیسری مرتبہ میں شیطان نے کہا: ”دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا“

مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دیں گے، میں نے کہا کہ وہ کیا کلمات ہیں؟ اُس نے کہا:

”إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ:{اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ الْقَيُّومُ}حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ“

جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، پس اس کی برکت سے صبح تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک حفاظت کرنے والا تمہارے اوپر مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا۔(بخاری:2311)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

”فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَمَانِ آيَاتٍ لِلْعَيْنِ لَا يَقْرَأُهَا عَبْدٌ فِي دَارٍ فَيُصِيْبُهُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ عَيْنُ اِنْسٍ أَوْ جِنٍّ:فَاتِحَةُ الْكِتَابِ سَبْعُ آيَاتٍ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ آيَةٌ“ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آٹھ آیتیں نظر (لگنے سے حفاظت) کیلئے ہیں، جو شخص بھی اِن آیات کو گھر میں پڑھ لے تو اُس گھر والوں کو اُس دن کسی اِنسان یا جن کی نظر نہیں لگے گی، اور وہ آیات یہ ہیں: سورۃ الفاتحہ کی سات آیتیں اور آیۃ الکرسی کی ایک آیت۔(مسند الفردوس للدیلمی:4372)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةٌ سَيِّدُ آيِ الْقُرْآنِ، لَا يُقْرَأُ فِي بَيْتٍ وَفِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ“ سورہ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے، اور وہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو شیطان نکل جاتا ہے، وہ آیت ”آیۃ الکرسی“ ہے۔(مستدرکِ حاکم:2059)

سورۃ الملک:

سورۂ مُلک تیس آیتوں پر مشتمل قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت ہے، لیکن یہ وہ عظیم اور بابرکت سورت ہے جسے "مانعہ" اور "مُنجِیہ" کہا گیا ہے، یعنی یہ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچاتی ہے اور اُس کیلئے نجات کا ذریعہ بنتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بِتَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَبِتَبَارَكَ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ الم سجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔(ترمذی:3404)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَنْ قَرَأَ {تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ} كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" جو شخص ہر رات کو سورۃ الملک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے برکت سے عذابِ قبر سے بچائے گا۔

حدیث کے راوی کہتے ہیں: "وَكُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَمِّيهَا الْمَانِعَةَ، وَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةٌ مَنْ قَرَأَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ" ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اِس سورت (سورۃ الملک) کو "سورۃ المانعہ" یعنی بچانے والی سورت کہا کرتے تھے۔ اور یہ سورت کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت ہے کہ جس نے بھی اِس سورت کو ہر رات میں پڑھا اُس نے بہت زیادہ اور عُمدہ اجر کمایا۔(سنن کبریٰ نسائی:10479)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے لاعلمی میں اپنا خیمہ ایک قبر پر لگادیا تو قبر میں کسی شخص کی سورۂ ملک پڑھنے کی آواز آرہی تھی، یہاں تک کہ صاحبِ قبر نے مکمل سورت آخر تک پڑھ کر ختم کردی، وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ، تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ" سورۃ الملک مانعہ یعنی (عذاب کو) روکنے والی ہے، مُنجیہ یعنی نجات دینے والی ہے یہ آدمی کو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔(ترمذی:2890)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ سُورَةً مِّنَ القُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ المُلْكُ" تیس آیتوں پر مشتمل قرآن کریم کی ایک ایسی سورت ہے جس نے ایک شخص کی سفارش کی تو اس کی مغفرت فرمادی گئی اور وہ سورۃ الملک ہے۔(ترمذی:2891)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ: {تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ}" بیشک قرآن کریم میں تیس آیتوں پر مشتمل ایک ایسی سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے بارے میں اِستغفار کرے گی یہاں تک کہ اُس کی مغفرت کردی جائے گی اور وہ سورۃ الملک ہے۔(صحیح ابن حبان:787)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”وَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ يَعْنِي تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ“ میرا دل کرتا ہے کہ سورۃ الملک ہر مؤمن کے دل میں (محفوظ) ہو۔(مستدرکِ حاکم:2076)

سورۃ الم السجدۃ:

یہ سورت بھی سورۂ ملک کی طرح تیس آیات پر مشتمل ہے اور اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کرتی ہے، بلکہ حدیث کے مطابق جھگڑا کرکے اُسے نجات دلاتی ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِن دونوں سورتوں کو یعنی سورۂ ملک اور سورۂ الم سجدہ کو پڑھے بغیر سویا نہیں کرتے تھے۔اِس لئے ہر صاحبِ ایمان کو بھی اِتباعِ سنّت میں اِن دونوں سورتوں کو یاد کرنا چاہیئے اور پابندی سے رات کو پڑھ کر سونا چاہیئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بِتَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَبِتَبَارَكَ“ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سورہ الم سجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔(ترمذی:3404)

حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”الم تنزیل السجدہ“ یعنی سورۃ السجدہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی اور کہے گی: ”اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ، فَامْحُنِيْ عَنْهُ، وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ، فَيُشْفَعُ لَهُ،فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“ اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور اگر تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو پھر مجھے اس سے مٹادے

اور یہ پرندے کی طرح اپنے پر اس پر پھیلاتی ہے اور اس کیلئے سفارش کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ عذاب قبر سے اسے بچا لیتی ہے۔(سنن الدارمی:3453)

حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ ملک کے بارے میں بھی یہی فرمایا ہے اور خود بھی حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہی آتا ہے کہ وہ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک ان دونوں کو نہ پڑھ لیتے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

"مَنْ قَرَأَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كُتِبَ لَهُ سَبْعُونَ حَسَنَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا سَبْعُونَ سَيِّئَةً، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا سَبْعُونَ دَرَجَةً" جس نے سورہ الم سجدہ اور سورہ مُلک پڑھی اُس کیلئے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 70 گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور 70 درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔(سنن الدارمی:3452)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے:

"مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ خَلْفَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبْنَ لَهُ كأَربعِ رَكَعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ" جس نے عشاء کے بعد چار رکعت پڑھی، پہلی دو رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اِخلاص پڑھی اور دوسری دو رکعتوں میں سورہ تنزیل السجدہ اور سورہ ملک پڑھی تو یہ چار رکعتیں شبِ قدر کی چار رکعات کے برابر لکھ دی جاتی ہیں۔(طبرانی کبیر:12240)

سورۂ واقعہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا“ جس نے روزانہ رات کو سورۂ واقعہ پڑھی اُسے فقر و فاقہ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

راوی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اِس سورت کو روزانہ رات کو پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔(شعب الایمان:2269)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”سُورَةُ الْوَاقِعَة سُورَةُ الْغِنٰى فَاقْرَأُوهَا وَعَلِّمُوهَا أَوْلَادَكُمْ“

سورۂ واقعہ سورۂ غنیٰ(یعنی مالداری کی سورت) ہے، پس تم اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی یہ سورت سکھاؤ۔(الدر المنثور للسیوطی:8/3)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”عَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَإِنَّهَا سُوْرَةُ الْغِنى“ اپنی خواتین کو سورۂ واقعہ سکھاؤ بیشک یہ سورت سورۂ غنیٰ ہے۔(مسند الفردوس للدیلمی:4005)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورتوں سے فرمایا کرتی تھیں:

”لَا تَعْجِزْ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَقْرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ“ تم میں سے کوئی عورت سورۂ واقعہ کے پڑھنے سے عاجز نہ ہو۔(الدر المنثور للسیوطی:8/3)

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوظبیہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرض الوفات میں مبتلاء تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کیلئے

تشریف لے گئے اور اُن سے دریافت کیا: "مَا تَشْتَكِي" آپ کو کیا تکلیف ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "أَشْتَكِيْ ذُنُوبِي" اپنے گناہوں کی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے پوچھا: "فَمَا تَشْتَهِيْ" آپ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: "أَشْتَهِي رَحْمَةَ رَبِّي" اپنے رب کی رحمت کی خواہش ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "أَفَلَا نَدْعُو لَكَ طَبِيْباً" کیا میں آپ کیلئے کسی طبیب یعنی مُعالج کو نہ بلاؤں؟ انہوں نے جواب دیا: "الطَّبِيْبُ أَمْرَضَنِيْ" طبیب ہی نے تو مجھے بیمار کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "أَفَلَا نَأْمُرُ لَكَ بِعَطَائِكَ" کیا میں آپ کیلئے وظیفہ جاری کرنے کا حکم نہ دیدوں؟ انہوں نے جواب دیا: "لَاحَاجَةَ لِي بِه" مجھے وظیفہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "تَتْرُكُهُ لِبَنَاتِكَ" لے لیجئے، اپنی بیٹیوں کیلئے چھوڑ دیجئے گا، آپ کے بعد اُن کے کام آجائے گا۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا: "لَاحَاجَةَ لَهُنَّ بِهِ، قَدْ أَمَرْتُهُنَّ أَنْ يَّقْرَأْنَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ" اُنہیں اِس مال کی کوئی حاجت نہیں میں نے اپنی بیٹیوں کو سورۂ واقعہ کے پڑھنے کی تاکید کر دی ہے۔

اُس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا" جو شخص (روزانہ رات کو) سورۂ واقعہ پڑھے گا اسے کبھی فقر وفاقہ لاحق نہیں ہو گا۔ (أخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ: 33/186)

سورۂ حشر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک صحابی کو نبی کریم ﷺ نے یہ وصیّت فرمائی کہ جب وہ سونے کیلئے بستر پر جائیں تو سورۃ الحشر پڑھ لیا کریں، اور اِس کی فضیلت یہ اِرشاد فرمائی:

”إِنْ مُتَّ مُتَّ شَهِيدًا أَوْ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ “یعنی اگر تم اس رات مر گئے تو شہادت کی موت مروگے یا یہ فرمایا کہ جنتی ہوگے۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:718)

سورۂ حشر کی آخری آیات:

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ خَوَاتِيمَ الْحَشْرِ فِي لَيْلَةٍ أَوْ نَهَارٍ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ الْجَنَّةَ“ جس نے دن یا رات میں سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھیں اور پھر اُسی دن یا رات میں اُس کا اِنتقال ہوگیا تو اُس نے یقیناً اپنے لئے جنّت کو واجب کردیا۔(شعب الایمان:2271)

سورۃ الکافرون:

فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے یہ چھوٹی سی سورت ایک چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہے۔اِس سورت میں نبی کریم ﷺ سے شرک سے براءت کا کھلم کھلا اِعلان کروایا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اِس کے پڑھنے والے کو بھی شرک سے براءت کی بشارت دی گئی ہے، نبی کریم ﷺ پابندی سے رات کو یہ سورت پڑھا کرتے تھے، اِس لئے ہر مؤمن کو بھی اتباعِ سنّت میں اِس سورت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

صحابیِ رسول حضرت خبّاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ قَطُّ إِلَّا قَرَأَ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ حَتَّى يَخْتِمَ“

آپ ﷺ کبھی اپنے بستر تشریف نہیں لائے مگر آپ ﷺ نے ہمیشہ پوری سورۃ الکافرون پڑھی ہے۔(طبرانی کبیر:3708)

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتادیں جو میں اپنے بستر پر جاتے ہوئے پڑھ لیا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِقْرَأْ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ“سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو، بیشک یہ شرک سے بری کر دینے والی ہے۔(ترمذی:3403)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَلِمَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنَ الْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ؟{قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ}عِنْدَ مَنَامِكُمْ“

کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتلاؤں جو تمہیں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے نجات دلائے؟ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو۔(طبرانی کبیر:12993)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں”مَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ“جس نے سورہ کافرون پڑھی تو اُس کیلئے یہ سورت چوتھائی قرآن کے برابر ہو جاتی ہے۔(ترمذی:2893)

سورۃ التکاثر:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

”أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ“کیا تم میں سے کوئی اِس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ حضرات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَالِكَ" یارسول اللہ! اِس کی بھلا کون طاقت رکھتا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ" کیا تم میں سے کوئی سورۂ تکاثر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟(یعنی سورۂ تکاثر ایک ہزار آیات پڑھنے کے برابر ہے)۔(مستدرکِ حاکم:2081)

ظاہر ہے کہ روزانہ رات کو ایک ہزار آیات پڑھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں، لیکن یہ کتنا آسان ہے کہ صرف ایک چھوٹی سی سورت یعنی سورۂ تکاثر پڑھ لی جائے، اِس کی برکت سے ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب مل جاتا ہے۔اور رات کو ایک ہزار آیات پڑھنے کے بارے میں حدیث میں یہ فضیلت ذکر کی گئی ہے کہ اُسے اجر و ثواب کا ایک بڑا خزانہ ملتا ہے، جس کی تعداد بارہ ہزار بنتی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مَروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ، لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ، كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ، أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ فِي الْآخِرَةِ"

جس نے رات کو سو آیات کی تلاوت کی قرآن کریم اُس سے(قیامت کے دن)اُس رات کے بارے میں جھگڑا نہیں کرے گا، جس نے دو سو آیات کی تلاوت کی اُس کیلئے رات بھر قیام کا ثواب لکھا جائے گا، اور جس نے رات کو پانچ سو سے ایک ہزار تک آیات کی تلاوت کی وہ صبح اِس حالت میں کرے گا کہ اُس کیلئے آخرت میں(اجر و ثواب کا)ایک بڑا خزانہ ہو گا۔لوگوں نے دریافت کیا کہ "قِنطار" کی کیا مقدار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بارہ ہزار۔(دارمی:3502)

پس سورۂ تکاثر کی تلاوت کے ذریعہ اِس عظیم ثواب کو بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سورۂ زُمر اور سورۂ بنی اِسرائیل:

حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ“ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سورہ زُمر اور سورہ بنی اِسرائیل پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔(ترمذی:3405)

مسبّحات:

مسبّحات اُن سورتوں کو کہا جاتا ہے جن کے شروع میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

(1)”سُبْحَانَ“۔ (2)”سَبَّحَ“۔ (3)”يُسَبِّحُ“۔ (4) ”سَبِّحْ“

اور ایسی سورتیں سات ہیں: سورہ بنی اِسرائیل، سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ صف، سورہ جُمعہ، سورہ تَغابن اور سورہ اَعلیٰ۔(مرقاۃ المفاتیح:4/1480)

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات کو سونے سے پہلے مذکورہ سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

”كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ، وَيَقُولُ:فِيهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ“ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسبّحات پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے اور فرماتے: ”فِيهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ“ ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے سے زیادہ بہتر ہے۔(ترمذی:3406)

فائدہ: ہزار آیات سے زیادہ افضل کون سی ہے اِس بارے میں دو قول مشہور ہیں:

(1)— ﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ﴾۔(سورۃ الحشر:21)

(2)—﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾۔(سورۃ الحدید:3)(مرقاۃ)

لٰہذا اوّلاً تو مسبحات کی تمام سورتوں کی تلاوت کرنی چاہیئے تاکہ وہ ہزار آیتوں سے زیادہ افضل آیت کی بھی تلاوت ہو جائے، اور اگر تمام سورتیں نہ پڑھی جاسکیں تو کم از کم مذکورہ بالا دونوں آیات ضرور پڑھ لینی چاہیئے۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیات:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ“ جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھ لیں تو یہ دونوں آیتیں اُس کیلئے (تمام چیزوں کے مقابلے میں) کافی ہو جائیں گی۔(ترمذی:2881)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

”مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَعْقِلُ، يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَإِنَّهُنَّ لَمِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ“ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقل مند شخص سورۃ البقرۃ کی آخری آیات پڑھے بغیر سو سکتا ہے، اور بیشک یہ آیات عرش کے نیچے کے خزانے میں سے ہیں۔(سنن الدارمی:3427)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ“ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو (مبارک) آیات کے ذریعہ ختم

فرمایا ہے اور وہ دونوں آیتیں مجھے عرشِ الٰہی کے نیچے موجود خزانے سے دی گئی ہیں، پس تم اُنہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ، کیونکہ یہ دونوں آیات نماز بھی ہیں، قرآن بھی ہیں اور دعاء بھی ہیں۔(سنن دارمی:3433)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، وَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ ثَلَاثَ لَيَالٍ“ بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب (لوح محفوظ) لکھی اور اُس میں سے دو آیتیں (آمَنَ الرَّسُول سے آخر تک آیتیں) نازل کی جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کو ختم کیا ہے، یہ دونوں آیتیں جس گھر میں پڑھ لی جائیں شیطان تین دن تک اُس گھر کے قریب بھی نہیں آسکتا۔(مستدرکِ حاکم:2065)

سورۂ بقرہ کی دس آیات:

سورۂ بقرہ ایک انتہائی بابرکت سورت ہے جس کے پڑھنے پر شیاطین و جنّات اور ہر قسم کے جادو ٹونے اور گنڈوں سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں یہ مبارک سورت پڑھ لی جائے وہاں شیطان ٹھہر نہیں سکتا۔ اور اس کی دس آیات ایسی ہیں جو پوری سورت میں سب سے زیادہ تاثیر رکھتی ہیں، اُن آیات کو ”عشر من البقرۃ“ کہا جاتا ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَدْخُلْ ذَالِكَ الْبَيْتَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ: أَرْبَعًا مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ خَوَاتِيمُهَا“

جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی دس آیات پڑھ لیں تو شیطان صبح ہونے تک رات بھر اُس گھر میں داخل نہ ہو گا: چار ابتدائی آیات (مُفلحون تک)، آیۃ الکرسی اور اُس کے بعد کی دو آیتیں اور تین آخر کی آیتیں (یعنی ”لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ“ سے سورت کے آخر تک)۔(سنن الدارمی:3425)

سورۂ یٰسٓ:

سورۂ یٰسٓ قرآن کریم کی وہ عظیم سورت ہے جسے قرآن کریم کا دل کہا گیا ہے، جسے ایک مرتبہ پڑھنے والے کو دس قرآن پڑھنے والے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔اور جس طرح دن کے آغاز میں اِس عظیم سورت کو پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے اِسی طرح رات کو بھی اِس کے پڑھنے کی فضیلت ملتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مَنْ قَرَأَ يٰس فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، غُفِرَ لَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ“ جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے رات کو سورہ یٰس پڑھی اُس رات اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔(سنن الدارمی:3460)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ يٰسٓ كُلَّ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُ“ جو روزانہ رات کو سورۂ یٰسٓ پڑھے اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔(شعب الایمان:2234)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ يٰسٓ حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ“ جس نے صبح کے وقت سورۂ یٰسٓ پڑھی اُسے اُس دن (کے تمام کاموں) کی آسانی عطاء کردی جائے گی اور جس نے رات کے شروع میں پڑھی اُسے اُس رات میں صبح تک (تمام کاموں میں) آسانی دیدی جائے گی۔ (دارمی:3462)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ، وَمَنْ قَرَأَ حٰمٓ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الدُّخَانُ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ“

جس نے رات کو سورۂ یٰسٓ پڑھی وہ صبح اِس حال میں کرے گا کہ اُس کی مغفرت کردی گئی ہوگی، اور جو جمعہ کی شب میں سورۂ دخان پڑھے وہ بھی صبح اِس حال میں کرے گا کہ اُس کی مغفرت کردی گئی ہوگی۔ (مسند ابویعلیٰ موصلی:6224)

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ يٰسٓ لَيْلًا لَمْ يَزَلْ فِي فَرَحٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَزَلْ فِي فَرَحٍ حَتَّى يُمْسِيَ“ جو رات کو سورۂ یٰسٓ پڑھے وہ صبح تک اور جو صبح کو پڑھے وہ شام تک مسلسل خوشی کی حالت میں رہے گا۔

راوی حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات اس شخص نے بتلائی ہے جس نے خود اس بات کا تجربہ کیا ہے۔ حضرت ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تجربہ سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔(تفسیرِ قرطبی:2/15)

سورۂ دُخان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ حٰم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ“

جس نے رات کو سورۂ دُخان پڑھی تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اُس کیلئے مغفرت کی دُعاء کرتے رہتے ہیں۔(ترمذی:2888)

سورۃ الاِخلاص:

سورۃ الاِخلاص جو ایک چھوٹی سی سورت ہے لیکن اسے یہ اِعزاز اور شَرف حاصل ہے کہ یہ قرآن کریم کی تمام سورتوں سے زیادہ عظمت اور بڑی شان کی حامل سورت ہے، اِس لئے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی توحید و صفات کو بیان کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث میں بہت کثرت سے اِس کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں۔

اگرچہ ماقبل پانچویں معمول میں معوّذات کے تحت اِس سورت کا تذکرہ گزر چکا ہے لیکن چونکہ معوّذات کے علاوہ بھی بطورِ خاص الگ سے بھی اِس سورت کو رات میں پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے اِس لئے یہاں بھی مستقلاً اِس کو الگ سے ذکر کیا جارہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ" جو رات کو اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور اپنی دائیں کروٹ لیٹ کر (100) مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے گا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا میرے بندے اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔(ترمذی:2898)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" کیا تم میں سے کوئی رات کو قرآن کریم کا ایک تہائی پڑھنے سے عاجز ہوتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اِس کی ایک آسان صورت بیان کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ: اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" جس نے سورہ اِخلاص پڑھی اُس نے قرآن کریم کا ایک تہائی حصہ پڑھا۔(ترمذی:2896)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سورہ اِخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو اِرشاد فرمایا: "وَجَبَتْ" یعنی واجب ہوگئی۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جنّت واجب ہوگئی۔(ترمذی:2897)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ"

جس نے روزانہ دو سو مرتبہ سورہ اِخلاص کی تلاوت کی تو اُس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، ہاں! مگر قرض معاف نہیں ہوتا۔(ترمذی:2898)

ایک اَنصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جو بکثرت نماز میں سورہ اِخلاص کیا تلاوت کرتے تھے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دریافت کرنے پر اُنہوں نے کہا:"إِنِّي أُحِبُّهَا" میں اِس سورت سے محبّت کرتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الجَنَّةَ" بیشک اس کی محبّت تمہیں جنّت میں لے جائے گی۔(ترمذی:2901)

کسی شخص نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا:"أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ" قرآن کریم کی سب سے زیادہ عظمت والی سورت کون سی ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" یعنی سورۃ الاخلاص۔ پھر اُس نے سوال کیا:"فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ" قرآن کریم کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: آیۃ الکرسی۔ اُس نے پھر سوال کیا:"فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُمَّتَكَ" اے اللہ کے نبی! وہ کون سی آیت ہے جو آپ اپنے لئے اور اپنی اُمّت کیلئے پسند کرتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ، مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ، أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ، لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ" سورۂ بقرہ کا آخری حصہ، اِس لئے کہ یہ آیات اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اُس کی رحمت کے خزانے میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اِس اُمّت کو عطاء کی ہیں، جو دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں پر مشتمل ہیں۔(دارمی:3423)

سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كَانَ يَقْرَأُ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیات (یعنی آخری رکوع) پڑھا کرتے تھے۔ (آلِ عمران: 6777)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

"مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ"

جو شخص رات کو سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع پڑھے اُس کیلئے پوری رات قیام (یعنی عبادت) کا ثواب ملے گا۔ (دارمی: 3439)

سورۂ کہف:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

"مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ عَشْرَ آيَاتٍ عِنْدَ مَنَامِهِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمَنْ قَرَأَ خَاتِمَتَهَا عِنْدَ رُقَادِهِ كَانَ لَهُ نُوراً مِن لَّدُنْ قَرنِهِ إِلَى قَدَمِهِ يَومَ الْقِيَامَةِ"

جس نے سوتے ہوئے سورۂ کہف کی (ابتدائی) دس آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا اور جس نے سوتے ہوئے اس کی آخری آیات پڑھ لیں اُس کیلئے قیامت کے دن سر سے لیکر پاؤں تک نور ہو گا۔ (کنز العمال: 2609)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

”اَلْبَيْتُ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُورَةُ الْكَهْفِ لَايَدْخُلُه شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ“ وہ گھر جس میں سورۂ کہف کی تلاوت کی جائے اُس میں شیطان رات بھر داخل نہیں ہو سکتا۔(کنز العمال:2613)

حضرت اُمِّ موسیٰ فرماتی ہیں :”كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ بِاللَّيْلِ أَتَى بِلَوْحٍ فِيهِ سُورَةُ الْكَهْفِ فَيَقْرَأُهَا“ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو ایک تختی جس میں سورۂ کہف لکھی ہوتی تھی، اُسے لیکر جاتے اور (سونے سے پہلے) اُسے پڑھتے۔(شعب الایمان:2222)

﴿نواں عمل: سونے سے پہلے کی مسنون دُعاؤں کا اہتمام کرنا﴾

سونے سے پہلے ایک اہم کرنے کا کام یہ ہے کہ احادیثِ طیبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے جو دُعائیں منقول ہیں اُن کو اہتمام سے پڑھا جائے، اِس کی برکت سے رات کی خیریں اور برکتیں بھی حاصل ہوتی ہیں اور ہر قسم کے شُرور و فتن سے بھی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔ احادیثِ طیّبہ سے مأخوذ چند مبارک اور اہم دُعائیں پیش کی جارہی ہیں، انہیں یاد کر کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے:

(1)— اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا:

”اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ“۔(مسلم:2712)

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی نے میری ذات کو پیدا کیا ہے اور آپ ہی اُس کو وَفات دیں گے، آپ ہی کے قبضہ میں اُس کی موت اور زندگی ہے،(اے اللہ!)اگر آپ اُسے زندہ رکھیں تو اُس کی حفاظت کیجئے گا اور اگر اُسے موت دیدیں تو اُسے معاف کر دیجئے گا اے اللہ! میں آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(2)— اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا:

”اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا“۔(بخاری:6314)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ ہی کے نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔

(3)— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ“۔(مسلم:2715)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کفایت بخشی اور ہمیں ٹھکانا دیا، پس کتنے ہی ایسے ہیں جن کیلئے کوئی کفایت کرنے والا اور کوئی اُنہیں ٹھکانا دینے والا نہیں۔

(4)— اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ:

”اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ“۔(بخاری:6315)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی ذات کو آپ کے سامنے جھکادیا، اپنا رُخ آپ کی جانب پھیر دیا، اپنے تمام اُمور کو آپ کے حوالے کر دیا، اپنی پیٹھ آپ کی طرف کر دی، آپ کی رغبت رکھتے ہوئے اور آپ سے ڈرتے ہوئے، آپ کے سوا کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں، میں آپ کی نازل کردہ کتاب پر اور آپ کے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔

فائدہ: حدیث میں آتا ہے: ’’مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ ‘‘جو شخص اِن کلمات کو پڑھ لے اور پھر اُسی رات اُس کا اِنتقال ہوجائے تو وہ فطرتِ اِسلام پر مرتا ہے۔(بخاری:6315)

(5)—— بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي:

’’بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي،وَاخْسَأْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى‘‘۔(ابوداؤد:5054)

ترجمہ: اللہ کے نام ہی سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا، اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، میرے شیطان کو ذلیل کر دے، میری گردن (ہر قسم کے قرض وغیرہ کے حق اور جہنم کی آگ سے) چھڑادے اور مجھے اَعلیٰ طبقہ میں شامل کر دے۔

(6)—— اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ:

’’اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ

جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ"۔(ابوداؤد:5052)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری معزز ذات اور مکمل کلمات (اَسماء وصفات) کی پناہ چاہتا ہوں اُن تمام چیزوں کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، اے اللہ! تو ہی قرض کو اور گناہ کو دور کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھا سکتا، تیرے وعدہ کے خلاف نہیں ہو سکتا اور کسی مالدار کو اُس کی مالداری تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں دے سکتی، تیری ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

(7)—اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ، وَرَبَّ الأَرَضِينَ:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبَّ الأَرَضِينَ، وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَالبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الفَقْرِ"

ترجمہ: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے اور ہر چیز کے پروردگار! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے اور تَورات، اِنجیل اور قرآن کریم نازل کرنے والے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اُس شر رکھنے والی چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ تو ہی اوّل ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی

نہیں، اور ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کوئی نہیں، اور باطن ہے، تیرے علاوہ کوئی نہیں، اے اللہ میرا قرض اداء کردے اور مجھے فقر سے (نکال کر) غنی بنادے۔(ترمذی:3400)

(8)— أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ:

”أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور خوب تھامنے والا ہے، اور میں اُسی کی جانب رجوع کرتا ہوں۔

فائدہ: اِس کلمہ کی فضیلت حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے: ”غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا“ یہ اِستغفار کا کلمہ جس نے تین مرتبہ بستر پر جاتے ہوئے پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف کردیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، اگرچہ درخت کے پتوں کی تعداد کے برابر ہوں، اگرچہ عالج یعنی جہاں بکثرت ریت پائی جاتی ہے وہاں کی ریت کی تعداد کے برابر ہو اور اگرچہ دنیا کے تمام دنوں کی تعداد کے برابر ہوں۔(ترمذی:3397)

(9)— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَأَفْضَلَ:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ وَأَفْضَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلٰهِ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ“۔(مسند البزار:10/281)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب کیا، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا اور ہر چیز کا پروردگار ہے، ہر چیز کا معبود ہے، اے اللہ میں جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(10)— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِي وَآوَانِي، وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِيْ وَآوَانِيْ، وَأَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِي أَعْطَانِيْ فَأَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ"۔(ابوداؤد:5058)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے کفایت بخشی، مجھے ٹھکانا دیا، مجھے کھلایا اور پلایا، اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب کیا، اور جس نے مجھے عطاء کیا اور خوب دیا، ہر حال میں اللہ کیلئے تمام تعریفیں ہیں۔ اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اور مالک اللہ! ہر چیز کے معبود اللہ! اے اللہ میں جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(11)— بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ:

"بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ"

ترجمہ: تیرے ہی نام سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی نام سے میں اسے اُٹھاؤں گا، اے اللہ! اگر تو میری روح کو (اپنے پاس) روک لے (یعنی موت دیدے) تو اُس پر رحم کرنا اور اگر اُسے چھوڑ دے تو اُس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔(بخاری:6320)

(12)—بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي:

”بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي“

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں پس تو میرے گناہ معاف کر دے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے دریافت کیا: ”كَيْفَ تَقُولُ إِذَا أَوَيْتَ فِي فِرَاشِكَ؟“ جب تم بستر پر جاتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ اُس نے کہا: میں یہی مذکورہ کلمات پڑھتا ہوں، آپ ﷺ نے اُسے شاباش دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”أَصَبْتَ، وَفَّقَكَ اللّٰهُ“ بالکل صحیح، اللہ تمہیں (مزید) توفیق عطاء فرمائے۔ (طبرانی کبیر: 116)

(13)—اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ:

”اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ“ (3 مرتبہ)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اُس (قیامت کے) دن بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو (مرنے کے بعد) اُٹھائے گا۔

فائدہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا اِرادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ مذکورہ پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد: 5045)

(14)—أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“۔ (طبرانی اوسط: 7093)

ترجمہ: میں اللہ کے مکمل کلمات (یعنی اَسماء وصفات) کی پناہ میں آتا ہوں اُن تمام چیزوں کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہیں۔

فائدہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جو (تکلیف کی وجہ سے) ساری رات سو نہیں سکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے بے خوابی کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اُسے بچھو نے کاٹ لیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ حِينَ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ“ سن لو! اگر وہ اپنے بستر پر جاتے ہوئے مذکورہ کلمات پڑھ لیتا تو یہ بچھو اُسے نقصان نہیں پہنچاتا۔(طبرانی اوسط:7093)

حضرت سہیل بن صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ لیے تھے اور روزانہ پڑھتے تھے، ایک دفعہ گھر میں کسی باندی کو بچھو نے ڈس لیا تو اِن کلمات کی برکت سے اُسے کوئی تکلیف تک نہیں ہوئی۔(ترمذی:3604)

ایک روایت کے مطابق اگر کسی جگہ اتر کر مذکورہ کلمات پڑھ لیے جائیں تو وہاں سے کُوچ کرنے تک کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔(الدعوات الکبیر:470)

(15)—— اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلُوعًا:

”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلُوْعًا، وَمِنَ الْجُوْعِ ضَجِيْعًا“

ترجمہ: اے اللہ میں شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اِس حال میں کہ اُس سے محبت کی جائے اور بھوک سے کہ جو ہم خواب بن جائے۔(طبرانی اوسط:7196)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دُعاء پڑھتے تھے۔

(16)— اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ:

”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَإِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَالْمَلَآئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِي إِثْمًا أَوْ أَجُرَّهُ عَلٰى مُسْلِمٍ “۔(مسند احمد:6597)

ترجمہ: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہر چیز کا پروردگار اور ہر چیز کا معبود ہے، میں گواہی دیتا ہوں اِس بات کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں، اور فرشتے بھی اِس بات کی گواہی دیتے ہیں، میں شیطان سے اور اُس کے شرک (میں مبتلاء کرنے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس بات سے کہ اپنے نفس پر کوئی بُرائی کا اِرتکاب کروں یا اُس کو کسی مسلمان کی جانب منسوب کروں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ دُعاء سکھاتے تھے اور اُنہیں تلقین فرماتے کہ سونے کے وقت میں اِس دعاء کو پڑھ لیا کریں۔(مسند احمد:6597)

(17)— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا فَقَهَرَ:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا فَقَهَرَ، وَبَطَنَ فَخَبَرَ، وَمَلَكَ فَقَدَرَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“۔(طبرانی اوسط:7891)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو بلند و برتر اور غالب ہے، مخفی ہے اور خوب خبر رکھنے والا ہے اور مالک ہے اور (ہر چیز پر) قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو زندہ کرتا اور موت دیتا ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

فائدہ: حدیث کے مطابق جس نے بستر پر جا کر یہ دُعاء پڑھ لی وہ اپنے گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک ہو کر نکل جاتا ہے جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔

(18)—آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ:

”آمَنْتُ بِاللّٰهِ،وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ،وَعْدُ اللّٰهِ حَقٌّ، وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ هٰذَا اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ“

میں اللہ پر ایمان لایا، اور میں نے شیطان کو جھٹلایا، اللہ کا وعدہ سچا ہے اور رسولوں نے سچ فرمایا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس رات (ناگہانی) واقعات اور حادثوں سے، بجز اس اچھے واقعہ کے جو خیر کو لائے۔ (طبرانی کبیر:3454)

(19)— اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ:

”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، اَللّٰهُمَّ لَا أَسْتَطِيعُ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ، وَلَٰكِنْ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ“

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں تیری سزا سے، اور میں تیری رضا و خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! اگرچہ مجھے (تیری حمد و ثناء کی) کتنی ہی حرص ہو، میں تیری ثناء و

تعریف کی اِستطاعت نہیں رکھتا، لیکن تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تونے خود اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔

فائدہ: حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات میں تھا تو میں نے آپ ﷺ کو نماز سے فارغ ہو کر بستر پر جاتے ہوئے مذکورہ بالا یہ دُعاء پڑھتے ہوئے سنا۔ (طبرانی اوسط:1992)

(20)—بِسْمِ اللّٰهِ وَأَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِرَبِّي:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَأَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِرَبِّي، وَأَسْتَغْفِرُهُ لِذَنْبِي أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَبِكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَشَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي الْأَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَشَرِّ فِتَنِ النَّهَارِ وَشَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَسْلَمَ لِقُدْرَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَلَّ لِعِزَّتِهِ كُلُّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَشَعَ لِمُلْكِهِ كُلُّ شَيْءٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَجَدِّكَ الْأَعْلٰى، وَاسْمِكَ الْأَكْبَرِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ، وَلَا فَاجِرٌ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْنَا نَظْرَةً مَرْحُومَةً، لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا، إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا فَقْرًا إِلَا جَبَرْتَهُ، وَلَا عَدُوًّا إِلَا أَهْلَكْتَهُ، وَلَا عُرْيَانًا إِلَا كَسَوْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَا قَضَيْتَهُ وَلَا أَمْرًا لَنَا فِيهِ

صَلَاحُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَا أَعْطَيْتَنَاهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِهِ"۔(طبرانی کبیر:12/25)

ترجمہ: اللہ کے نام سے اِبتداء کرتا ہوں، اللہ ہی پر توکّل کرتا ہوں، میں نے اپنا پہلو اپنے پروردگار کیلئے (بستر پر) رکھا، میں اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہوں۔

میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (یعنی اَسماء و صفات) کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ بد، ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے (پھوٹ کر) نکلتی ہے اور دن کے فتنوں اور رات کے (ناگہانی) واقعات اور حادثوں کے شر سے، بجز اس اچھے واقعہ کے جو خیر کو لائے۔ میں اللہ پر ایمان لایا، اللہ ہی کو میں نے تھاما۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس کی قُدرت کے سامنے ہر چیز مُطیع و فرماں بردار ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس کی عزّت کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے،، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس کی بادشاہت کے سامنے ہر چیز پست ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عرش کی عزّت کی گِرہوں کے وسیلہ سے اور تیری کتاب کی انتہاء درجہ رحمت کے وسیلہ سے اور تیری بلند شان کے وسیلہ سے اور تیرے بڑے نام کے وسیلہ سے اور تیرے مکمل کلمات (اَسماء و صفات) کے وسیلہ سے جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ فاجر، یہ کہ تو مجھ پر اپنی رحمت کی گئی نگاہ ڈال دے۔ اے اللہ میرے کسی گناہ کو نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو اُسے معاف کردے، کسی فقر و محتاجی کو نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو اُسے زائل کردے،، کسی دشمن کو نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو اُسے ہلاک کردے، کسی ننگے کو نہ چھوڑ مگر یہ

کہ تو اُسے کپڑے پہنادے، کسی قرض کو نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو اُسے اداء کردے، اور کسی ایسے معاملے کو نہ چھوڑ جس میں ہمارے لئے دنیا و آخرت کی کوئی بہتری ہو مگر یہ کہ تو وہ ہمیں عطاء کردے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ میں اللہ پر ایمان لایا، اللہ ہی کو میں نے تھاما۔

فائدہ: حضرت قَیلہ بنت مَخرمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد جب بستر پر تشریف لے جاتیں تو یہ دُعاء پڑھا کرتی تھیں۔

(21)——اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِي وَاعْذُرْنِي بِعِلَّاتِي:

”اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِي وَاعْذُرْنِي بِعِلَّاتِي“

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہوں سے تجاوز کردے اور میری بیماریوں (اور کمزوریوں) کے بارے میں میرا عُذر قبول فرما۔ (طبرانی کبیر:1009)

فائدہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ بستر پر جاتے تو یہ دُعاء پڑھتے تھے۔

(22)——اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَى الْأَهْلِ وَالْمَوْلَى:

”اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَى الْأَهْلِ وَالْمَوْلَى، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَدْعُوَ عَلَيَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا“۔ (طبرانی کبیر:4849)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اہل و عیال اور متعلّقین کیلئے غنیٰ کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس بات سے کہ (کل قیامت کے دن) میری قطع کردہ کوئی رشتہ داری (مؤاخذے کیلئے) مجھے پکارے۔

فائدہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جب لیٹتے تو یہ کہا کرتے تھے۔

(23)—اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ:

”اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ“ تین مرتبہ

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ“۔(مصنف ابن ابی شیبہ:29256)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے، جفت اور طاق اَعداد کے برابر، اور اللہ تعالیٰ کے مکمل، مبارک اور پاکیزہ کلمات (اَسماء وصفات) کی تعداد کے برابر۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (یہ کلمہ) جفت اور طاق اَعداد کے برابر، اور اللہ تعالیٰ کے مکمل، مبارک اور پاکیزہ کلمات (اَسماء وصفات) کی تعداد کے برابر۔

فائدہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے ہر نماز کے بعد اور بستر پر جاتے ہوئے یہ دُعاء پڑھ لی تو یہ کلمات اُس کیلئے قبر میں اور پُل صراط میں نور بن جائیں گے یہاں تک کہ اپنے پڑھنے والے کو جنّت میں داخل کردیں گے۔

(24)—أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“ (چار مرتبہ)۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:29308)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے ساری بادشاہت ہے، اور اُسی کیلئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے بستر پر جاتے ہوئے چار مرتبہ یہ مذکورہ کلمات پڑھ لیے تو اُس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ ساری زمین بھر کر بھی ہوں۔

(25)—لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“۔(مصنف ابن ابی شیبہ:29307)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے ساری بادشاہت ہے، اور اُس کیلئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور اُس کیلئے ساری تعریفیں ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے بستر پر جاتے ہوئے یہ مذکورہ کلمات پڑھ لیے ”غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ“ اُس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(26)—بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ:

”بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ“

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کے راستے میں اور اللہ کے رسول ﷺ کے دین پر (میں اپنی رات گزارتا ہوں)۔(مصنف ابن ابی شیبہ:29310-26530)

فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات پڑھ لیا، اِسی طرح جب میّت کو قبر میں داخل کرو تب بھی یہی کلمات پڑھ لیا کرو۔

(27)— اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِي دِيْنِي، وَعَافِنِيْ فِي جَسَدِيْ:

”اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِي دِيْنِي، وَعَافِنِيْ فِي جَسَدِيْ، وَعَافِنِيْ فِي بَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“

ترجمہ: اے اللہ مجھے دین میں عافیت عطاء فرمادے، اللہ مجھے میرے جسم میں عافیت عطاء فرما،، اے اللہ مجھے میری آنکھ میں عافیت عطاء فرما،، اور اُس کی خیر کو میرے بعد بھی باقی رکھنا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بلند اور عظیم ہے، پاک ہے ساتوں آسمانوں کا پروردگار اور عرشِ عظیم کا رب، تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ جب بستر پر آتے تو یہ دُعاء پڑھتے تھے۔(ابن ابی شیبہ:29314)

(28)— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمْنِي وَسَقَانِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُنَجِّيَنِي مِنَ النَّارِ“

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے (ہر چیز میں) کفایت عطاء کی اور مجھے ٹھکانا دیا، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہت اچھا کیا۔ اے اللہ! میں تیری عزّت کے وسیلے سے دُعاء کرتا ہوں تو مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطاء کردے۔

فائدہ: اِس دُعاء کے بارے میں حدیث میں آتا ہے جس نے یہ سونے سے پہلے یہ دُعاء پڑھی ”فَقَدْ حَمِدَ اللهَ بِجَمِيعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ“ اُس نے گویا تمام مخلوقاتِ عالم کی تعریفوں کے ساتھ اللہ کی تعریف بیان کی۔ (مستدرکِ حاکم:2001)

(29)— اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ:

”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ“

ترجمہ: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کی تمام باتوں کو جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی

معبود نہیں، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اُس کے شرک (میں مبتلاء کرنے) سے۔

فائدہ: یہ وہ مبارک دعاء کے کلمات ہیں جو نبی کریم ﷺ نے صبح، شام اور بستر پر جاتے ہوئے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔(ابوداؤد:5067)

(30)—اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِي، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْأَعْلَى:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم بستر پر جاؤ تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِي، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْأَعْلَى، حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفَى، مَا شَاءَ اللّٰهُ قَضَى، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ مَلْجَأٌ، وَلَا وَرَاءَ اللّٰهِ مُلْتَجَأٌ،{تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ، مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}{الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا}"۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ص:667)(دیلمی:7660)

اِن کلمات کی فضیلت آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی ہے"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُهَا عِنْدَ مَنَامِهِ، ثُمَّ يَنَامُ وَسَطَ الشَّيَاطِينِ وَالْهَوَامِّ فَتَضُرُّهُ"جو مسلمان بھی سوتے ہوئے اِن کلمات کو پڑھ لے اُس کے بعد اگر شیاطین اور مُوذی ڈسنے والے کیڑوں کے درمیان بھی سوئے تو وہ اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

(31)—اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ وَالسَّآمَةِ:

”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَالْكَسَلِ، وَالسَّآمَةِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ،وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ،وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ“۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:667)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:”مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ صَحِبْتُهُ يَنَامُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا حَتَّى يَتَعَوَّذَ مِنَ الْجُبْنِ، وَالْكَسَلِ، وَالسَّآمَةِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ“

جب سے میں آپ ﷺ کی زوجیت میں آئی ہوں میں نے آپ ﷺ کے دنیا سے جانے تک ہمیشہ یہی دیکھا کہ آپ ﷺ اِن چیزوں سے پناہ مانگے بغیر کبھی نہیں سویا کرتے تھے: بزدلی سے، سستی سے، اکتاہٹ سے، کنجوسی سے، بُرے بُڑھاپے سے، اہل وعیال اور مال میں بُرا منظر دیکھنے سے، قبر کے عذاب سے، شیطان اور اُس کے شرک (میں مبتلاء کر دینے) سے۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:667)

﴿دسواں عمل: تہجد کی نیت کر کے سونا﴾

تہجد کی نماز ایک بہت ہی قیمتی عمل ہے، حدیث کے مطابق فرائض کے بعد سب افضل نماز تہجد کی نماز ہے، اِس لئے ہر صاحبِ ایمان کو اِتباعِ سنّت میں اِس نماز کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے، کم از کم اتنا تو کر ہی لینا چاہیئے کہ جلدی سونے کا اِہتمام کیا جائے، سونے سے پہلے تہجد میں اُٹھنے کا پکا اِرادہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگ

کر سویا جائے، اُٹھنے کیلئے کوئی اَلارم لگا دیا جائے، گھر میں کوئی تہجد کیلئے اُٹھتا ہو تو اُس کو اُٹھانے کا کہہ دیا جائے، پھر اُس کے بعد اگر آنکھ نہ بھی کھل سکی تب بھی اللہ تعالیٰ تہجد کا ثواب عطاء فرمادیں گے، محرومی نہ ہوگی، اِس لئے کہ مؤمن کی نیت اُس کے عمل سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"مَا مِنَ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ، يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً"

کوئی بھی ایسا شخص جس کا رات میں نماز پڑھنے کا معمول ہو اور اُس پر نیند غالب آجائے (جس کی وجہ سے وہ تہجد میں نہ اُٹھ سکے) تو اُس کیلئے اُس کی نماز کا اَجر لکھ دیا جاتا ہے اور اُس کی نیند اُس کیلئے صدقہ ہوتا ہے۔(ابوداؤد:1314)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ" جو شخص اپنے بستر پر یہ نیت لیکر آیا کہ وہ رات کو نماز پڑھنے کیلئے اُٹھے گا اور اُس پر نیند غالب آگئی (اور وہ نہ اُٹھ سکا) یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اُس کیلئے اُس کی نیت کے مطابق اَجر لکھا جائے گا اور اُس کی نیند اُس کیلئے پروردگار کی جانب سے صدقہ ہوگی۔(نسائی:1787)

تیسرا باب

بیدار ہونے کے معمولات

دینِ اِسلام کا یہ بہت بڑا حسن ہے کہ اُس نے زندگی کے کسی شعبہ کو تشنہ نہیں چھوڑا، ہر شُعبۂ زندگی سے متعلّق اِتنے واضح اور خوبصورت آداب و احکام دیے ہیں کہ اُنہیں اختیار کرنے کی برکت سے آخرت تو سنورتی ہی ہے دنیا کی زندگی بھی اِتنی خوبصورت اور حسین ہوجاتی ہے کہ دنیا ہی میں جنّت کے مزے آنے لگ جاتے ہیں۔ یقیناً یہ اِسلام کی حقانیت اور اُس کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

نیند سے بیدار ہونا بھی ہر شخص کی زندگی میں روزانہ پیش آنے والا ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں شریعت نے بڑے خوبصورت آداب دیے ہیں جن پر عمل کر کے اِنسان اپنے سونے کی طرح اُٹھنے کو بھی عبادت بنا سکتا ہے اور بیدار ہونے کے بعد دن بھر میں کیے جانے والے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت، رحمت اور برکت کو حاصل کر سکتا ہے۔

ذیل میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں بیدار ہونے کے اعمال کو ذکر کیا جارہا ہے، جن پر ہر شخص کو عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

﴿پہلا عمل: بیٹھ کر آنکھیں ملنا﴾

نیند سے بیدار ہونے کے وقت طبیعت میں سستی اور آنکھوں میں نیند کا خمار ہوتا ہے، اِس لئے بسا اوقات آنکھ کھلنے کے بعد بھی اِنسان دیر تک بستر پر لیٹا رہتا ہے، جس سے وقت ضائع ہوتا ہے اور کبھی اِسی میں کبھی دوبارہ آنکھ بھی لگ جاتی ہے جس سے نماز کے بھی ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے، لہٰذا آنکھ کھلتے ہی اگر اُٹھ کر بیٹھا جائے اور دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں اور چہرے کو مل لیا جائے تو نیند کا خمار دور ہوجاتا ہے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کی سنّت بھی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے کنارے جہاں سے کلائی شروع ہوتی ہے اُس کو آنکھوں کے حلقوں پر رکھ کر آہستہ آہستہ ملا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ

عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي"نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) کو صاف کیا، پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیات (آخری رکوع) کی تلاوت فرمائی، پھر ایک لٹکے ہوئے مشکیزرے سے (پانی نکال کر) اچھی طرح وضو کیا اور پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔(بخاری:183)

﴿دوسرا عمل: دُعاء پڑھنا﴾

نبی کریم ﷺ بیدار ہونے کے بعد دُعاء پڑھا کرتے تھے اور صرف ایک ہی نہیں بلکہ اِس موقع پر آپ ﷺ سے کئی دُعائیں پڑھنا ثابت ہے، جنہیں احادیثِ طیّبہ میں نقل کیا گیا ہے، یہاں بھی اُن میں سے کچھ دعائیں نقل کی جارہی ہیں، انہیں یاد کرکے پڑھنے کا اہتمام کیجئے، اور سب نہ ہوں تو کم از کم چند مشہور دعاؤں کو تو ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔

اُٹھنے کے بعد کی دعائیں:

(1)—اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ"

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

فائدہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیدار ہوتے تو یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔(بخاری:6312)

اِسی سے ملتی جلتی ایک اور بھی دُعاء ہے جسے پڑھنے کی صورت میں بکثرت گناہوں کی معافی کی بشارت سنائی گئی ہے، اور وہ دعاء یہ ہے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میرے نفس کو اُس کے مرنے کے بعد زندہ کیا، بیشک میرا پروردگار ہر چیز پر خوب قدرر کھنے والا ہے۔(مکارم الاخلاق، خرائطی:976)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے بیدار ہو کر مذکورہ کلمات پڑھ لیے وہ اُس دن کی طرح ہو جائے گا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔

(2)—اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِي جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِيْ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِي جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے جسمانی طور پر مجھے عافیت بخشی، میری روح مجھے واپس لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطاء کی۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدا ہو تو اُسے یہ مذکورہ کلمات کہنا چاہیئے۔(ترمذی:3401)

(3)—لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے ساری بادشاہت ہے، اور اُسی کیلئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ

بہت بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جس نے رات کو بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے اُس کے بعد "رَبِّ اغْفِرْ لِي" کہے یعنی اے میرے پروردگار! مجھے معاف کردے۔ یا اور کوئی بھی دُعاء مانگے تو اُس کی دُعاء قبول ہوتی ہے، اور اگر وہ ہمّت کرکے اُٹھے اور وضو کرکے نماز پڑھے تو اُس کی نماز بھی قبول کی جاتی ہے۔(ترمذی:3414)

بیدار ہونے کے بعد اگر صرف چوتھا کلمہ بھی پڑھ لیا جائے تب بھی حدیث میں اس کی فضیلت یہ ذکر کی گئی ہے: "غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" یعنی اُس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(مسند الحارث:1054)(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:10)

(4)—لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي"

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں، اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کرتے ہیں: جس نے رات کو بیدار ہو کر مذکورہ کلمات پڑھ لیے اُس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اگر وہ

پُر عزم ہو کر اُٹھے اور وضو کر کے اللہ تعالیٰ سے دُعاء مانگے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُعاء قبول فرماتے ہیں۔(طبرانی اوسط:4210)

(5)— لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ“

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اِضافہ فرما اور میرے دل کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ ہونے دے، اور مجھے اپنی جانب سے رحمت عطاء فرما، بیشک تو بہت زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

فائدہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو مذکورہ کلمات کہا کرتے تھے۔(ابوداؤد:5061)

(6)— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي {يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا} اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي {يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ}“

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے میری جان اُس کے مرنے (یعنی سونے) کے بعد واپس لوٹائی اور اُسے نیند کی حالت میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو تھام رکھا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ٹلیں نہیں، اور اگر وہ ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی نہیں ہے جو انہیں تھام سکے۔ یقیناً اللہ بڑا بردبار، بہت بخشنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے آسمان کو اس طرح تھام رکھا ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

فائدہ:

اگر بیدار ہونے کے بعد مذکورہ بالا کلمات پڑھ لیے جائیں اور اِنتقال ہو جائے تو شہادت کا درجہ نصیب ہوتا ہے۔ روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مَروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتا ہے یا اپنے بستر پر جاتا ہے تو شیطان اور فرشتہ دونوں اُس کے پاس تیزی سے آتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے: ”اِخْتِمْ بِخَيْرٍ“ خیر کے ساتھ (اپنے دن کا) اختتام کرو۔ شیطان کہتا ہے: ”اِخْتِمْ بِشَرٍّ“ شرّ کے ساتھ اختتام کرو۔

پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اُس کا ذکر کرتا ہے تو فرشتہ اُس شیطان کو بھگا کر ساری رات اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو پھر فرشتہ اور شیطان تیزی سے اُس کی جانب آتے ہیں اور اُسی طرح کہتے ہیں (یعنی فرشتہ کہتا ہے خیر کے ساتھ اور شیطان کہتا ہے شرّ کے ساتھ اختتام کرو) پس اگر وہ شخص اللہ کو یاد کرتا ہے اور یہی مذکورہ بالا کلمات کہتا ہے تو اِن کلمات کی برکت سے اگر وہ (اس دن) مر جائے تو

شہادت کی موت مرتا ہے اور اگر نماز پڑھے تو بہت فضیلتوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہے(الأدب المفرد:1214)

(7)—سُبْحَانَ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ:

”سُبْحَانَ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَوْمَ تَبْعَثُنِي مِنْ قَبْرِي، اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ“

پاک ہے وہ ذات جو مُردوں کو زندہ کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو اُس دن معاف کر دینا جس دن تو مجھے میری قبر سے اُٹھائے گا، اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اُس دن بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

فائدہ: حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس شخص نے نیند سے بیدار ہو کر مذکورہ بالا کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ“ میرے بندے نے سچ کہا اور میرا شکر اداء کیا۔(مسند ابن الجعد:2037)(ابن سنی:11)

(8)—اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقَظَةَ:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقَظَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعَثَنِي سَالِمًا سَوِيًّا، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْمَوْتَى، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے صحیح سالم اور صحت مند ہونے کی حالت میں اُٹھایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص بھی نیند سے بیدار ہو کر مذکورہ بالا کلمات پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کے جواب میں یہ اِرشاد فرماتے ہیں: ”صَدَقَ عَبْدِي“ میرے بندے نے سچ کہا۔ (ابن سنی:13)(دیلمی:6059)

(9)—اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي رَدَّ فِينَا أَرْوَاحَنَا بَعْدَ إِذْ كُنَّا أَمْوَاتًا:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي رَدَّ فِينَا أَرْوَاحَنَا بَعْدَ إِذْ كُنَّا أَمْوَاتًا“

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں ہماری روح واپس لوٹادی بعد اس کے کہ ہم مر چکے تھے۔ (طبرانی کبیر:22/107)

(10)—اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَنَامَنِي فِي عَافِيَةٍ:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَنَامَنِي فِي عَافِيَةٍ، وَأَيْقَظَنِي فِي عَافِيَةٍ“

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے عافیت کے ساتھ سلایا اور مجھے عافیت کے ساتھ جگایا۔ (طبرانی اوسط:8959)

(11)—اَللّٰہُ أَكْبَرُ، أَهْلٌ أَنْ يُكَبَّرَ، وَأَهْلٌ أَنْ يُّشْكَرَ:

”اَللّٰہُ أَكْبَرُ، أَهْلٌ أَنْ يُكَبَّرَ، وَأَهْلٌ أَنْ يُّشْكَرَ، مَنْ نَفَعَهُ نُفِعَ، وَمَنْ ضَرَّهُ ضُرَّ“

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، وہی اِس بات کا مستحق ہے کہ اُس کی بڑائی بیان کی جائے اور وہی اِس بات کا اہل ہے کہ اُس کا شکر اداء کیا جائے، جسے وہ نفع دے بس وہی نفع مند ہوتا ہے اور جسے وہ نقصان پہنچائے بس وہی نقصان کا شکار ہوتا ہے۔

فائدہ: حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے مَروی ہے کہ جب وہ رات کو اُٹھتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے۔(مکارم الأخلاق، خرائطی:978)

(12)—اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ:

”اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْغَفُورَ الرَّحِيمَ“

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے ساری بادشاہت ہے، اور اُسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔(مکارم الأخلاق، خرائطی:978)

فائدہ: حضرت عبد الرّحمان بن غنم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: جو مسلمان رات کو اُٹھے اور مذکورہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اُسے گناہوں اُس دن کی طرح نکال دیتے ہیں جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔

کروٹ لیتے وقت کی دعائیں:

(1)—لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ“

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا اور غالب ہے، آسمان و زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہیں اُن سب کا پروردگار ہے، بہت معاف کرنے والا ہے۔

فائدہ: سوتے ہوئے جب اِنسان پلٹتا اور کروٹ لیتا ہے اُس وقت اِن مذکورہ کلمات کو پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نیند میں پلٹتے تو مذکورہ کلمات کہا کرتے تھے۔(مستدرکِ حاکم:1980)

(2)—أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے ساری بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ سے ہے، اُسے کبھی موت نہ آئے گی، اُسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: یہ کلمات بھی رات کو نیند میں جب دائیں یا بائیں کروٹ لی جارہی ہو تو اُس وقت پڑھنے چاہئیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جب بندہ اپنے بستر پر سوتے ہوئے رات کو دائیں یا بائیں کروٹ پر پلٹتا ہے اور یہ مذکورہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتے ہیں: ”أُنْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا لَمْ يَنْسَنِي فِي هٰذَا الْوَقْتِ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَحِمْتُهُ، وَغَفَرْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ“ ذرا میرے اِس بندے کو تو دیکھو جو مجھے اِس وقت میں بھی نہیں بھولا، تم گواہ رہنا میں نے اِس پر رحم کیا اور اِس کے گناہوں کو معاف کردیا۔(ابن سنی، ص:682)

(3)—بِسْمِ اللّٰهِ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ:

”بِسْمِ اللّٰهِ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ“ (دس مرتبہ)

فائدہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ حِينَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ: بِسْمِ اللّٰهِ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، وُقِيَ كُلَّ شَيْءٍ يَتَخَوَّفُهُ، وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ إِلَى مِثْلِهَا“ جس نے رات کو حرکت کرتے (یعنی کروٹ لیتے) ہوئے مذکورہ کلمات دس مرتبہ پڑھے وہ ہر اُس چیز سے بچالیا جائے گا جس کا اُسے خوف ہے، اور اُسی کے مثل اگلی رات تک کسی گناہ کی مجال نہیں اُسے ہلاک کردے۔(مکارِم الأخلاق، خرائطی:977)

تہجد کیلئے اُٹھنے کے وقت کی دعائیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ جب رات کو کسی وقت تہجد کیلئے اُٹھتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ الحَقُّ وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ المُقَدِّمُ، وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“۔(بخاری:1120)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اُن سب کو تھامنے والا ہے، اور تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں، تیرے لئے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اُن سب کی بادشاہت ہے، اور تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اُن سب کا تو نور ہے، اور تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں، تو آسمان و زمین کا بادشاہ ہے، اور تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، تیری بات حق ہے،، جنّت حق

ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء کرام علیہم السلام حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے لئے ہی میں اِسلام لایا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا، تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری ہی جانب میں نے رجوع کیااور تیرے ہی نام پر میں نے (دشمنوں سے) جھگڑا کیا، اور تیری ہی جانب میں فیصلہ لینے کیلئے آیا، پس میرے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيْهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ“۔(مسلم:770)

ترجمہ: اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اِسرافیل علیہم السلام کے پروردگار! اے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! غیب و حاضر کی باتوں کو جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان اُن چیزوں میں فیصلہ کردینے والا ہے جس میں وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں، مجھے اپنے حکم سے حق کے اندر کیے گئے اختلاف میں صحیح بات کی راہنمائی فرما، بیشک تو جسے چاہے سیدھے راستے کی جانب ہدایت دیدیتا ہے۔

تہجد سے فارغ ہونے کے بعد کی دعائیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھ رہے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي، وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِي، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي،وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الأَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي، وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي، افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الأُمُورِ، وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ، كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ البُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ، وَمِنْ فِتْنَةِ القُبُورِ، اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي، وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ، وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ العَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ ذَا الحَبْلِ الشَّدِيدِ، وَالأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الأَمْنَ يَوْمَ الوَعِيدِ، وَالجَنَّةَ يَوْمَ الخُلُودِ، مَعَ المُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرُّكَّعِ، السُّجُودِ المُوفِينَ بِالعُهُودِ، إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ، وإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ، غَيْرَ

ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ، سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ، وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ، نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ، وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الإِجَابَةُ، وَهٰذَا الجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَنُورًا فِي قَبْرِي، وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشَرِي، وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي، اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا، وَأَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ العِزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ المَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي المَجْدِ وَالكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الجَلَالِ وَالإِكْرَامِ"۔(ترمذی:3419)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری جانب سے ملنے والی اُس (بڑی) رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے، میرے (بکھرے ہوئے) کاموں کو جمع کر دے، اس کی برکت سے میری پراگندگی (اَبتری) کو دور کر دے، اس کے ذریعہ میرے غیبی (یعنی نگاہوں سے پوشیدہ) کاموں کو سنوار دے، میری موجودہ (یعنی حاضر) چیزوں کو بلندی عطاء کر دے، اس کے ذریعہ میرے عمل کو پاکیزہ بنادے، اس کے ذریعہ مجھے ہدایت کا اِلہام فرما، اس کے ذریعہ میری الفت (مانوس چیزوں) کو لوٹا دے اور اس کے ذریعہ مجھے ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ مجھے ایسا ایمان ویقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما کہ اس سے میں دنیا آخرت میں تیری

کرامت کے شرف کو حاصل کرسکوں۔ اے اللہ میں تجھ سے فیصلہ میں کامیابی، شہداء کی مہمانی، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور میرا عمل ضعیف ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، پس میں تجھ سوال کرتا ہوں اے تمام اُمور میں فیصلہ کرنے والے، اے سینوں کو شفاء عطا کرنے والے! تو مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح بچا جس طرح تو سمندروں (کے میٹھے اور کھارے پانیوں) کو آپس میں ملنے سے بچاتا ہے اور مجھے بچالے ہلاک کرنے والی دعا اور قبر کے فتنے سے۔ اے اللہ جو بھلائی میری عقل میں نہ آئے میری نیت اور سوال بھی اُس تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا وہ بھلائی جو تو اپنے کسی بندے کو عطاء کرنے والا ہو تو میں بھی تیری جانب اُس بھلائی کے بارے میں شوق و رغبت کا اِظہار کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اُس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اے تمام جہانوں کے پالنہار اللہ۔ اے اللہ! اے سخت رسّی اور اچھے کام والے میں تجھ سے قیامت کے دن کے امین اور چین اور ہمیشگی کے دن مقربین کے ساتھ جنت (میں داخلہ) کا سوال کرتا ہوں، جو گواہی دینے والے، رکوع و سجود کرنے والے اور وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو بڑا مہربان اور محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ ہمیں ہدایت دینے والا بنا، ہدایت یافتہ بنا، گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والا نہ بنا، تو ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں سے دشمنی کرنے والا بنا۔ ہم تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کریں اور تیری دشمنی کے سبب اُن سے دشمنی کریں جو تیری مخالفت کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! (میری جانب

سے) یہ دعا ہے، اب قبول کرنا تیرا کام ہے اور (میری جانب سے) یہ کوشش ہے اور بھروسہ تو تجھ ہی پر ہے۔ یا اللہ میرے دل میں، میری قبر میں، میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں بائیں، میرے اوپر نیچے، میرے کانوں میں، میری آنکھوں میں، میرے بالوں میں، میری کھال میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں میرے لئے نور ڈال دے۔ اے اللہ میرا نور بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی ذات کے ساتھ مخصوص کر دیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں۔ پاک ہے وہ جو فضل اور نعمتوں والا ہے، پاک ہے وہ جو بزرگی اور کرم والا ہے، پاک ہے وہ جو جلال اور بزرگی والا ہے۔

یہی دُعاء فجر کی سنتوں کے بعد بھی پڑھنا منقول ہے۔(طبرانی اوسط:3696) لہٰذا اگر تہجد میں یہ دُعاء نہ پڑھی جاسکے تو کم از کم سنتوں کے بعد پڑھ لینا چاہیئے۔

﴿تیسرا عمل: مسواک کرنا﴾

نبی کریم ﷺ رات کو سوتے ہوئے مسواک اپنے سرہانے رکھتے اور اُٹھنے کے بعد مسواک فرمایا کرتے تھے۔ طبی اعتبار سے بھی بیدار ہونے کے بعد دانتوں کی صفائی کا اہتمام بہت ضروری ہے، اِس لئے کہ اس وقت میں دانتوں پر میل چڑھ جاتا ہے اور منہ کے اندر بو پیدا ہو جاتی ہے، جس کو اگر زائل نہ کیا جائے تو گفتگو کرتے ہوئے دوسروں کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے، نیز اِس حالت میں دانتوں کو صاف کیے بغیر کچھ کھانے پینے کی صورت میں بیماریوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور بالخصوص صبح

کے وقت میں نماز پڑھنا، ذکر و تلاوت اور دُعاؤں میں لگنا دانتوں کو صاف کیے بغیر کسی بھی طرح مناسب نہیں ۔اِس لئے اتباعِ سنت کی نیت سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”كَانَ لَا يَنَامُ إِلَّا وَالسِّوَاكُ عِنْدَهُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ“ نبی کریم ﷺ ہمیشہ اپنے پاس مسواک رکھ کر سویا کرتے تھے، اور بیدار ہوتے تو مسواک سے اِبتداء کیا کرتے تھے۔(مسند احمد:5979)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ، فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ“ نبی کریم ﷺ کیلئے (سونے کے وقت)وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی تھی ،جب آپ رات کو کھڑے ہوتے تو قضاءِ حاجت فرماتے اور مسواک کیا کرتے تھے۔(ابو داؤد:56)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ، فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ“ نبی کریم ﷺ رات یا دن کو جب بھی سو کر اُٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔(ابو داؤد:57)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ“ نبی کریم ﷺ جب رات کو اُٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے اچھی طرح ملا کرتے تھے۔(ابو داؤد:55)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں:

”بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ، أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ“ میں نے ایک رات نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس گزاری، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو وضو کے پانی کے پاس تشریف لائے اور اپنی مسواک لے کر مسواک فرمائی۔(ابوداؤد:58)

﴿چوتھا عمل: ذکرِ الٰہی کا اہتمام کرنا﴾

اُٹھنے کے بعد بستر چھوڑنے سے پہلے دُعاؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ ذکر کرنا چاہیئے، اِس سے نیند کا خمار اتر جاتا ہے، سستی دور ہوتی ہے، شیطان بھاگتا ہے اور اِنسان کے اندر اُٹھنے کی اور اُٹھ کر اللہ کے سامنے سر بسجود ہونے کی ہمت پیدا ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ“ شیطان تم میں سے ہر شخص کی گدی پر جبکہ وہ سو جاتا ہے، (سستی کی) تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر ہاتھ مارک کر یہ کہتا ہے:”عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ“سو جاؤ رات بہت لمبی ہے، پس اگر وہ بیدار ہوتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ اُٹھ کر وضو کرلے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اور اگر وہ نماز پڑھنا

شروع کر دے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ چست اور چاق و چوبند ہو کر پاکیزہ نفس ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے، ورنہ گندے نفس ہونے کی حالت میں سستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔(بخاری:1142)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا رَدَّ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ نَفْسَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَبَّحَهُ، وَمَجَّدَهُ، وَاسْتَغْفَرَهُ، فَغَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَإِنْ هُوَ قَامَ، فَتَوَضَّأَ، فَذَكَرَهُ، وَاسْتَغْفَرَهُ، وَدَعَاهُ، تَقَبَّلَ مِنْهُ“

جب اللہ تعالیٰ رات کو کسی مسلمان بندے کی روح (اُٹھنے کے بعد (اُسے واپس لوٹاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمجید بیان کرتا ہے اور اُس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اگر وہ کھڑا ہو جائے، وضو کرکے اللہ کو یاد کرے، اِس تغفار کرے اور اُس سے دُعاء کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُعاء قبول فرماتے ہیں۔(مکارِم الاخلاق خرائطی:971)

حضرت ربیعہ بن کعب اَسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:”كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَقُولُ:سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ:سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ“میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُجرے کے پاس رات گزارا کرتا تھا، رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھتے تو میں کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنتا تھا:”سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ اللہ کی ذات پاک ہے جو تمام جہانوں کا پالنے

والا ہے۔ پھر کافی دیر تک آپ ﷺ یہ کہا کرتے تھے: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ پاک ہے اللہ کی ذات اور تمام تعریفیں اُسی کیلئے ہیں۔(نسائی:1618)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ آنکھ کھلنے کے بعد آپ ﷺ نے کچھ نہ کچھ ذکر کرنے کی تعلیم دی ہے۔

بیدار ہونے کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے جانے والے کلمات:

نبی کریم ﷺ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ چند اَذکار کے ایسے کلمات ہیں جن کو اُٹھنے کے بعد دس دس مرتبہ پڑھ لینا چاہیئے، جیسا کہ خود آپ ﷺ پڑھا کرتے تھے، اِس لئے اِتباعِ نبوی میں ہر صاحبِ ایمان کو اِس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور وہ کلمات یہ ہیں، اِن سب کو دس دس مرتبہ پڑھنا چاہیئے:

(1)—”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ (2)—”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“

(3)—”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ (4)—”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“

(5)—”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ“ (6)—”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“

(7)—”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي“

(8)—”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

حضرت شَرِیقِ ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ”بِمَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ“ نبی کریم ﷺ رات کو اُٹھ کر سب سے پہلے کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا

سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ "تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات کو جب اُٹھتے تو دس مرتبہ تکبیر، دس مرتبہ تحمید، دس مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" دس مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ"، دس مرتبہ اِستغفار، دس مرتبہ تہلیل اور دس مرتبہ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا،وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" پڑھا کرتے تھے۔(ابوداؤد:5085)بعض روایات میں دس مرتبہ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي" پڑھنے کا بھی تذکرہ ہے۔(مسند احمد:25102)

﴿پانچواں عمل: آلِ عمران کا آخری رکوع پڑھنا﴾

نبی کریم ﷺ بیدار ہونے کے بعد سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع جو دس آیات پر مشتمل ہے، وہ پڑھا کرتے تھے، اِس لئے اِس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اگر مکمل رکوع نہ پڑھ سکیں تو احادیثِ طیّبہ میں نبی کریم ﷺ سے پانچ آیات، دو آیتیں، حتی کہ صرف ایک آیت کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ اور خاص طور پر اس رکوع کی ابتدائی آیات کو پڑھتے ہوئے آپ ﷺ آسمان کی جانب دیکھا کرتے تھے، اِس لئے ممکن ہو تو ابتدائی آیات کو پڑھتے ہوئے آسمان کی جانب بھی دیکھنا چاہیئے۔

اِس بارے میں پائی جانے والی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سے سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کے پڑھنے میں مندرجہ ذیل طریقے ثابت ہیں، اِن میں سے کسی بھی طریقہ کو سنّت کی نیت سے اختیار کیا جاسکتا ہے:

(1)سورۂ آلِ عمران کا دس آیتوں پر مشتمل پورا آخری رکوع پڑھنا۔

(2)"إِنَّ فِي خَلْقِ" سے لیکر "لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ" تک پانچ آیات پڑھنا۔

(3)"رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ" لیکر "إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" تک چار آیات پڑھنا۔

(4)"إِنَّ فِي خَلْقِ" سے لیکر "فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" دو آیتیں پڑھنا۔

(5)صرف پہلی آیت یعنی آیت نمبر 190 "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ" پڑھنا۔

اب مذکورہ بالا صورتوں سے متعلّق روایات بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

(1)۔۔۔سورۂ آلِ عمران کا مکمل آخری رکوع:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي" نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) کو صاف کیا، پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیات (آخری رکوع) کی تلاوت فرمائی، پھر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے (پانی نکال کر) اچھی طرح وضو کیا اور پھر نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔(بخاری:183)

(2)۔۔۔سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کی پانچ آیات:

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ}"

پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے، وضو کیا، مسواک کی اور پھر سورہ آلِ عمران کی "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ" سے لیکر پانچ آیات تلاوت فرمائی۔(ابو داؤد:1355)

(3)—سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کی چار آیات:

ایک اَنصاری صحابی نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:"ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ، فَقَالَ:{رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا} حَتَّى بَلَغَ {إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ}ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاشِهِ، فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا، ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنَّ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى"۔(نسائی:1626)

پھر نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور اُفُق (آسمان کے کنارے) کو دیکھا اور سورۂ آلِ عمران کی آخری رکوع کی آیات یعنی "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا" لیکر "إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ" تک آیات تلاوت فرمائیں، اُس کے بعد اپنے بستر سے مسواک نکالی، پھر اپنے پاس موجود چمڑے کے ایک برتن میں پانی نکال کر مسواک کی اور نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔

(4)—سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کی دو آیتیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ{إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ}حَتَّى بَلَغَ {فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ}"

پھر نبی کریم ﷺ رات کے آخری حصے میں کھڑے ہوئے اور حجرہ سے نکل کر آسمان کو دیکھا اور سورہ آلِ عمران کی آیت "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ" سے لیکر "فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" تک (دو) آیات کی تلاوت فرمائی۔ (مسلم:256)

(5)۔۔سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کی ایک آیت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، أَوْ بَعْضُهُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ} إِلَى قَوْلِهِ {لِأُولِي الأَلْبَابِ}"

جب رات کا آخری تہائی یا اُس کا کچھ حصہ ہوا تو آپ ﷺ اُٹھ کر بیٹھے، آسمان کی جانب دیکھا اور "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ" سے لیکر "لِأُولِي الأَلْبَابِ" تک ایک آیت تلاوت فرمائی۔ (بخاری:7452)

﴿چھٹا عمل: آسمان کی جانب نگاہ اُٹھا کر غور و فکر کرنا﴾

ما قبل احادیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کی آیات کو پڑھتے ہوئے آسمان کو دیکھنا چاہیئے بالخصوص اس کی ابتدائی آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق اور رات و دن کی تبدیلی میں عقلمندوں کیلئے نشانیاں بتلائی ہیں اور عقلمندوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آسمان وزمین میں غور و فکر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

یعنی اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

اور پھر اِس کے بعد بھی ”إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ“ دُعاء کے معنی پر مشتمل آیات ہیں اُنہیں پڑھتے ہوئے آسمان کو دیکھنا چاہیئے اور اِن آیات میں، آسمان وزمین کی تخلیق میں، نیز نیند اور بیدار ہونے کے معاملے میں غور و فکر کرنا چاہیئے، یہ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے، آپ ﷺ بیدار ہونے کے بعد یہ عمل کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد مسجد ہی میں گھر واپس لوٹنے سے پہلے سات رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اُن میں سے پہلی چار رکعات میں سے ہر دو رکعت پر سلام پھیر لیتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے، وتر کی پہلی دو رکعت میں سلام جیسا تشہد پڑھتے اور تیسری رکعت میں معوّذات (اخلاص، فلق اور ناس) پڑھتے، پھر جب آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھ کر سو جاتے، پھر جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دُعاء پڑھتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنَامَنِي فِي عَافِيَةٍ“

پھر آپ ﷺ اپنے سر کو آسمان کی جانب اُٹھا کر غور و فکر کرتے اور پھر (سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کی آیات) ”رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ سے لیکر ”إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ“ تک پڑھتے اُس کے بعد وضو کرتے۔ (طبرانی اوسط: 8959)

﴿ساتواں عمل: معوّذتین پڑھنا﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (فجر کی) نماز میں معوّذتین کی تلاوت کی اور پھر مجھ سے اِرشاد فرمایا:

"اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ، وَكُلَّمَا قُمْتَ" اپنے سونے جاگنے کے وقت اِن دونوں سورتوں کو پڑھا کرو۔(سنن کبریٰ نسائی:10659)

آٹھواں عمل: ناک کی اچھی طرح صفائی کرنا

سوتے ہوئے ناک اور حلق میں کچھ رطوبتیں جمع ہو جاتی ہیں، اور اُس کی وجہ سے اُٹھنے کے بعد منہ میں بھی لعاب سا جمع ہو جاتا ہے، اِس لئے اُٹھنے کے بعد ناک اور گلے وغیرہ کی اچھی طرح سے صفائی کر لینی چاہیئے۔ نبی کریم ﷺ نے اِس کی تعلیم دی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ" جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اُسے چاہیئے کہ اپنی ناک کو تین مرتبہ (پانی ڈال کر) جھڑک لے، اِس لئے کہ شیطان اُس کی ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔(مسلم:238)

نواں عمل: ہاتھ دھونا

سوتے ہوئے اِنسان کے ہاتھ جسم کے مختلف حصوں میں لگتے ہیں، اِس لئے اُٹھنے کے بعد کسی برتن وغیرہ میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھولینا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ" جب تم میں سے کوئی نیند سے

بیدار ہو تو اُسے چاہیئے کہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھولے اِس لئے کہ اُسے نہیں معلوم کہ اُس کے ہاتھ رات بھر کہاں رہے ہیں۔(مسلم:278)

دسواں عمل:وضو کرنا

اُٹھنے کے بعد نماز وغیرہ پڑھنے کیلئے وضو کی ضرورت ہے،اِس لئے خوب اہتمام کے ساتھ سنت کے مطابق کامل وضو کرنا چاہئے،حدیث کے مطابق (جوما قبل گزر چکی ہے) وضو کی برکت سے شیطان کی جانب سے لگائی گئی گرہوں میں دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔(بخاری:1142)اور اِنسان نماز کیلئے تیار ہو جاتا ہے،ظاہری طہارت کی برکت سے اللہ باطن اور روح کی بھی طہارت عطاء فرماتے ہیں،یہی وجہ ہے کہ احادیث طیّبہ میں بہت کثرت کے ساتھ وضو کی برکت سے گناہوں کی معافی کی بشارت سنائی گئی ہے۔

دسواں عمل:تہجد کی نماز پڑھنا

اُٹھنے کے بعد کے معمولات میں ایک اہم معمول جو نبی کریم ﷺ کی سنتِ طیّبہ اور اللہ کے نیک اور صالح بندوں کا طریقہ ہے،نبی کریم ﷺ نے ساری زندگی اِس عمل کو خود بھی اختیار کیا ہے اور اپنی اُمّت کو بھی اِس کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”لَا تَدَعُنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ، وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ“رات کی نماز(تہجد)کو ہرگز ترک مت کیا کرو اگرچہ بکری کا دودھ نکالنے کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔(طبرانی اوسط:4114)

اِس لئے اِتباعِ سنتِ نبویہ میں اِس قیمتی عمل کو اختیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔آمین

تہجد کے فضائل اور اِنعامات:

تہجد اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی بہت بڑی نعمت ہے، یہ جسے نصیب ہو جائے وہ بڑے ہی نصیبوں والا ہے، جس کی قسمت کے باگ جاگ جاتے ہیں اُسے اللہ تعالیٰ یہ عظیم الشان نعمت عطاء فرماتے ہیں، اگرچہ اِس نعمت کو حاصل کرنے والے لوگ قلیل ہیں، لیکن جو ہیں وہ افضل ترین لوگ ہیں، انبیاء اور صلحاء کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن خوش نصیب بندوں میں شامل فرمادے۔

علّامہ ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَفِي قِيَامِ اللَّيْلِ مِنْ الْفَوَائِدِ جُمْلَةٌ، فَلَا يَنْبَغِي لِطَالِبِ الْعِلْمِ أَنْ يَفُوتَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَمِنْهَا:أَنْ يَحُطَّ الذُّنُوبَ كَمَا يَحُطُّ الرِّيحُ الْعَاصِفُ الْوَرَقَ الْيَابِسَ مِنْ الشَّجَرَةِ.الثَّانِي: أَنَّهُ يُنَوِّرُ الْقَلْبَ.الثَّالِثُ: أَنَّهُ يُحَسِّنُ الْوَجْهَ.الرَّابِعُ: أَنَّهُ يُذْهِبُ الْكَسَلَ، وَيُنَشِّطُ الْبَدَنَ.الْخَامِسُ: أَنَّ مَوْضِعَهُ تَرَاهُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ السَّمَاءِ كَمَا يَتَرَاءَى الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لَنَا فِي السَّمَاءِ“ تہجد کی نماز میں کئی سارے فوائد ہیں، لہٰذا کسی علم کے طلب کرنے والے کیلئے مناسب نہیں ہے کہ اُس سے اِن فوائد میں سے کوئی بھی فائدہ فوت ہو جائے۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ تہجد کی نماز گناہوں کو اِس طرح گرادیتی ہے جیسے تند و تیز ہوا درخت کے سوکھے ہوئے پتوں کو گرادیتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ تہجد کی نماز دل کو منوّر اور روشن کر دیتی ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ تہجد کی نماز چہرے کو حَسین اور خوبصورت کر دیتی ہے۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ تہجد کی نماز سستی کو دور کر کے جسم کو چست کر دیتی ہے۔ پانچواں فائدہ یہ ہے کہ تہجد پڑھنے والے کے مقام کو آسمان

کے فرشتے ایسے دیکھتے ہیں جیسے ہمیں کوئی چمکتا ہوا ستارہ آسمان میں نظر آتا ہے۔(المدخل لابن الحاج:2/137)

ذیل میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں تہجد کے فضائل کو ذکر کیا جارہا ہے:

❶ تہجد کی نماز نبی کریم ﷺ کی سنّت ہے:

تہجد کی نماز نبی کریم ﷺ کی صرف سنّت ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کا ایک بہت ہی محبوب اور پسندیدہ عمل ہے، آپ ﷺ اِس نماز کو بہت ہی زیادہ پسند فرماتے تھے، حتی کہ اِس نماز کی ادائیگی میں آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں اِس قدر مشقت اور ریاضت و مُجاہدہ فرمایا ہے کہ جتنا کسی اور باب میں نہیں ملتا۔ذیل میں اِس حقیقت کو سمجھنے کیلئے صرف چند روایات ملاحظہ کیجئے:

حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اِس قدر طویل نمازیں پڑھتے کہ آپ کے مبارک پاؤں پھول جاتے (اُن میں ورم آجاتا) آپ ﷺ سے عرض کیا گیا:”أَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ“ یارسول اللہ! آپ اِس قدر تکلیف کیوں اُٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:”أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا“ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں ؟۔(مسلم:2819)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ يَقُومُ حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ“ نبی کریم ﷺ (اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ دونوں پاؤں میں پھٹن آجاتی۔(رواہ البخاری تعلیقاً، باب قیام النبی ﷺ اللیل حتی ترم قدماہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے شروع میں تین مرتبہ "اَللّٰہُ أَکْبَرُ" کہہ کر یہ کلمات پڑھے: "ذُو الْمَلَکُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ" اُس کے بعد آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی اور سورۃ البقرۃ پڑھ کر رکوع فرمایا، آپ کا رکوع قیام کے بقدر تھا اور آپ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِیمِ" پڑھ رہے تھے، پھر آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور رکوع کے بقدر (قومہ میں) کھڑے رہے، اور "لِرَبِّيَ الْحَمْدُ" پڑھتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے بقدر تھا اور آپ سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَی" پڑھتے رہے، پھر سجدہ سے اُٹھ کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدہ کے بقدر بیٹھ کر: "رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي" پڑھتے رہے۔ اِسی طرح آپ ﷺ نے چار رکعات پڑھیں اور اُن میں سورۂ بقرۃ، سورۂ آلِ عمران، سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا سورۂ اَنعام کی تلاوت فرمائی۔(ابوداؤد:874)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں ایک رات نبی کریم ﷺ کے برابر میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے "سبع طِوال" (سوا دس پاروں پر مشتمل سات طویل سورتیں) سات رکعتوں میں پڑھیں۔ آپ ﷺ رکوع سے سر اُٹھاکر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِي الْمَلَکُوتِ وَالْجَبَرُوتِ، وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ" پڑھ رہے تھے، آپ کا رکوع قیام کے بقدر اور آپ کا سجدہ رکوع کے بقدر تھا، اِسی طرح (سے طویل قیام، طویل رکوع اور طویل سجدوں کے ساتھ) آپ ﷺ نے اپنی نماز مکمل فرمائی تو آپ ﷺ کے پاؤں مبارک ٹوٹنے کے قریب تھے۔(مسند احمد:23363)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوئے (تاکہ آپ کی رات کی نماز کو دیکھ سکیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے، مسواک کرکے وضو کیا اور سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع سورت کے آخر تک پڑھا، پھر کھڑے ہوکر طویل قیام اور طویل رکوع و سجود کے ساتھ دو رکعت پڑھیں، پھر فارغ ہوکر سوگئے یہاں تک کہ آپ کو خراٹے آنے لگے (یعنی گہری نیند سوگئے) پھر اِسی طرح تین مرتبہ میں (اُٹھ کر وہی کام کیے اور ہر مرتبہ دو دو رکعتیں پڑھ کر مجموعی طور پر) چھ رکعت پڑھیں اور ہر دفعہ آپ مسواک کرکے وضو فرماتے اور وہی آیات تلاوت فرماتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر پڑھی ،اُس کے بعد مؤذّن نے اَذان دیدی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے نکل گئے۔(مسلم:763)

❷ فرض نمازوں کے بعد تہجد سب سے افضل نماز ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ"

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز وہ (تہجد کی) نماز ہے جو رات کے درمیان میں پڑھی جائے۔(مسند احمد :8507)(مسلم:1163)

❸ تہجد کی نماز اللہ کے نیک اور صالح بندوں کا طریقہ ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل کرتے ہیں:

"عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ" رات کے قیام یعنی تہجد کو اپنے

اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، تمہارے رب کے قُرب کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹانے والی اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔(ترمذی:3549)

۴ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ ماقبل روایت میں تہجد کا ایک عظیم فائدہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے:”وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ“یعنی تہجد کی نماز تمہارے پروردگار کے قُرب (کے حصول) کا ذریعہ ہے۔(ترمذی:3549)

۵ تہجد کی نماز گناہوں کیلئے کفارہ ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی کی مذکورہ روایت میں تہجد کا ایک اور اہم فائدہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے:”وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ“یعنی تہجد کی نماز بندوں کے نامہ عمل سے گناہوں کو مٹادینے والی ہے۔(ترمذی:3549)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:”رَكْعَتَانِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُكَفِّرَانِ الخَطَايا“رات میں دو رکعتوں کا پڑھنا گناہوں کو مٹادیتا ہے۔(فیض القدیر:4471)

۶ تہجد کی نماز گناہوں سے روکنے والی ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تہجد کا ایک اور فائدہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے:
”وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ“یعنی تہجد کی نماز گناہوں سے روکنے والی ہے۔(ترمذی:3549)

❼ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے:

اِسی طرح کی ایک اور روایت جو کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے اُس میں یہ الفاظ بھی نقل کیے گئے ہیں: ''وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الجَسَدِ'' یعنی تہجد کی نماز کا اہتمام جسم سے بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔(ترمذی:3549)

❽ تہجد کی نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ''أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ'' بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ رات کے آخری پہر اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا ہے، پس اگر تم اُن لوگوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھتے ہو جو اُس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور شامل ہو جاؤ۔(ترمذی:3579)

❾ تہجد کی نماز پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

''ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمْ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ'' تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو (تہجد کی) نماز میں کھڑا ہوتا ہے دوسرے (نماز پڑھنے والے) لوگ جب وہ نماز میں صف باندھتے ہیں،

تیسرے (جہاد کرنے والے) لوگ جب وہ جہاد میں دشمن سے قتال کرتے ہوئے صف باندھتے ہیں۔(مشکوۃ المصابیح:1228)

⑩ تہجد کی نماز نبی کریم ﷺ کی محبوب اور پسندیدہ نماز ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ شَهْوَةً، وَإِنَّ شَهْوَتِي فِي قِيَامِ هَذَا اللَّيْلِ“ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کیلئے کوئی خواہش (یعنی محبوب اور پسندیدہ چیز) رکھی ہے، بیشک میری خواہش (یعنی محبوب اور پسندیدہ چیز) رات کا یہ قیام (یعنی تہجد کی نماز) ہے۔(طبرانی کبیر:12552)(فیض القدیر:1712)

⑪ تہجد میں بندے کی دُعاء بہت زیادہ قبول ہوتی ہے:

ہر اِنسان کی بہت سی دینی اور دنیاوی حاجات ہوتی ہیں، جن کو پورا کرنے کا اِنسان متمنی ہوتا ہے، اللہ سے دُعائیں مانگتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اُس کی تمام حاجتیں فوراً پوری ہوجائیں۔ حدیث کے مطابق تہجد کا وقت اپنی حاجتوں کو اللہ تعالیٰ سے پورا کروانے کا ایک بہترین وقت ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اِس وقت میں مانگی جانے والی دُعاؤں کو سب سے زیادہ قبول فرماتے ہیں، بلکہ اس وقت تو خود اللہ تعالیٰ کی جانب سے صدائیں لگ رہی ہوتی ہیں، کہ کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اُس کی مراد پوری کروں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں سب سے زیادہ کون سی دعاء سنی جاتی (یعنی قبول ہوتی) ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ“

رات کے آخری پہر اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعاء۔(ترمذی:3499)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ“

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو(اپنی شان کے مطابق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور یہ صدا لگاتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے مانگے ، میں اُس کی دُعاء قبول کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اُسے عطاء کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے میں اُس کی مغفرت کروں۔(بخاری:1145)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ“ بیشک رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جو کسی مسلمان بندے کو نصیب ہو جائے اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ ضرور نصیب کر دیتے ہیں اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔(مسلم:757)(مسند احمد:14355)

⓬ تہجد پڑھنے والے کیلئے جنّت کے عظیم بالاخانے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا

بیشک جنت میں ایسے (قیمتی اور شفّاف) بالا خانے ہیں جن کا ظاہری حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ ایک اَعرابی کھڑے ہوئے اور سوال کیا:

"لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟" یارسول اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) وہ بالا خانے کس کیلئے ہیں؟

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ"

یہ بالاخانے اُس کیلئے ہیں جو کلام میں نرمی رکھے، کھانا کھلائے، دائمی روزے رکھے اور رات کو اُس وقت نماز پڑھے جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (ترمذی:1984)

⑬ تہجد پڑھنے والے سب سے زیادہ معزّز، محبوب اور بہترین لوگ ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ" میری امّت کے سب سے زیادہ معزّز لوگ قرآن کریم کے حافظ اور تہجد گزار ہیں۔ (شعب الایمان:2447)

حضرت مُعافیٰ بن عمران رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

"عِزُّ الْمُؤْمِنِ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ، وَشَرَفُهُ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ"

مؤمن کی عزّت اُس کے لوگوں سے مستغنی ہونے میں ہے اور اُس کا شرف و مقام رات کے قیام میں ہے۔ (شعب الایمان:2978)

حضرت صہیب بن مہران رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

”شَرَفُ الْمُؤْمِنِ الصَّلَاةُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ وَالْإِيَاسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ“ مؤمن کی عزّت رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے اور لوگوں کے پاس موجود چیزوں سے اپنی اُمیدوں کے منقطع کرنے میں ہے۔(شعب الایمان:2979)

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي الدِّينِ يُعَمِّرُونَ مَسَاجِدِي، وَيَسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ، أُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا ذَكَرْتُ خَلْقِي بِعَذَابٍ ذَكَرْتُهُمْ فَصَرَفْتُ عَذَابِي عَنْ خَلْقِي“ بیشک میرے سب سے زیادہ محبوب بندے وہ ہیں جو دین کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں، میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور سحر کے وقت اِستغفار کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی کسی مخلوق کو عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں تو اپنے اِن بندوں کو یاد کرتا ہوں اور (ان کی برکت سے) اپنی مخلوق سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔(مصنّف عبد الرزاق:4740)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِينِي بِقِيَامِ اللَّيْلِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَنَامُوا إِلَّا قَلِيْلاً“ جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام مسلسل مجھے قیام اللیل (یعنی تہجد کی نماز) کی وصیّت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھ گیا کہ میری اُمّت کے سب سے بہتر لوگ بہت تھوڑا سوئیں گے۔(مسند الفردوس دیلمی:6306)

⑭ تہجد پڑھنے والوں کیلئے جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخلہ:

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سب سے پہلی مرتبہ جب آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دیدار کیا تو فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا ہرگز نہیں ہو سکتا، اور سب سے پہلی وہ بات جو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی:

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِسَلَامٍ“ اے لوگو! آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔(ترمذی:2485)

⑮ کثرت سے تہجد پڑھنے والوں کا چہرہ حَسین اور پُر نور ہو جاتا ہے:

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد منقول ہے: ”مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ“ جو شخص رات کو کثرت سے نماز پڑھتا ہے دن کو اُس کا چہرہ حسین اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔(شعب الایمان:2447)

⑯ تہجد کی دو رکعت کائنات کی ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے:

حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مروی ہے:

”رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُما ابْنُ آدَمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيا وَمَا فِيهَا وَلَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُما عَلَيْهِمْ“

ابنِ آدم کا رات کے آخری پہر میں دو رکعت تہجد پڑھنا اُس کیلئے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اُن سب سے بہتر ہے، اور اگر مجھے اپنی اُمّت پر مشقت کا خوف نہیں ہوتا تو میں یہ اُن پر لازم کر دیتا۔(فیض القدیر:4477)

⑯ تہجد کی نماز خیر و بھلائی کا اور جنّت کا دروازہ ہے:

حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: "أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الخَيْرِ" کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر خود ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خیر کے اُن دروازوں کی جانب راہنمائی کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ المَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ" روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اِس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو، اور کسی شخص کا رات کے درمیان میں (کسی پہر) تہجد کی نماز پڑھنا۔(ترمذی:2616)

حدیثِ مذکور میں اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خیر کو ایک گھر سے تشبیہ دیتے ہوئے اُس کے تین دروازے بیان کیے ہیں: ایک روزہ، دوسرا اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اور تیسرا رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنا۔ ہر صاحبِ عقل جانتا ہے کہ اِن تینوں عبادتوں کی ادائیگی میں نفس پر مشقت بہت ہوتی ہے اِس لئے اگر کوئی شخص اِن تینوں عبادتوں کی ادائیگی کا اہتمام شروع کر دے تو خیر کے دوسرے کام اُس کیلئے کرنا آسان ہو جاتے ہیں، اِس لئے اِن تینوں کو خیر کے درازے کہا گیا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:1/104)

مستدرکِ حاکم کی روایت میں مذکورہ بالا تینوں چیزوں کو نبی کریم ﷺ نے "أَبْوَابُ الْجَنَّةِ" بھی قرار دیا ہے یعنی روزہ رکھنا، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اور رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنا جنّت کے دروازے ہیں۔ (مستدرکِ حاکم:3548)

⓱ تہجد پڑھنے والے جنّت میں بلا حساب داخل ہوں گے:

حضرت اَسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ: أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ، يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ" لوگوں کو قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں جمع کیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا: أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو (دنیا میں) اُن کے بستروں سے الگ رہتے تھے؟ چنانچہ کچھ لوگ جو تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے، وہ کھڑے ہوں گے اور بغیر کسی حساب کے جنّت میں داخل ہوجائیں گے اُس کے بعد دوسرے تمام لوگوں کو حساب کتاب شروع ہوگا۔ (شعب الایمان:2974)

⓲ تہجد پڑھنے والوں کا میدانِ محشر میں اِعزاز واِکرام:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مروی ہے:

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا:

”سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَوْلَى بِالْكَرَمِ“عنقریب مجمع والے جان لیں گے کہ کون عزت اور کرامت کا زیادہ مستحق ہے؟ پھر کہا جائے گا: ”أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ“کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے تھے اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور لالچ کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور وہ ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پس وہ (تہجد پڑھنے والے) لوگ کھڑے ہوں گے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جائیں گے۔

اُس کے بعد اِعلان ہو گا: ”سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَوْلَى بِالْكَرَمِ“عنقریب مجمع والے جان لیں گے کہ کون عزت اور کرامت کا زیادہ مستحق ہے؟ پھر کہا جائے گا: ”أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ“کہاں ہیں وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی۔ پس وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جائیں گے۔

اُس کے بعد ایک اور اِعلان ہو گا: ”سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَوْلَى بِالْكَرَمِ أَيْنَ الْحَمَّادُونَ عَلَى كُلِّ حَالٍ“عنقریب مجمع والے جان لیں گے کہ کون عزت اور کرامت کا زیادہ مستحق ہے؟ پھر کہا جائے گا: ”أَيْنَ الْحَمَّادُونَ عَلَى كُلِّ حَالٍ“ کہاں وہ لوگ جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ خوب تعریف کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پس ایسے لوگ جو بہت کثرت سے ہوں گے، وہ کھڑے ہوں گے۔ اُس کے بعد باقی ماندہ لوگوں کی پکڑ دھکڑ اور حساب و کتاب شروع ہو گا۔ (شعب الایمان: 682)

⑲ تہجد پڑھنے والے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ“ جو شخص رات کو اُٹھے اور اپنی بیوی کو اُٹھائے اور وہ دونوں (تہجد کی) نماز پڑھیں تو وہ دونوں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مَردوں اور عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔(ابو داؤد:1451)

حدیثِ مذکور سے معلوم ہوا کہ تہجد کا اہتمام کرنے سے اِنسان اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے بندوں میں شامل ہو جاتا ہے، اور یہ کثرتِ ذکر وہ عظیم حکم ہے جس پر عمل کرکے دنیا و آخرت کی کامیابی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے اجرِ عظیم کے وعدے کررکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح یاب ہو جاؤ۔

ایک اور جگہ اِرشاد ہے: ﴿وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَات أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کیلئے اللہ نے مغفرت اور شاندار اَجر تیار کررکھا ہے۔

⑳ تہجد پڑھنے والوں کیلئے اللہ کے نبی کی رحمت کی دعاء:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ“

اللہ تعالیٰ اُس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اُٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ (سستی کی وجہ سے) نہ اُٹھے تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹیں مارے (اِسی طرح) اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو اُٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ (سستی کی وجہ سے) نہ اُٹھے تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹیں مارے۔(ابو داؤد:1450-1308)

۲۱ تہجد کا دوسرے تمام بڑے بڑے اعمال کے مقابلے میں کام آنا:

حضرت جعفرِ خَلَدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو اُن سے دریافت کیا: ”مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ“ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”طَارَتْ تِلْكَ الْإِشارَاتُ، وَغَابَتْ تِلْكَ الْعِبارَاتُ، وَفَنِيَتْ تِلْكَ الْعلومُ، وَنَفَدَتْ تِلْكَ الرُّسُومُ، وَمَا نَفَعَتنا إِلَّا رَكَعَاتٌ كُنَّا نَرْكَعُها عِنْدَ السَّحَرِ“

وہ سارے (غیبی) اِشارات ہوا میں اُڑ گئے، وہ (دقیق) عبارات غائب ہو گئیں، وہ (گہرے اور وسیع) علوم فنا ہو گئے، وہ سارے نقوش ختم ہو گئے، اور ہمیں صرف اُن چند رکعتوں نے نفع دیا جو ہم سحر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔(شعب الایمان:2986)

۶۲ تہجد میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا خَيَّبَ اللّٰهُ عَبْدًا قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ، وَنِعْمَ كَنْزُ الْمَرْءِ الْبَقَرَةُ، وَآلُ عِمْرَانَ“

اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کبھی ناکام اور نامراد نہیں کرتے جو رات میں اُٹھے اور سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران شروع کردے، اور اِنسان کا بہت ہی بہترین خزانہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران ہیں۔(طبرانی اوسط:1772)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

”نِعْمَ كَنْزُ الصُّعْلُوكِ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ يَقُومُ بِهَا فِي آخِرِ اللَّيْلِ“

سورۂ آلِ عمران فقیر آدمی کا کتنا ہی بہترین خزانہ ہے جس کو وہ رات کے آخری حصہ میں (تہجد میں) کھڑے ہو کر پڑھے۔(سنن دارمی:3441)

۶۳ تہجد کی نماز میں رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَذَالِكَ أَفْضَلُ“ جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اُٹھ سکے گا اُسے چاہیئے کہ رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لے اور جو رات کے آخری حصہ میں اٹھنا چاہتا ہو (اور اُٹھ سکتا ہو) تو اُسے رات کے آخری حصہ میں وتر

پڑھنی چاہیئے ،اِس لئے کہ رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھتے ہوئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا) افضل ہے۔(مسلم:755)

بعض روایت میں "فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَهِيَ أَفْضَلُ" کے الفاظ منقول ہیں ، جس کا مطلب یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (رات کے آخری حصہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا) افضل ہے۔(ترمذی:455)(ابن ماجہ:1187)

۲۴ تہجد کی نماز پڑھنے والوں کیلئے فرشتوں کی صدائیں:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

"صَلُّوا مِنَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَرْبَعًا، وَلَوْ رَكْعَتَيْنِ، مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ تُعْرَفُ لَهُمْ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ:يَا أَهْلَ الْبَيْتِ، قُومُوا لِصَلَاتِكُمْ" رات کو اُٹھ کر نماز پڑھا کرو، اگرچہ چار رکعت یا دو رکعت ہی کیوں نہ ہو۔ جس گھرانے میں رات کو نماز پڑھنے کی عادت ہوتی ہے تو اُنہیں (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) کوئی پکارنے والا پکار کے کہتا ہے: اے گھر والو! تم لوگ اپنی (تہجد کی) نماز کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔(شعب الایمان:2945)

۲۵ رات کی نماز دن کی نماز سے افضل ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى الْعَلَانِيَةِ"رات کی نماز(تہجد) کی فضیلت

دن کی نماز کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے علی الاِعلان صدقہ کرنے کے مقابلے میں خفیہ طور پر صدقہ کرنے فضیلت ہے۔(طبرانی کبیر:8998)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى صَلَاةِ التَّطَوُّعِ“رات کی نماز دن کی نماز کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نفل نمازوں کے مقابلے میں فرض نمازیں۔(مصنّف عبد الرزاق:4736)

فائدہ: واضح رہے کہ دن کی نماز سے نوافل مراد ہیں، فرائض نہیں، اِس لئے کہ خود حدیث میں تہجد کو فرائض کے بعد سب سے افضل کہا گیا ہے۔(مسلم:1163)

۲۶ تہجد پڑھنے والوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا عذاب اور غضب ٹل جاتا ہے:

حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

”إِنِّي لَأَهُمُّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عَذَابًا فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى عُمَّارِ بُيُوتِي، وَالْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ صَرَفْتُ عَنْهُمْ“بیشک میں کسی زمین کے رہنے والوں پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ کرتا ہوں، لیکن جب میں اپنے گھروں (یعنی مساجد) کے آباد کرنے والوں کو، میری خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرنے والوں کو اور سحر کے وقت میں اِستغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اُن سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔(شعب الایمان:8633)

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي الدِّينِ يُعَمِّرُونَ مَسَاجِدِي، وَيَسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ، أُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا ذَكَرْتُ خَلْقِي بِعَذَابٍ ذَكَرْتُهُمْ فَصَرَفْتُ عَذَابِي عَنْ خَلْقِي“بیشک میرے سب سے زیادہ محبوب بندے وہ ہیں جو دین کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں، میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور سحر کے وقت اِستغفار کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی کسی مخلوق کو عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں تو اپنے اِن بندوں کو یاد کرتا ہوں اور (ان کی برکت سے) اپنی مخلوق سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔(مصنّف عبد الرزاق:4740)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

”عَلَيْكُمْ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَو رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَإِنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَتَدْفَعُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اپنے اوپر رات کی نماز(یعنی تہجد) کو لازم کرلو، اگرچہ ایک ہی رکعت کیوں نہ، اِس لئے کہ تہجد کی نماز گناہ سے روکنے والی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والے سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کی تپش کو دور کردے گی۔(مسند الفردوس دیلمی:4030)

⑫ تہجد پڑھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرشتوں پر فخر فرمانا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے:

”عَلَيْكُم بِصَلَاةِ اللَّيْل فَإِنَّهُ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلَى رَبّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمْ مَلَآئِكَتَهُ وَيُحَبّبُكُمْ إِلَى خَلْقِهِ وَيَدْفَعُ عَنْكُمُ الْبَلَاءَ وَمِيْتَةَ السُّوءِ وَيُطْفِيءُ عَنْكُمْ حَرَّ النَّارِ“

اپنے اوپر رات کی نماز (یعنی تہجد) کو لازم کرلو، اِس لئے کہ یہ تمہارے لئے پروردگار کے قرب کا باعث ہے، اور بیشک (تہجد پڑھنے کی برکت سے) اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں، تمہیں اپنی مخلوق کی نگاہوں کو محبوب بنادیتے ہیں، تمہاری مصیبت کو دور کردیتے ہیں، بُری موت سے بچاتے ہیں اور تمہارے اوپر سے جہنم کی آگ کی تپش کو بجھادیتے ہیں۔(مسند الفردوس دیلمی:4030)

حدیثِ مذکور میں تہجد پڑھنے کے چھ فائدے ذکر کیے گئے ہیں:

(1)—تہجد کی نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

(2)—تہجد کی نماز پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں۔

(3)—تہجد پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں کی نگاہوں میں محبوب بنادیتے ہیں۔

(4)—تہجد پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ بلاء اور مصیبت دور کردیتے ہیں۔

(5)—تہجد پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ بُری موت سے بچاتے ہیں۔

(6)—تہجد پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے بچاتے ہیں۔

تہجد کی نعمت کو کیسے حاصل کیا جائے:

تہجد کی نعمت کو حاصل کرنے کے طریقے درج ذیل ہیں:

(1)اللہ تعالیٰ سے تہجد کی توفیق ملنے کی دعاء کرنا۔

(2)عزمِ مصمّم یعنی پختہ اِرادہ کرنا۔

(3)رات کو جلدی سونا۔

(4)تہجد میں اُٹھنے کا کوئی اِنتظام کر کے سونا۔

(5)سورۂ کہف کی آخری آیات کے ذریعہ اُٹھنے کا اہتمام کرنا۔

(6)قیلولہ یعنی دوپہر میں کچھ دیر آرام کرنا۔

(7)گناہوں سے اِجتناب کرنا۔

(8)تہجد کے فضائل اور اِنعامات کو پڑھتے اور سنتے رہنا۔

(9)تہجد کے فوت ہونے پر افسردہ ہونا اور اُس کا تدارک کرنا۔

(10)تہجد کے حصول کی پیہم اور مسلسل کوشش کرتے رہنا۔

❶ اللہ تعالیٰ سے تہجد کی توفیق مانگنا:

اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا، اِس لئے سچی طلب اور جستجو کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تہجد کی توفیق مانگنا بلکہ مانگتے رہنا چاہیئے حتی کہ یہ عظیم توفیق جب مل بھی جائے تب بھی اللہ سے اِستقامت اور دَوام کی دعاء کرتے رہنا چاہیئے۔

❷ عزمِ مصمّم یعنی پختہ اِرادہ کرنا:

اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو مضبوط قوّتِ اِرادی کا حامل بنایا ہے، جس کو اگر اِنسان صحیح استعمال کرے تو پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر دیتا ہے، مشکل تو کیا ناممکن کو بھی ممکن بناڈالتا ہے، خود سوچیں! یہ قوّتِ اِرادی ہی کا تو کرشمہ ہے کہ کمزور اور ناتواں اِنسان نے قدرت کے دیے ہوئے عقل و خِرد جیسے عظیم تحفے کو اِستعمال کر کے کیسی کیسی جدید محیّر العقول مشینریاں بناڈالیں جس سے دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی، فاصلے سمٹ گئے۔ ظاہر ہے کہ جب اِنسان اپنی مضبوط قوّتِ اِرادی کو اِستعمال کر کے دنیا کے ایسے عجیب و

غریب کام کر سکتا ہے تو وہ ہمت اور طاقت کا مظاہر کرتے ہوئے رات کو تہجد کیلئے بھی یقیناً اُٹھ سکتا ہے، بس اِرادے میں پختگی اور سچائی شرط ہے۔

تہجد کی نیت اور اِرادہ لیکر سونے کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے اگر آنکھ نہ بھی کھلی تب بھی اللہ تعالیٰ تہجد کے ثواب سے محروم نہیں فرماتے۔

حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ“ جو اپنے بستر پر یہ نیت لیکر آیا کہ وہ رات کو نماز پڑھنے کیلئے اُٹھے گا اور اُس پر نیند غالب آگئی، یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اُس کی نیت کے مطابق اَجر لکھا جائے گا اور اُس کی نیند اُس کیلئے پروردگار کی جانب سے صدقہ ہوگی۔(نسائی:1787)

⓭ رات کو جلدی سونا:

حضرت ابو برزہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:”وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا“نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشاء کی نماز کے بعد (بلاضرورت) بات چیت کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے۔(بخاری:547)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا“نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔(طبرانی کبیر:11161)

حضرت عُروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: "مَا هٰذَا السَّمَرُ يَا عُرْوَةُ" اے عُروہ! یہ عشاء کے بعد باتیں کیوں کر رہے ہو؟ پھر فرمایا: "مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا قَبْلَهَا، وَلَا مُتَحَدِّثًا بَعْدَهَا إِمَّا نَائِمًا، فَيَسْلَمُ وَإِمَّا مُصَلِّيًا فَيَغْنَمُ" میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشاء سے پہلے سوتا ہوا اور عشاء کے بعد کبھی (فضول) باتیں کرتا ہوا نہیں دیکھا، یا تو سو جاتے اور (لغو اور بیکار باتوں سے) محفوظ ہو جاتے اور یا نماز پڑھ کر فائدہ حاصل کرتے۔ (شعب الایمان: 4586)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد لوگوں کو (مجلسیں لگا کر) گپیں لگانے پر مارا کرتے تھے اور فرماتے: "أَسَمَرٌ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَنَوْمٌ آخِرَهُ" کیا رات کے شروع میں گپیں لگا رہے ہو اور آخر میں سو جاؤ گے۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 6681)

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"لَأَنْ أَنَامَ عَنِ الْعِشَاءِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْغُوَ بَعْدَهَا" میں عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے بنسبت اِس بات کے کہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر لغو اور بیکار باتوں میں لگوں۔ (مصنّف عبد الرزاق: 2144)

اِس سے معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد جلدی سو جانا چاہیئے اور کسی بھی قسم کی فضولیات میں لگ کر اپنی راتوں کو برباد نہیں کرنا چاہیئے، اِس سے صبح جلدی اُٹھنا نصیب ہوتا ہے، تہجد کی توفیق ملتی ہے ورنہ کم از کم فجر کی نماز تو مل ہی جاتی ہے۔

اور کتنے ہی حرماں نصیب اور نقصان و خسارے میں ہیں وہ لوگ جو راتوں کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ میں مصروف رہتے ہیں، فیس بک اور دیگر اِس جیسی کئی فضولیات میں

رات کا ایک بڑا حصہ ضائع کر دیتے ہیں، اور پھر رات کا جب آخری پہر شروع ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے دُعاؤں کی قبولیت کی صدائیں لگنی شروع ہوتی ہیں، اور اللہ کے نیک بندے اپنے بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے اور سر بسجود ہوتے ہیں اُس وقت یہ بد نصیب لوگ گھوڑے بیچ کر ایسی لمبی تان کر سوتے ہیں کہ تہجد تو تہجد فجر کی نماز بھی قضاء ہو جاتی ہے۔ فَاِلَی اللہِ الْمُشْتَکیٰ۔

یاد رکھیں! تہجد کی نماز کو پانے کیلئے اپنی فطرت کے مطابق سونے جاگنے کی ترتیب پر آنا بہت ضروری ہے، اللہ نے دن کو کام کیلئے اور رات کو سونے کیلئے بنایا ہے، یہی وجہ ہے کہ اندھیرا پھیلتے ہی جانور اور پرندے بھی اپنے اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی جانب لوٹنے لگتے ہیں، یہ نظامِ کائنات ہے جو اللہ نے بنایا ہے اور اِنسان بھی ایک زمانے تک اِسی نظام کے تحت چلتا رہا کہ رات کو جلدی سو کر صبح جلدی اُٹھ جایا کرتا تھا اور دن کا آغاز اللہ کے نام سے کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ اُس وقت جدید دور کی نت نئی سہولیات نہ ہونے کے باوجود بھی آج سے زیادہ برکت تھی۔ لیکن ؏

جس قدر تسخیر خورشید و قمر ہوتی گئی
زندگی تاریک سے تاریک تَر ہوتی گئی

② تہجد میں اُٹھنے کا کوئی اِنتظام کر کے سونا:

اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا کو دار الاَسباب بنایا ہے، یہاں ہر چیز اَسباب کے ماتحت ہے، اِس لئے تہجد میں اُٹھنے کیلئے بھی سبب کے درجہ میں کچھ نہ کچھ اِنتظام کر کے سونا چاہیئے، مثلاً:

الارم کا اِنتظام کرنا چاہیئے، گھر میں کوئی اُٹھتا ہو تو اُسے اُٹھانے کا کہہ دینا چاہیئے، آج کل فون کی بڑی سہولت ہے، لہٰذا کسی بھی جاننے والے سے یہ درخواست کردینی چاہیئے کہ وہ بذریعہ فون اُٹھادے۔

نبی کریم ﷺ نے لیلۃ التعریس میں جبکہ آپ ﷺ نے غزوہ خیبر سے واپسی کے سفر میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک جگہ آرام کرنے کی غرض سے اُترے تو آپ ﷺ نے نماز کی حفاظت کیلئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مامور کیا کہ وہ جاگتے رہیں اور نماز کے وقت میں ہمیں اُٹھادیں۔(مسلم:680)

⑤سورۂ کہف کی آخری آیات کے ذریعہ اُٹھنے کا اہتمام کیجئے:

سورۂ کہف کی آخری آیات کے بارے میں منقول ہے کہ اگر رات کو سوتے ہوئے یہ آیات پڑھ کر رات کے کسی بھی حصہ میں اُٹھنے کا اِرادہ کرلیا جائے تو اللہ تعالیٰ اُس وقت میں اُٹھادیتے ہیں۔روایت ملاحظہ کیجئے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا:

”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِسُوْرَةٍ مِلْءُ عَظَمَتِها مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلِكَاتِبِهَا مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَرَأَها يَوْمَ الجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ قَرَأَ الخَمْسَ الأَوَاخِرَ مِنْهَا عِنْدَ نَوْمِهِ بَعَثَهُ اللّٰهُ أَيَّ اللَّيْلِ شَاءَ؟ سُوْرَةُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ“ کیا میں تمہیں ایسی سورت بتلاؤں جس کی عظمت آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے کو بھر ڈالے اور اس کے لکھنے والے کو بھی اِس جیسا(آسمان و زمین

کے فاصلے کے برابر) اَجر ملے، اور جو اِس سورت کو جمعہ کے دن پڑھے اُس کے اُس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک اور مزید تین دن تک کے گناہ معاف کر دیے جائیں، اور جو اس سورت کی آخری پانچ آیات سوتے ہوئے پڑھ لے تو جس وقت وہ چاہے اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھادیں؟ وہ سورۃ الکہف ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر:2862)

حضرت زِرّ بن حُبیش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ آخِرَ سُورَةِ الْكَهْفِ لِسَاعَةٍ يُرِيدُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ، قَامَهَا“

جس نے سورۂ کہف کی آخری آیات رات کے کسی حصہ میں اُٹھنے کی نیت سے پڑھ لیں تو وہ اُس وقت بیدار ہو جائے گا۔

حضرت عَبدَہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”فَجَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَالِكَ“ ہم نے بارہا اس کا تجربہ کیا، ہم نے اِسے بالکل ایسا ہی پایا۔ (سنن الدارمی:3449)

تفسیر معارف القرآن میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا کہ میں دل میں ارادہ کرتا ہوں کہ آخرت رات میں بیدار ہو کر نماز پڑھوں مگر نیند غالب آجاتی ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو سورۃ کہف کی آخری آیتیں ”قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا“ سے آخر سورت تک پڑھ لیا کرو تو جس وقت بیدار ہونے کی نیت کرو گے اللہ تمہیں اسی وقت بیدار کر دیں گے (رواہ الثعلبی)۔ (معارف القرآن:5/664)

❻ قیلولہ کرنا:

قیلولہ کی تعریف یہ کی گئی ہے:

"الاسْتِرَاحَة نِصْفَ النَّهَارِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نَوم" دن کے درمیان میں کچھ دیر کا آرام کرنا اگرچہ اُس کے ساتھ نیند نہ ہو۔(النہایۃ لابن الأثیر:4/133)

قیلولہ کی نیند فطرت کی نیند کہلاتی ہے، اِس لئے کہ یہ فطرت کے عین مطابق ہے، اور اِنسان کے جسم اور دماغ کیلئے راحت و سکون کا باعث ہے، چنانچہ جو لوگ قیلولہ کے عادی ہیں وہ اِس نیند کے آرام دہ ہونے کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ احادیثِ طیّبہ میں قیلولہ کی ترغیب دی گئی ہے اور اِسے رات کے قیام یعنی تہجد میں اُٹھنے میں مُعاون اور مددگار بتایا گیا ہے۔ اِس لئے تہجد کی نماز کے حصول کیلئے دوسری تدابیر کے ساتھ ساتھ اِس اہم اور نبوی تدبیر کو بھی لازمی اختیار کرنا چاہیئے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اِسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ، وَبِالْقَيْلُولَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ" سحری کے کھانے کے ذریعہ دن کے روزے پر اور قیلولہ کے ذریعہ رات کے اُٹھنے پر (اللہ تعالیٰ سے) مدد حاصل کیا کرو۔(ابن ماجہ:1693)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"قِيلُوا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقِيلُ" قیلولہ (یعنی دوپہر کو کچھ آرام) کیا کرو، بیشک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔(طبرانی اوسط:28)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"النَّوْمُ ثَلَاثَةٌ: فَنَوْمٌ خُرْقٌ، وَنَوْمٌ خَلَقٌ، وَنَوْمٌ حُمْقٌ، فَأَمَّا نَوْمُ خَرَقٍ: فَنَوْمَةُ الضُّحَى يَقْضِي النَّاسُ حَوَائِجَهُمْ وَهُوَ نَائِمٌ، وَأَمَّا نَوْمُ خَلَقٍ: فَنَوْمَةُ الْقَايِلَةِ نِصفِ النَّهَارِ، وَأَمَّا نَوْمَةُ حُمْقٍ: نَوْمَةٌ حِينَ تَحْضُرُ

الصَّلَاةُ" نیند تین طرح کی ہیں: ایک جہالت اور نادانی کی نیند، دوسری فطری نیند اور تیسری حماقت اور بے وقوفی کی نیند۔ جہالت کی نیند یہ ہے کہ چاشت کے وقت میں جبکہ لوگ اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے میں لگے ہوتے ہیں اُس وقت سوئے پڑے رہنا، فطری نیند یہ ہے کہ دن کے درمیان میں قیلولہ (آرام) کیا جائے اور حماقت اور بے وقوفی کی نیند یہ ہے کہ نماز کے وقت میں سویا جائے۔ (شعب الایمان: 4409)

حضرت دجاجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک سائبان بنایا تھا جس میں وہ قیلولہ کیا کرتے تھے، اُن سے کسی نے اِس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا:

"إِنَّ نَفْسِي مَطِيَّتِي، فَإِنْ لَمْ أَرْفُقْ بِهَا لَمْ تُبَلِّغْنِي" میرا نفس میری سواری ہے اگر میں اِس کو نرمی کے ساتھ لیکر نہ چلوں تو یہ مجھے (منزل مقصود تک) نہیں پہنچائے گا۔ (شعب الایمان: 4414)

حضرت عبد الرحمان بن زیاد بن اَنعُم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كَمَالُ الْمُرُوءَةِ أَنْ تُحْرِزَ دِينَكَ، وَتَصِلَ رَحِمَكَ، وَتُكْرِمَ إِخْوَانَكَ، وَتُصلِحَ مَالَكَ، وَتَقِيلَ فِي بَيْتِكَ" شرافت و مروّت کا کامل درجہ یہ ہے کہ تم اپنے دین کی حفاظت کرو، صلہ رحمی کرو، اپنے بھائیوں کا اِکرام کرو اور دن کے درمیان میں اپنے گھر میں قیلولہ کرو۔ (شعب الایمان: 4415)

❼ گناہوں سے اِجتناب کرنا:

تہجد کی عظیم نعمت کو حاصل کرنے کے طریقوں میں سے ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اِجتناب کیا جائے، کیونکہ گناہوں کی وجہ سے طاری ہونے والی

نحوستوں میں سے ایک بڑی خطرناک نحوست یہ ہوتی ہے کہ اعمالِ خیر کی توفیق کو سلب کرلیا جاتا ہے، اُس کے بعد بندہ کسی خیر و بھلائی کے کام کو کرنا بھی چاہے تو اُسے توفیق نہیں ملتی۔ ذیل کی روایات اِس سلسلے میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جَزَاءُ الْمَعْصِيَةِ الْوَهَنُ فِي الْعِبَادَةِ، وَالضِّيقُ فِي الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّعَسُّرُ فِي اللَّذَّةِ، قِيلَ: وَمَا التَّعَسُّرُ فِي اللَّذَّةِ؟ قَالَ: لَا يَنَالُ شَهْوَةً حَلَالًا إِلَّا جَاءَهُ مَا يُنَغِّصُهُ إِيَّاهَا“

گناہ کے بدلے میں عبادت میں سستی، معیشت میں تنگی اور لذّت کے حصول میں مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ پوچھا گیا کہ لذّت میں مشکل کیسے ہو جاتی ہے؟ فرمایا: وہ کسی خواہش کو حلال طریقے سے پورا نہیں کرپاتا کہ اُس میں کوئی ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے جو اُس کے مزے کو پھیکا کر دیتی ہے۔ (التوبۃ لابن ابی الدنیا:142)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً وَإِنْ صَغُرَتْ أَوْرَثَتْهُ نُورًا فِي قَلْبِهِ، وَقُوَّةً فِي عَمَلِهِ، وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئَةً وَإِنْ صَغُرَتْ فَاحْتَقَرَهَا أَوْرَثَتْهُ ظُلْمًا فِي قَلْبِهِ، وَضَعْفًا فِي عَمَلِهِ“ جس نے کوئی نیکی کی اگرچہ وہ چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ نیکی اُس کے دل میں نورانیت اور اُس کے عمل میں قوّت پیدا کر دے گی، اور اگر اُس نے کوئی گناہ کیا اگرچہ وہ چھوٹا سا ہی کیوں نہ ہو لیکن اُس نے گناہ کو معمولی اور حقیر جانا تو وہ گناہ اُس کے دل میں ظلمت و تاریکی اور اُس کے عمل میں کمزوری پیدا کر دے گا۔ (شعب الایمان:6826)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"إِذَا لَمْ تَسْتَطِعِ الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَاعْلَمْ أَنَّكَ مُكَبَّلٌ.يَعْنِي بِالذُّنُوبِ"

جب تم نماز روزہ (یا کوئی بھی عبادت) کی طاقت نہ رکھو تو سمجھ لو کہ گناہوں کی وجہ سے تمہارے پاؤں میں بیڑی پڑی ہوئی ہے۔ (شعب الایمان:6832)

❽ تہجد کے فضائل واِنعامات کو پڑھتے اور سنتے رہنا:

اِنسان اپنی طبیعت اور عادت میں حریص ہے اُسے کسی چیز میں جب فائدہ اور نفع نظر آتا ہے تو اُس کی جانب شوق و رغبت کے ساتھ بڑھتا ہے، اِسی لئے قرآن و حدیث کے اندر اللہ اور اُس کے رسول نے مختلف اعمال کے فضائل اور اُن پر ملنے والے انعامات کو تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ بندوں کو اُس کی رغبت ہو۔ تہجد بھی یقیناً ایک بہت ہی عظیم اور افضل عمل ہے جس کے بہت کثرت کے ساتھ فضائل بیان کیے گئے ہیں، ماقبل "تہجد کے فضائل واِنعامات" کے عنوان کے تحت اِس کے فضائل کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، جن کو وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا چاہیئے تاکہ اِس عمل کی اہمیت اور اس کی قدر وقیمت کا احساس پیدا ہو اور اُس حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو۔

❾ تہجد کے فوت ہونے پر افسردہ ہونا اور اُس کا تدارک کرنا:

اللہ تعالیٰ بندے کی طلب کو دیکھتے ہیں اور اُس کی طلب اور حسرت پر بعض اوقات وہ کچھ عطاء کر دیتے ہیں جو عمل کرنے پر بھی نہیں ملتا، اِس لئے تہجد کی نماز کے ساتھ اپنے قلبی لگاؤ اور سچی محبّت کو ظاہر کرنا چاہیئے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک تو بھرپور دعاؤں اور خوب جد وجہد کے ذریعہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور دوسرا یہ کہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو یا جب بھی یہ نماز فوت ہو جائے اُس کے فوت ہو جانے پر

افسردگی اور غم کو محسوس کیا جائے ، اللہ تعالیٰ کے سامنے اِس ہونے والے نقصان کا اِظہار کیا جائے ، اور پھر تیسرا یہ کہ اس نقصان کی تلافی اور تدارک کیا جائے۔

اور اس کے تدارک کیلئے حدیث میں یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ اُسی دن ظہر سے پہلے پہلے تہجد کی تلافی کی نیت سے نوافل اداء کرلیے جائیں، اِن شاء اللہ اُسے اُسی طرح ثواب ملے گا جیسے اُس نے رات کو اُٹھ کر اپنے وقت میں تہجد کی نماز اداء کی ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ“جو شخص اپنے کسی مقررہ وِرد اور معمول کو سوتے رہنے کی وجہ سے پورا نہ کرسکا ہو اور اُس کا مکمل یا کچھ حصہ رہ گیا ہو اور وہ اُسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو اُس کیلئے اس کا اَجر ایسا ہی لکھا جاتا ہے جیسے اُس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔(مسلم:747)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:”وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ، أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ“ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ یہ پسند کرتے تھے کہ اُس پر مداومت اختیار کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند کے غلبہ یا کسی تکلیف کی وجہ سے رات کو نہ اُٹھ پاتے تو دن کو (اُس کے تدارک کیلئے) بارہ رکعتیں پڑھا کرتے

تھے، اور میں نہیں جانتی کہ آپ ﷺ نے کبھی ایک ہی رات میں پورا قرآن کریم پڑھا ہو، اور نہ ہی آپ ﷺ نے (رات بھر) صبح تک نماز پڑھی ہو اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں آپ ﷺ نے پورے مہینے روزے رکھے۔(مسلم:746)

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَقْرَأْ بِهِ فِي صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ"جس کا رات کا وِرد(یعنی مقررہ معمول)فوت ہو گیا ہو تو اُسے چاہیئے کہ ظہر سے پہلے نماز میں پڑھ لے اِس لئے کہ یہ رات کی نماز کے برابر ہو گا۔(سنن کبریٰ نسائی:1470)

⑩ تہجد کے حصول کی پیہم کوشش:

کسی چیز کے حصول کیلئے جس طرح محنت و جد وجہد ضروری ہے اِسی طرح اُس محنت کا مسلسل اور پیہم ہونا بھی ضروری ہے، اِس لئے کہ بعض اوقات ابتداءً کوشش میں کچھ ناکامی کا سامنا ہوتا ہے اُس کی وجہ سے اگر دلبر داشتہ ہو کر محنت کو ترک کر دیا جائے تو مقصود کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ سبق اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک انتہائی چھوٹی سی مخلوق "چیونٹی" کو دیکھ کر حاصل کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح وہ اپنی غذا کے حصول کیلئے مسلسل محنت کر رہی ہوتی ہے، یا کسی بالائی حصے پر چڑھنے کیلئے کیسے لگاتار جد وجہد کر رہی ہوتی ہے، وہ غذا کا دانہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو اور اپنے بل تک لے جاتے ہوئے کتنی ہی مرتبہ چھوٹ جائے لیکن وہ ننھی سی مخلوق ہمت نہیں ہارتی، جد وجہد میں لگی رہتی ہے، یہاں تک کہ آخر کامیاب ہو جاتی ہے۔ یقیناً اِس میں عقل و دانش کے حامل اِنسانوں کیلئے بڑا سبق ہے کہ وہ بھی اگر کسی مقصد میں اگر کامیابی چاہتے ہیں تو

ناکامی کی صورت میں ہمت نہ ہاریں بلکہ مسلسل اور پیہم محنت کو جاری رکھیں ، اِن شاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہو گی ؎

مشکلے نیست کہ آساں نہ شَود

مَرد باید کہ حراساں نہ شَود

یعنی کوئی مُشکل ایسی نہیں جو آسان نہ ہو ، بس مَرد کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔

﴿دسواں عمل: فجر کی نماز پڑھنا﴾

بیدار ہونے کے بعد کے معمولات میں سے سب سے اہم اور ضروری عمل فجر کی فرض نماز کا باجماعت اداء کرنا ہے۔ ویسے تو پانچوں نمازیں ہی ضروری ہیں اور بہر صورت اُن کی ادائیگی کرنا لازم اور ضروری ہے ، لیکن فجر کی نماز اِس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اِس وقت میں عموماً غفلت اور کوتاہی سب سے زیادہ ہوتی ہے ، یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو دیگر نمازوں کے پابند ہوتے ہیں لیکن وہ بھی بعض اوقات اِس نماز میں غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ بہت ہی بڑے خسارے اور نقصان میں ہیں وہ لوگ جو اِس وقت کو غفلت کی نیند سوتے ہوئے ضائع اور برباد کر دیتے ہیں۔ اللہ ہمیں اُن میں شامل ہونے سے محفوظ رکھے۔ اور بڑے ہی خوش بخت اور خوش نصیب ہیں وہ خوش قسمت لوگ جو اس وقت میں اپنی نیند اور خواہشات کو اللہ کیلئے قربان کرتے ہوئے بستروں کو چھوڑ کر اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر سر بسجود ہوتے ہیں۔ اللہ ہمیں اُن میں شامل فرمائے۔

فجر کی نماز کے فضائل:

فجر کی نماز کی اہمیت کیلئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں سورۃ الفجر میں اللہ تعالیٰ نے اِس نماز کی قسم کھائی ہے ، اور سورہ بنی اِسرائیل کے اندر فجر کے وقت میں قرآن کریم

پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اِس وقت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نماز میں قرآن کریم کی لمبی سورتوں کی تلاوت ہوتی ہے۔ پس ہر صاحبِ ایمان کو اس وقت کی قدر کرنی چاہیئے اور کسی بھی صورت میں اِس وقت کو سوتے ہوئے غفلت کے ساتھ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ذیل میں فجر کی نماز کی اہمیت اور عظمت کو سمجھنے کیلئے اُس کے فضائل ذکر کیے جارہے ہیں جنہیں پڑھ کر اِس نماز کی اہمیت کا کسی قدر اَندازہ ہو سکتا ہے۔

① فجر کی نماز پڑھنے والا اللہ کے ذمّہ اور حفاظت میں آجاتا ہے:

حضرت جُندب بن عبد اللہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ“ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمّہ میں آجاتا ہے، پس (خیال رکھنا کہ) اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمّہ کے بارے میں کسی چیز کا مطالبہ نہ کریں، اِس لئے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ کا مطالبہ کر دیا اُسے پکڑ لیں گے پھر اُسے اُوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔(مسلم:657)

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ كَانَ فِي جِوَارِ اللهِ يَوْمَهُ“ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اُس دن اللہ کی حفاظت مین آگیا۔(مجمع الزوائد:1641)

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ كَانَ فِي جِوَارِ اللهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ كَانَ فِي جِوَارِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحَ“ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ شام تک اللہ کی حفاظت میں آگیا اور جس نے عصر کی نماز پڑھی وہ صبح تک اللہ کی حفاظت میں آگیا۔ (الفتن لنعیم بن حماد: 468)

۲ فجر کی نماز کا اہتمام کرنے والا جہنم سے بری ہے:

حضرت عُمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ“

جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے یعنی فجر کی نماز اور سورج غرب ہونے سے پہلے یعنی عصر کی نماز پڑھی وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم: 634)

۳ فجر کی نماز کا اہتمام کرنے والا جنتی ہے:

حضرت ابو بکر اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (یعنی فجر اور عصر یا فجر اور عشاء کی نماز) پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم: 635)

فائدہ: دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے، بعض نے اِس کا مصداق فجر اور عشاء کی نماز کو قرار دیا ہے۔ (مرقاۃ: 2/540)

حضرت عُمارہ بن رُویبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ جو سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز (فجر) پڑھے اور غروب ہونے سے پہلے نماز (عصر) پڑھے اور اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (طبرانی اوسط:4056)

④ فجر کی نماز کیلئے جانے والے کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے:

حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ“ جو صبح سویرے فجر کی نماز کیلئے جاتا ہے وہ ایمان کا جھنڈا لیکر جاتا ہے اور جو صبح بازار کی جانب جاتا ہے وہ ابلیس کا جھنڈا لیکر جاتا ہے۔ (ابن ماجہ:2234)

⑤ فجر پڑھنے والے کیلئے بروزِ قیامت مکمل نور کے حاصل ہونے کی بشارت:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (کے حاصل ہونے) کی بشارت دیدو۔ (ابن ماجہ:781)

⑥ فجر کی نماز پڑھنے والے رحمتِ خداوندی میں ڈوب جانے والے لوگ ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الْمَشَّاءُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ،أُولَئِكَ الْخَوَّاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللّٰهِ“ اندھیروں میں مسجدوں کی طرف (فجر کی نماز کیلئے) جانے والے لوگ در اصل اللہ کی رحمت میں ڈوب جانے والے ہیں۔(ابن ماجہ:779)

۷ فجر کی نماز پڑھنے والوں کا بارگاہِ الٰہی میں تذکرہ :

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

تمہارے پاس یکے بعد دیگرے دن رات فرشتے آتے رہتے ہیں (جو تمہارے اعمال لکھتے اور بارگاہِ الٰہی میں پہنچاتے رہتے ہیں)اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہوتے ہیں اور تمہارے پاس رہنے والے فرشتے (جس وقت) آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بندوں کے احوال جاننے کے باوجود ان فرشتوں سے (بندوں کے احوال و اعمال) پوچھتے ہیں:”كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟“ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟وہ فرشتے عرض کرتے ہیں:”تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ“ ہم نے اُنہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے اور جب ہم اُن کے پاس آئے تھے اُس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔(بخاری:555)

۸ فجر کی نماز پڑھنے والا پوری رات نماز پڑھنے والے کی طرح ہے:

حضرت عُثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ“جو عشاء کی نماز جماعت سے

پڑھے اُس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے اُس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔ (مسلم:656)

❾ فجر کی نماز پڑھنے والا پورے دن نماز پڑھنے والے کی طرح ہے :

حضرت عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى النَّهَارَ كُلَّهُ“

جس نے فجر باجماعت پڑھی اُس نے گویا پورے دن نماز پڑھی۔ (طبرانی کبیر:148)

❿ اگر لوگوں کو فجر کی نماز کی فضیلت معلوم ہوجائے تو کوئی پیچھے نہ رہے:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا،وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا“

اگر لوگ اذان دینے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت جان لیں پھر وہ اِس کے حصول کیلئے سوائے قرعہ اندازی کے کوئی راستہ نہ پائیں تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں، اور اگر لوگوں کو اوّل وقت میں (یا دوپہر کی سخت گرمی میں) نماز کیلئے جانے کی فضیلت معلوم ہوجائے تو وہ ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگ جائیں، اور اگر لوگوں کو عشاء کی اور فجر کی نماز کا اجر معلوم ہوجائے تو وہ اِن دونوں نمازوں کیلئے ضرور آئیں اگرچہ اُنہیں کولہوں کے بَل ہی کیوں نہ گھسٹنا پڑے۔ (بخاری:615)(مرقاۃ:2/542)

⓫ فجر کی نماز پڑھنے والوں کیلئے دیدارِ الٰہی کا اِنعام:

حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے چودھویں کے چاند کی جانب دیکھا اور فرمایا:

”إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا“ تم لوگ اپنے ربّ کا دیدار اِس طرح کروگے جیسا کہ تم اِس چاند کو دیکھ رہے ہو یعنی تمہیں اللہ کے دیدار میں کوئی مشقت نہیں ہوگی، پس اگر تم یہ کرسکتے ہو کہ سورج نکلنے سے پہلے کی نماز یعنی فجر اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز یعنی عصر میں کوئی کوتاہی نہ ہو تو ضرور کرو۔

اُس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو، سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج ڈوبنے سے پہلے بھی۔(بخاری:554)

⓬ فجر کی نماز پڑھنے والے کے دن بھر کے کاموں کی کفایت:

حدیثِ قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اِبْنَ آدَمَ! ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ“

اے ابنِ آدم! دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لے مَیں تیرے دن بھر کے کاموں کیلئے کافی ہو جاؤں گا۔(ترمذی:475)

اِس حدیث میں بیان کردہ چار رکعتوں سے اگرچہ اِشراق اور چاشت کی نماز بھی مُراد لی گئی ہے لیکن ایک قول یہ بھی ہے کہ اِس سے مراد فجر کی دو سنتیں اور دو رکعت فرض ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح:3/980)

پس اِس اعتبار سے مطلب یہ ہو جائے گا کہ جو شخص فجر کی نماز سنت سمیت پڑھنے کا اہتمام کرے اللہ تعالیٰ اُس کے دن بھر کے تمام کاموں کیلئے کافی ہو جائیں گے۔اور اِس کی تائید ماقبل گزری ہوئی اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں فجر کی نماز پڑھنے والے کو اللہ کی حفاظت اور اُس کے ذمّہ میں قرار دیا گیا ہے۔

⓮ فجر کی نماز کے وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں:

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"سَلُوا اللّٰهَ حَوَائِجَكُمْ الْبَتَّةَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ" صبح کی نماز میں اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات کا قطعی طور پر سوال کیا کرو۔(فیض القدیر:4707)

قطعی طور پر سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پورے یقین کے ساتھ مانگا کرو، شک اور تردد نہیں ہونا چاہیئے۔اور صبح کی نماز چونکہ دن کی پہلی نماز ہوتی ہے اِس لئے اس موقع پر دُعائیں قبول ہونے کی اُمید ہے۔(فیض القدیر:4707)

نماز میں دُعاء مانگنے سے مراد یہ ہے کہ سجدہ میں یا سلام سے پہلے درود شریف کے بعد دعاء مانگی جائے اِسی طرح نماز سے پہلے یا بعد میں بھی دُعاء کا اِہتمام کیا جائے۔

⑭ چالیس دن تک جماعت سے فجر پڑھنے والا جہنم اور نفاق سے بری ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِي جَمَاعَةٍ لَا تَفُوتُهُ رَكْعَةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ“ جس نے چالیس دن جماعت کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز اِس طرح پڑھی کہ کوئی ایک رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اُس کیلئے دو براءت (خلاصی) لکھ دی جاتی ہے، ایک جہنم سے براءت اور دوسری نفاق سے۔ (شعب الایمان: 2615)

⑮ فجر کی نماز باجماعت ساری رات کے قیام سے بہتر ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رحمۃ اللہ علیہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا، صبح کو آپ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سلیمان بن ابی حثمہ رحمۃ اللہ علیہ کا گھر بھی پڑتا تھا، آپ نے اُن کی والدہ سے حضرت سُلیمان بن ابی حثمہ رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت دریافت کی کہ کیا بات ہے صبح کی نماز میں وہ نظر نہیں آئے ؟ اُن کی والدہ نے بتایا: ”إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ“ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے تھے، صبح کو اُن کی آنکھ لگ گئی اِس لئے وہ نماز میں حاضر نہ ہوسکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً“

صبح کی نماز میں حاضر ہونا میرے نزدیک اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں رات بھر قیام میں گزار دوں۔ (مؤطا مالک: 328)

⓰ جمعہ کے دن فجر کی نماز کی فضیلت:

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ، وَمَا أَحْسِبُ شَهِدَهَا مِنْكُمْ إِلَّا مَغْفُورًا لَهُ“ بے شک نمازوں میں سب سے افضل نماز جمعہ کے دن صبح (فجر کی نماز) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے، اور جو تم میں سے اُس (جماعت) میں حاضر ہوگا اُس کے بارے میں میرا خیال یہی ہے کہ اُس کی مغفرت کردی جائے گی۔(مسند البزار:4/106)

فجر کی دو رکعت سنت کی اہمیت و فضیلت:

جس طرح فجر کی نماز پانچوں نمازوں میں ایک اہم اور بہت ہی قیمتی نماز ہے، اِسی طرح فجر کی سنّت بھی دوسری تمام سنتوں کے مقابلے میں ایک انتہائی اہم اور مؤکّد سنّت ہے، احادیثِ طیّبہ میں اِس سنّت کی بہت زیادہ تاکید ملتی ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی روایات ملاحظہ فرمائیں:

❶ فجر کی دو سنّت دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“ فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اُن سب سے بہتر ہے۔(مسلم:725)

❷ فجر کی سنّت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب تھی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا“ فجر سے پہلے کی یہ دونوں سنت مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔(مسلم:725)

۳ فجر کی دو سنّت کے اہتمام کی حد درجہ تاکید کی گئی ہے:

سنتوں میں سب سے زیادہ مؤکّد سنتیں جن کے پڑھنے کی سب سے زیادہ تاکید کی گئی ہے وہ فجر کی سنتیں ہیں، نبی کریم ﷺ نوافل و سنن میں سب سے زیادہ فجر کی سنتوں کا اہتمام کیا کرتے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ“ نبی کریم ﷺ نوافل میں کسی بھی نماز کا اِتنا زیادہ خیال نہیں رکھتے تھے جتنا فجر کی دو رکعت (سنّت) کا اہتمام کرتے تھے۔(بخاری:1169)

کسی بھی سنّت کے بارے میں آپ ﷺ نے اِتنی تاکید نہیں فرمائی جتنی فجر کی دو رکعت سنتوں کی تاکید فرمائی ہے، یہاں تک کہ ایک روایت میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَا تَدَعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ“ فجر کی دو رکعت (سنت) کو ترک نہ کیا کرو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالے۔(ابوداؤد:1258)

اِس کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کسی وجہ سے اگر فجر کی سنتیں رہ گئی ہوں تو سورج نکلنے کے بعد بھی اُنہیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، حالآنکہ دیگر سنتوں کے بارے میں یہ تعلیم نہیں ملتی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ

الشَّمْسُ "جو فجر کی دو رکعت (سنّت) نہیں پڑھ سکا اُسے چاہیئے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد اِن دونوں رکعتوں کو پڑھ لے۔(ترمذی:423)

شرعی مسائل میں بھی فجر کی سنتیں عام سنتوں کے مقابلے میں کچھ نمایاں خصوصیات کی حامل ہیں جو دیگر سنتوں کو حاصل نہیں، مثلاً:

☆فجر کی سنت کی قضاء کی جاتی ہے، دیگر سنن کی نہیں۔(عالمگیری:1/112)

☆فجر کی سنت سفر میں بھی پڑھنے کا حکم ہے، جبکہ دیگر سنن کا نہیں۔(شامیہ:2/131)

☆فجر کی سنت فرض نماز شروع ہو جانے کے بعد بھی پڑھنا درست ہے، بشرطیکہ قعدہ اخیرہ میں ملنے کی بھی امید ہو، جبکہ دیگر سنن کا یہ حکم نہیں۔(شامیہ:2/56)

☆فجر کی سنت بغیر عذر کے بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے، کھڑے ہو کر ہی پڑھنی چاہیئے، جبکہ دیگر سنن کو پڑھا جا سکتا ہے، اگرچہ بہتر نہیں۔(شامیہ:2/36)(عالمگیری:1/112)

☆فجر کی سنت کو سواری پر بیٹھ کر بغیر عذر کے پڑھنا درست نہیں، اُس کیلئے فرائض و واجبات کی طرح نیچے اتر کر پڑھنا ضروری ہے، جبکہ دیگر سنن کو سواری پر بیٹھے بیٹھے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔(شامیہ:2/14،38)(عالمگیری:1/112)

۴ فجر کی دو سنّت کی پابندی کرنے سے رجوع الی اللہ نصیب ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا يُحَافِظُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِلَّا أَوَّابٌ" فجر کی دو رکعتوں کی حفاظت صرف وہی کر سکتا ہے جو بہت زیادہ رجوع کرنے والا ہے۔(شعب الایمان:2802)

❺ فجر کی دو رکعت سنّت بڑی فضیلت والی نماز ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی:

"يا رسولَ الله دُلَّني على عَمَل يَنفَعُني الله به" یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمایئے جس پر عمل کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطاء فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عَلَيْكَ بِرَكْعَتَيِ الفَجْرِ فَإِنَّ فِيهِمَا فَضِيلَةً" فجر کی دو رکعت (سنّت) کا اہتمام کیا کرو اِس لئے کہ اِس میں بڑی فضیلت رکھی گئی ہے۔(طبرانی کبیر:13/337، رقم:14147)

❻ فجر کی دو رکعت سنّت "صلاۃ الرّغائب" یعنی رغبت والی نماز ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَدَعُوا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّ فِيهِمَا الرَّغَائِبَ" فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنّت) کو چھوڑا مت کرو اِس لئے کہ اِن دونوں رکعتوں میں رغبت کی کئی چیزی ہیں۔(طبرانی کبیر:13502)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "عَلَيْكُمْ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنَّ فِيهِمَا الرَّغَائِبَ" فجر کی دو رکعت (سنّت) کو اپنے اوپر لازم کرلو اِس لئے کہ اِن دونوں رکعتوں میں رغبت کی چیزیں ہیں۔(مسند الحارث:212)

رغبت کی چیزوں سے مراد اَجر و ثواب اور نیکیوں کے بڑے ذخیرے ہیں جنہیں فجر کی دو رکعت سنّت پڑھ کر بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے، اِسی لئے اِس کو "صلاۃ الرّغائب" بھی کہا جاتا ہے۔(فیض القدیر:9761)

فجر کی نماز ترک کرنے کی وعید:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا"

منافقین پر کوئی نماز فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری نہیں ہے اور اگر وہ اِن دونوں نمازوں میں رکھے گئے اَجر کو جان لیتے تو اس میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ اُنہیں (کولہوں کے ذریعہ) گھسٹ گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑتا۔(بخاری:657)

حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور کچھ لوگوں کے بارے میں دریافت کیا کہ فلاں شخص حاضر ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، پھر فرمایا: فلاں شخص حاضر ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ،وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا،وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ"

یہ دونوں (یعنی فجر اور عشاء کی) نمازیں منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری ہیں اور اگر تم لوگ اِن دونوں نمازوں کے اجر و ثواب کو جان لو تو اِن دونوں نمازوں میں ضرور حاضر ہو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بَل ہی کیوں نہ آنا پڑے۔(ابوداؤد:554)

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ شُهُوْدُ الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا يَسْتَطِيْعُونَهُمَا“ ہمارے اور منافقین کے درمیان عشاء اور فجر کی نماز میں (جماعت کے ساتھ) حاضر ہونے کا فرق ہے، کیونکہ منافقین اِن دونوں (عشاء اور فجر کی) نمازوں میں حاضر ہونے کی اِستطاعت نہیں رکھتے۔(شعب الایمان:2596)

آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”لَا يَشْهَدُهُمَا مُنَافِقٌ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ“فجر اور عشاء میں منافق حاضر نہیں ہوتا۔(مسند احمد:20580)

حضرت عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:”كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الْإِنْسَانَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالصُّبْحِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ“ہم کسی کو عشاء اور فجر میں موجود نہ پاتے تو اُس کے (نفاق) بارے میں ہمیں بُرا گمان ہونے لگتا تھا۔(ابن خزیمہ:1485)

اِن احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص فجر کی نماز میں کوتاہ اور سست ہو اُسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے اور نفاق کے بارے میں ڈرنا چاہیئے۔

فجر کی نماز کیلئے جاتے وقت کی ایک خاص دُعاء:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مؤذّن فجر کی اَذان دیتا تو نبی کریم ﷺ یہ دُعاء پڑھتے ہوئے تشریف لے جاتے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي بَصَرِي نُورًا، وَّفِي سَمْعِي نُورًا، وَّعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَّعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَّخَلْفِي نُورًا، وَّمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَّاجْعَلْ لِي نُورًا، وَّفِي عَصَبِي نُورًا، وَّفِي لَحْمِي نُورًا، وَّفِي دَمِي نُورًا، وَّفِي شَعْرِي نُورًا، وَّفِي بَشَرِي نُورًا، وَّفِي لِسَانِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي

نَفْسِي نُورًا، وَّأَعْظِمْ لِي نُورًا، وَّاجْعَلْنِي نُورًا، وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَّمِنْ تَحْتِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا۔

ترجمہ: یا اللہ! میرے دل میں نور کردے، میری آنکھوں میں نور کردے، میرے کانوں میں نور کردے، میرے دائیں طرف نور کردے، میرے بائیں طرف نور کردے، میرے پیچھے نور کردے، میرے آگے نور کردے، میرے لئے ایک خاص نور کردے، میرے پٹھوں میں نور کردے، میرے گوشت میں نور کردے، میرے خون میں نور کردے، میرے بالوں میں نور کردے، میری کھال میں نور کردے، میری زبان میں نور کردے، میری جان میں نور کردے، مجھے نورِ عظیم عطاء کردے، مجھے سراپا نور کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے نیچے نور کردے، اے اللہ! مجھے نور عطاء کردے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) (مناجاتِ مقبول)

چوتھا باب

جمعہ کے دن کے معمولات

جمعہ کا دن بہت ہی قیمتی اور بابرکت دن ہے، ہفتے کے تمام دنوں کا سردار اور سب سے افضل دن ہے، اِسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اِسی دن اُن کو زمین پر اتارا گیا اور اِسی دن اُن کو موت دی، یہی وہ دن ہے جس میں قیامت قائم ہوگی، اِس کی عظمت اور شان کیلئے یہی کافی ہے کہ مالکِ لم یزل نے اِس عظیم دن کی قسم کھائی ہے۔

احادیثِ طیّبہ میں بڑی کثرت کے ساتھ اِس مبارک دن کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے، اور اُن فضائل کو حاصل کرنے کیلئے اِس دن میں کیے جانے والے اَعمال کو بھی بیان کیا گیا ہے، اِس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اِس دن کی عظمت اور قدر و منزلت کو سمجھے، اس دن کا ادب و احترام کرے اور اس دن کے مسنون اعمال کو اختیار کرنے کا اہتمام کرے، اِس کی برکت سے اِن شاء اللہ پورا ہفتہ اچھا گزرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: ”إِذَا سَلِمَ رَمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَةُ وَإِذَا سَلِمَتِ الْجُمُعَةُ سَلِمَتِ الْأَيَّامُ“ جب رمضان سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو سارا سال سلامتی کے ساتھ گزرتا ہے، اور جب جمعہ سلامتی سے گزر جائے تو سارا ہفتہ سلامتی کے ساتھ گزر جاتا ہے۔ (شعب الایمان:3434)

اسی لئے اس دن کو گزارنے کیلئے شریعت نے کچھ ایسے مسنون اعمال ذکر کیے ہیں جن کو اختیار کرکے اس دن کی برکتوں اور رحمتوں کو بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ذیل میں بالترتیب وہ اعمال ذکر کیے جارہے ہیں، لیکن اس سے پہلے اِجمالی طور پر جمعہ کے فضائل ملاحظہ فرمائیں:

جمعہ کے دن کے فضائل:

جمعہ سب سے بہترین دن ہے۔(مسلم:854)

جمعہ سب سے افضل دن ہے۔(نسائی:1284)(ترمذی:3339)

جمعہ تمام دِنوں کا سردار ہے۔(ابن ماجہ:1084)

جمعہ سب سے زیادہ عظمت والا دن ہے۔(ابن ماجہ:1084)

جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ:1637)

جمعہ کی رات اور دن دونوں روشن و چمکدار ہیں۔(شعب الایمان:2772)

جمعہ کے دن مَرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔(ترمذی:1074)

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔(ترمذی:3339)

جمعہ کا دن مسلمانوں کا عید کا دن ہے۔(مؤطاء مالک:452)(ابن ماجہ:1098)

جمعہ کے دن کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔(سورۃ البروج)(ترمذی:3339)

جمعہ کے دن جہنم کو دہکایا نہیں جاتا۔(ابوداؤد:1083)

جمعہ کا سلامتی کے ساتھ گزر جانا ہفتہ بھر کی سلامتی کا ذریعہ ہے۔(شعب الایمان:3434)

جمعہ کا دن اِس اُمّت کیلئے اہلِ کتاب کے مقابلے میں عطیہ خداوندی ہے۔(مسلم:855)

جمعہ کا دن مغفرت کا دن ہے۔(طبرانی اوسط:4817)

جمعہ کے دن اَعمال کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے۔(طبرانی اوسط:7895)

اب جمعہ کے دن کے اَعمال ملاحظہ کیجئے:

﴿پہلا عمل: جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے اِستغفار کرنا﴾

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَلَاثَ مِرَارٍ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ“ جس نے جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین مرتبہ یہ کلمات کہے: ”أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ تو اُس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔(طبرانی اوسط:7717)

﴿دوسرا عمل: جمعہ کے دن صبح کی نماز کا خصوصی اہتمام﴾

جمعہ کے دن فجر کی نماز کا خاص طور پر خوب اہتمام کرنا چاہیئے اِس لئے کہ حدیث میں اس دن کی فجر کی نماز کی خصوصی تاکید کی گئی ہے اور اُسے ”افضل ترین“ نماز قرار دیا گیاہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ، وَمَا أَحْسِبُ شَهِدَهَا مِنْكُمْ إِلَّا مَغْفُورًا لَهُ“ بیشک نمازوں میں سب سے افضل نماز جمعہ کے دن صبح (فجر کی نماز) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے، اور جو تم میں سے اُس (جماعت) میں حاضر ہوگا اُس کے بارے میں میرا خیال یہی ہے کہ اُس کی مغفرت کردی جائے گی۔(مسند البزار:4/106)

﴿تیسرا عمل: جمعہ کے دن فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دھر پڑھنا﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

”كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ“ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الٓمٓ السجدۃ اور سورۃ الدّھر پڑھا کرتے تھے۔(بخاری:891)

﴿چوتھا عمل: جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا﴾

دن خواہ کوئی بھی ہو اللہ کی نافرمانی ایسی خطرناک اور مُہلک چیز ہے کہ اُس کی کسی طور پر اِجازت نہیں، لیکن جمعہ کے مبارک دن میں اِس کی قباحت وشناعت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، چنانچہ حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مبغوض گناہ وہ ہے جو جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن کیا جائے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے:

”مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ شَيْخٍ مُقِيمٍ عَلَى مَعَاصِيهِ وَمَا فِي الحَسَنَاتِ حَسَنَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ حَسَنَةٍ تُعْمَلُ فِي لَيْلَةِ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَمَا مِنَ الذُّنُوبِ ذَنْبٌ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ ذَنْبٍ يُعْمَلُ فِي لَيْلَةِ الجُمُعَةِ أَوْ يَوْمِ الجُمُعَةِ“ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس نوجوان سے زیادہ محبوب کوئی نہیں جو توبہ کرنے والا ہے، اور اُس بوڑھے شخص سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر قائم رہنے والا ہے۔ نیکیوں میں کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس نیکی سے زیادہ محبوب نہیں جو جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن کی جائے اور گناہوں میں کوئی گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس گناہ سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ نہیں جو جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن کیا جائے۔(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر:8050)

جمعہ کے دن کے تمام اعمال میں سب سے اہم عمل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے کلی اجتناب کرنا ہے، اور درحقیقت اِسی ایک عمل کے اندر جمعہ کے دیگر تمام اعمال آجاتے ہیں، کیونکہ جمعہ کے دن انسان جب گناہ سے بچے گا تو یقیناً جمعہ کے دن نماز کا اہتمام بھی ہو گا اور دیگر تمام اعمال بھی سر انجام پائیں گے۔

﴿پانچواں عمل: جمعہ کے دن غسل کرنا﴾

جمعہ کے دن کا ایک اہم معمول "غسل" کرنا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی سنّت بھی ہے اور آپ ﷺ نے جمعہ کے دن اِس کی بڑی اہمیت و تاکید کے ساتھ تلقین بھی فرمائی ہے۔ اِس لئے کسی صاحبِ ایمان کو اِس عمل سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ" جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو اُسے چاہیئے کہ غسل کرے۔ (بخاری: 877)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے:

"اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا" جمعہ کے دن غسل کیا کرو اور اپنے سر کو (اچھی طرح سے) دھویا کرو اگرچہ تمہیں جنابت لاحق نہ بھی ہو۔ (مسند احمد: 2383)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَهُ كَفَّارَةُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ" جمعہ کے دن غسل کیا کرو،

بیشک جمعہ کے دن جو غسل کرتا ہے اُس کیلئے جمعہ سے جمعہ کے درمیان تک کے گناہوں اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:7740)

﴿چھٹا عمل: مسواک کرنا﴾

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيدٍ،جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ،وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ“

بے شک یہ (جمعہ کا دن) عید کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اِس کو مسلمانوں کیلئے (عید کا دن) بنایا ہے، پس جو جمعہ کیلئے آئے اُسے چاہیئے کہ غسل کرے، اور اگر خوشبو ہو تو وہ لگائے، اور مسواک کو اپنے اوپر لازم کرلو۔(ابن ماجہ:1098)

ایک صحابی نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ:الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِوَالسِّوَاكُ، وَيَمَسُّ مِنْ طِيبٍ إِنْ وَجَدَ“ تین چیزیں ہر مسلمان کو بہت اہتمام سے کرنی چاہیئے: جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اور اگر میسّر ہو تو خوشبو لگانا۔(مسند احمد:16397)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاسْتَنَّ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ أَحْسَنَ ثِيَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْكَعَ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا“

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی اور اپنے پاس موجود خوشبو لگائی اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے پھر مسجد آیا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگی، پھر جس قدر اللہ نے چاہا نماز پڑھی، پھر اِمام کے (خطبہ کیلئے) نکلنے اور نماز پڑھانے تک خاموش رہا تو یہ اُس کیلئے اُس جمعہ سے لیکر پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔(شعب الایمان:2727)

﴾ساتواں عمل: اچھے کپڑے پہننا﴿

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا"جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے اور اگر میسّر ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ میں آئے، وہاں لوگوں کی گردن نہ پھلانگے، پھر جتنی اللہ نے اُس کے مقدّر میں لکھی ہو(یعنی حسبِ توفیق) نماز پڑھے، پھر جب اِمام (خطبہ کیلئے) نکلے تو خاموش رہے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ اس کے اِس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔(ابوداؤد:343)

ایک روایت میں ہے، حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

"كَانَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْباً لَبِسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ"نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب نیا کپڑا ہوتا تو جمعہ کے دن پہنتے تھے۔(کنز العمال:18268)

اِس سے معلوم ہوا کہ نیا کپڑا اگر ممکن ہو تو جمعہ سے پہننا شروع کرنا چاہیئے۔ اور اِس کی وجہ یہ ذکر کی گئی ہے کہ جمعہ کا دن ہفتے کے تمام ایّام میں سب سے افضل ہے، لہٰذا جمعہ کے دن سے ابتداء کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے دن کی برکتیں کپڑے کو بھی اور کپڑے کے پہننے والے دونوں کو حاصل ہوجائیں۔(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر:6563)

جمعہ کے دن کپڑوں میں بہتر یہ ہے کہ سفید کپڑے کا انتخاب کیا جائے، اِس لئے کہ یہ آپ ﷺ کو پسند تھا، اِمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”أَمَّا الْكِسْوَةُ فَأَحَبُّهَا الْبَيَاضُ مِنَ الثِّيَابِ إِذْ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الْبِيْضُ“ جمعہ کے دن پہنے جانے والے کپڑوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ کپڑے سفید ہیں، اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کپڑے سفید ہیں۔(اِحیاء علوم الدّین:1 / 181)

❁آٹھواں عمل: عمامہ باندھنا❁

نبی کریم ﷺ جمعہ اور عیدین کا خطبہ پڑھتے ہوئے عمامہ کا اہتمام کیا کرتے تھے، آپ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرماجانے کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طریقہ رہا اور اُنہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلفِ صالحین اور اُمّت کے علماء اور صلحاء نے بھی ہر دَور اور ہر زمانے میں اِسی طریقے کو اختیار کیا ہے۔ آنے والی روایات میں اِس کو ملاحظہ فرمایئے:

حضرت جعفر بن عمرو بن حُریث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاء“ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو سیاہ عمامہ زیبِ تن کرکے خطبہ اِرشاد فرمایا۔(مسلم:1359)

حضرت جعفر بن عمرو بن حُریث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ“ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر دیکھا، آپ نے سیاہ عمامہ زیب تن فرمایا ہوا تھا اور اُس کے دونوں کناروں کو کندھوں کے درمیان چھوڑا ہوا تھا۔(ابو داؤد:4077)

حضرت ابورزین فرماتے ہیں:

”خَطَبَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ“

حضرت حسین بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہمارے سامنے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور اُس وقت اُنہوں نے سیاہ عمامہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔(ابن ابی شیبہ:24970)

حضرت ملحان بن ثوبان فرماتے ہیں: ”كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَلَيْنَا بِالْكُوفَةِ سَنَةً، وَكَانَ يَخْطُبُنَا كُلَّ جُمُعَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ“ حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کوفہ میں ہمیں ایک سال تک جمعہ کا خطبہ پڑھایا اور آپ کا معمول تھا کہ سیاہ عمامہ پہن کر تشریف لاتے تھے۔(السنن الکبریٰ للبیہقی:5980)

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”صَلاَةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِيضَةٍ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلاَةً بِلاَ عِمَامَةٍ وَجُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِينَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ“ عمامہ کے ساتھ نفل یا فرض پڑھنا بغیر عمامہ کے 25 نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا بغیر عمامہ کے 70 جمعہ کے برابر ہے۔

اُس کے بعد حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے حضرت سالم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو عمامہ کی ترغیب دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”اَيْ بُنَيَّ اِعْتَمَّ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَشْهَدُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُعْتَمِّيْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَى أَهْلِ الْعَمَائِمِ حَتَّى تَغِيْبَ الشَّمْسُ“ اے میرے بیٹے! عمامہ باندھا کرو، کیونکہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر حاضر ہوتے ہیں اور عمامہ باندھنے والوں کو غروبِ آفتاب تک سلام کرتے ہیں۔(أخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ:37/355)

اِمام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جمعہ کے دن عمامہ پہننے کو مستحب لکھا ہے اور روایات کی روشنی میں اس کی تاکید کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے: ”فَإِنْ أَكْرَبَهُ الْحَرُّ فَلَا بَأْسَ بِنَزْعِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا وَلٰكِنْ لَايَنْزِعُ فِي وَقْتِ السَّعْيِ مِنَ الْمَنْزِلِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَا فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ وَلَا عِنْدَ صُعُودِ الْإِمَامِ الْمِنْبَرَ وَفِي خُطْبَتِهِ“یعنی اگر گرمی کی وجہ سے عمامہ پہننے میں تکلیف ہو رہی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے اور بعد میں اُتار دے، لیکن پھر بھی جمعہ کیلئے جاتے ہوئے، اِسی طرح نماز کے وقت میں اور اِمام کے منبر پر (خطبہ کیلئے) چڑھتے اور خطبہ دیتے ہوئے عمامہ نہ اُتارے۔(اِحیاء علوم الدّین:1/181)(فیض القدیر:1817)

﴾نواں عمل: خوشبو لگانا﴿

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ

يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجُمُعَةِ الأُخْرَى"

جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ہوسکے(اچھے طریقے سے)پاکی حاصل کرے، تیل لگائے،اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر مسجد کیلئے نکلے اور (مسجد پہنچ کر)دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے(یعنی زبردستی دو آدمیوں کے درمیان جگہ نہ ہوتے ہوئے نہ گھسے یا گردنیں نہ پھلانگے)اور پھر جتنی اللہ نے اُس کے مقدّر میں لکھی ہو(یعنی حسبِ توفیق)نماز پڑھے، پھر اِمام کے خطبہ کے وقت خاموش رہے تو اس جمعہ سے لیکر گزشتہ جمعہ تک کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔(بخاری:883)

﴿دسواں عمل:ناخن اور مونچھیں کاٹنا﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَقُصُّ شَارِبَهُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَبْلَ أَنْ يَرُوحَ إِلَى الصَّلَاةِ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کیلئے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور مونچھیں کاٹتے تھے۔(طبرانی اوسط:842)(کشف الأستار عن زوائد البزار:622)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:"مَنْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ مِنَ السُّوءِ إِلَى مِثْلِهَا"جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹے وہ اُس جمعہ سے اپنے مثل(یعنی جمعہ)تک ہر برائی سے بچالیا جائے گا۔(طبرانی اوسط:4746)

گیارہواں عمل: جسم کے زائد بالوں کی صفائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، وَنَتْفِ الْإِبْطِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیرِ ناف بالوں کے مونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا ہے کہ ہم چالیس دن سے زیادہ انہیں نہ چھوڑیں۔(نسائی:14)(مسلم:258)

اِس روایت میں زیادہ سے زیادہ کی جو حد چالیس دن ذکر کی گئی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے پہلے نہیں کاٹنا چاہیئے بلکہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ کاٹ لیا جائے اور اس کیلئے جمعہ کا دن مقرر کرنا افضل ہے، کیونکہ اُس میں غسل کرکے اچھی طرح صفائی اور پاکیزگی کا اہتمام کیا جاتا ہے، لہٰذا زائد بالوں کو بھی صاف کرلینا زیادہ بہتر ہوگا۔

چنانچہ درِّ مختار میں ذکر کیا گیا ہے: "وَ يُسْتَحَبُّ حَلْقُ عَانَتِهِ وَتَنْظِيفُ بَدَنِهِ بِالِاغْتِسَالِ فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ مَرَّةً وَالْأَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَجَازَ فِي كُلِّ خَمْسَةَ عَشْرَةَ وَكُرِهَ تَرْكُهُ وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ" ہفتہ میں ایک مرتبہ زیرِ ناف بالوں کو مونڈنا اور اپنے بدن کو غسل کرکے صاف ستھرا کرنا مستحب ہے، اور افضل یہ ہے کہ جمعہ کے دن کیا جائے، اور پندرہ دن میں ایک مرتبہ جائز ہے اور چالیس دن سے زیادہ چھوڑنا مکروہ ہے۔(الدر المختار:6/407)

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زیرِ ناف بالوں کی صفائی کے تین درجہ ہیں:

(1)—**اَلْأَفْضَلُ**: افضل درجہ ہر ہفتے صاف کرنا ہے۔

(2)—**اَلْأَوْسَطُ**: درمیانہ درجہ ہر پندرہ دن میں صاف کرنا ہے۔

(3)—**اَلْأَبْعَدُ**: بعید درجہ،40دن میں صاف کرنا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2816)

فائدہ: ہر جمعہ کو زیرِ ناف بالوں کی صفائی کرنے سے متعلّق کوئی حدیث تو نہیں ملی، تاہم چونکہ ہر جمعہ کو ناخن اور مونچھیں کاٹنے سے متعلّق آپ ﷺ کا عمل اور ترغیب روایات میں منقول ہے، اس لئے اُس پر قیاس کرتے ہوئے زیرِ ناف اور بغل کے بالوں کی صفائی کو افضل قرار دینا بالکل درست ہے۔غالباً اِسی لئے کتبِ فقہ میں جمعہ کے دن "حلق العانۃ" زیرِناف بالوں کی صفائی کا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض روایات سے جمعرات کے دن ناخن کاٹنا، بغل اور زیرِ ناف بالوں کی صفائی کرنا معلوم ہوتا ہے، جو شاید واللہ اَعلم اِس بات پر محمول ہیں کہ جمعہ کی تیاری ایک دن قبل ہی سے شروع کردینی چاہیئے، کیونکہ اِس میں جمعہ کا زیادہ اہتمام کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔

روایت یہ ہے، کہ آپ ﷺ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے اِرشاد فرمایا:

"قَصُّ الظُّفْرِ وَنَتْفُ الإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ يَوْمَ الخَمِيسِ وَالْغُسْلُ والطِّيبُ وَاللِّبَاسُ يَوْمَ الجُمُعَةِ" اے علی!ناخن کاٹنا،بغل کے بال اکھیڑنا اور زیرِناف بال مونڈنا جمعرات کے دن کیا کرو اور غسل، خوشبو اور لباس کا اہتمام جمعہ کے دن کیا کرو۔(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر:6130)(کنز العمال:17256،17240)

بارہواں عمل: جمعہ کیلئے جلدی جانا

جمعہ کے دن کے اعمال میں ایک اہم عمل جو وقت کے ساتھ ساتھ اب لوگوں سے چھوٹتا چلا جارہا ہے اور اِس عمل کی جانب رغبت روز بروز کم ہوتی چلی جارہی ہے، اور وہ عمل ”جمعہ کی نماز کیلئے جلدی جانا“ ہے۔ آپ ﷺ نے بہت سی احادیث میں اِس عمل کی تلقین فرمائی ہے۔ چند اِرشادات ملاحظہ ہوں:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ لَكُمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ حَجَّةً وَعُمْرَةً، فالْحَجَّةُ التهجِير لِلْجُمُعَةِ، وَالْعُمْرَةُ انْتِظَارُ الْعَصْرِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ“ بے شک تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن حج اور عمرہ (کا ثواب) ہے، پس حج تو یہ ہے کہ جمعہ کیلئے تپتی ہوئی دوپہر میں (یعنی جلدی) جانا، اور عُمرہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد (ذکر و اذکار میں مشغول رہتے ہوئے) عصر کا انتظار کرنا۔ (رواہ البیہقی فی الشعب: 2784، وفی السنن: 5950)

حضرت اَوس بن اَوس ثقفی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا“ جو شخص جمعہ کے دن اپنے سر کو اچھی طرح دھو کر غسل کرے اور خوب جلدی جائے، اور پیدل جائے، سوار نہ ہو اور اِمام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ سنے، نیز کوئی لغو اور بے فائدہ بات زبان سے نہ نکالے تو اُس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی عبادت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (ابوداؤد: 345) (ترمذی: 496) (نسائی: 1381) (ابن ماجہ: 1087)

حدیثِ مذکور میں جمعہ کیلئے جانے کی بہت بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے یعنی ہر ہر قدم پر ایک ایک سال کی عبادت اور ایک ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

بعض ائمّہ فرماتے ہیں: ”لَمْ نَسْمَعْ مِنَ الشَّرِيعَةِ حَدِيثًا صَحِيحًا مُشْتَمِلًا عَلَى مِثْلِ هٰذَا الثَّوَابِ“ ہم نے دین کے اندر ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں سنی جو اِتنے عظیم اَجر و ثواب پر مشتمل ہو۔(مرقاۃ المفاتیح:3/1035)

واضح رہے کہ مذکورہ بالا فضائل کو حاصل کرنے کیلئے حدیثِ مذکور میں چھ شرائط ذکر کی گئی ہیں، اِس لئے اِن فضائل کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا چاہیئے:

(1) خوب اچھی طرح غسل کرنا۔(2) جمعہ کیلئے جلدی جانا۔(3) پیدل جانا۔(4) اِمام کے قریب بیٹھنا۔(5) خطبہ غور سے سننا۔(6) لغو اور بے فائدہ بات سے بچنا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ المَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ المَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ“ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور ایک ایک کر کے شروع میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں (یعنی جو شخص مسجد میں اوّل وقت آتا ہے، پہلے اُس کا نام، پھر اُس کے بعد جو پہلے آتا ہے اُس کا نام لکھتے ہیں) وہ شخص جو مسجد میں اوّل وقت آتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص قربانی کیلئے اونٹ بھیجتا ہے، پھر اُس کے بعد جو جمعہ میں آتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص قربانی کیلئے دُنبہ بھیجتا ہے، پھر اُس کے بعد جو شخص

آتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص صدقہ میں مرغی دیتا ہے، پھر اُس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ صدقہ میں انڈا دینے والوں کی طرح ہوتا ہے۔ پھر جب اِمام منبر پر آتا ہے تو وہ اپنے صحیفے (نام لکھنے کے اندراج نامے) لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔(بخاری:929)

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ، يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، طُوِيَتِ الصُّحُفُ" جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اوّل آنے والوں کو پھر اُس کے بعد اوّل آنے کو اِسی طرح لکھتے رہتے ہیں، پس جب اِمام (خطبہ کیلئے) نکل جاتا ہے تو اُن رجسٹروں کو لپیٹ دیا جاتا ہے (اور فرشتے بھی خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں)۔(مسند احمد:7258)

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

"إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ، فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ، أَوِ الرَّبَائِثِ، وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ، وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ، وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ، حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ، فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ، فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ، فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ لَهُ كِفْلٌ مِنْ أَجْرٍ، وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا

يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا، وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ" جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے لشکر لے کر بازاروں میں نکل جاتے ہیں اور لوگوں کو کاموں میں لگا کر نماز جمعہ کی شرکت سے روکتے ہیں اور فرشتے جمعہ کے دن صبح ہی سے مسجدوں کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے متعلق لکھتے جاتے ہیں کہ یہ پہلی ساعت میں آیا یہ دوسری ساعت میں آیا یہاں تک کہ امام خطبہ کیلئے نکلتا ہے پھر جو آدمی ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکے اور امام کو بھی دیکھ سکے اور دوران خطبہ خاموشی اختیار کرے اور کوئی بیہودہ حرکت نہ کرے تو اس کو اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور اگر وہ دور ہو کر ایسی جگہ بیٹھے جہاں سے وہ اِمام کی آواز نہ سن سکے اور خاموش رہے، کوئی بیہودہ بات نہ کرے تو اُس کو اجر کا ایک حصہ ملتا ہے۔ اور اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکتا ہے اور امام کو بھی دیکھ سکتا ہے مگر وہ لغو کام کرتا ہے اور خاموشی اختیار نہیں کرتا تو اس پر ایک گناہ کا بوجھ لاد دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد 1051)

اجر کے حصوں سے اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کہ کس قدر بڑے حصے مراد ہیں، البتہ مذکورہ حدیث سے ایک اہم بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اِمام کے قریب ہو کر بیٹھنے میں جبکہ اِمام نظر آرہا ہو اور اُس کی آواز بھی سنائی دے رہی ہو تو اجر کی مقدار بڑھ جاتی ہے، یعنی دو حصے ملتے ہیں۔ پس اِمام کے قریب ہو کر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور یہ عموماً تب ہی ممکن ہوتا ہے جبکہ جمعہ کیلئے جلدی مسجد کی جانب جانے کا اہتمام کیا جائے۔

﴿تیرہواں عمل: اَذان کے بعد خرید و فروخت ترک کردینا﴾

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔(الجمعۃ:9)

فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ اَذانِ اوّل کے بعد خرید و فروخت کرنا مکروہِ تحریمی ہے، اس کی وجہ سے اِنسان گناہ گار ہوتا ہے، بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں پر لازم ہے کہ اِس معاملہ کو فسخ (ختم) کریں۔(شامیہ:5/101)

﴿چودھواں عمل: جمعہ کیلئے سکون اور وقار کے ساتھ جانا﴾

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لَبِسَ ثِيَابَهُ، وَمَسَّ طِيبًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ مَشَى إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَلَمْ يَتَخَطَّ أَحَدًا، وَلَمْ يُؤْذِهِ، وَرَكَعَ مَا قُضِيَ لَهُ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ“

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر (اچھے) کپڑے پہنے اور اپنے پاس موجود خوشبو لگائی، پھر جمعہ کیلئے سکون و وقار کے ساتھ پیدل گیا، کسی کی گردن نہیں پھلانگی، کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی اور حسبِ توفیق نماز پڑھی، پھر اِمام کے فارغ ہونے تک انتظار کیا تو اُس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔(مسند احمد:21729)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ“ جب نماز کیلئے اِقامت ہونے لگے تو اُس کیلئے دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ، پس جتنی رکعات تم اِمام کے ساتھ پاؤ اُسے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اُس کو (اِمام کے فارغ ہونے کے بعد) مکمل کرلو، اِس لئے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے اِرادے سے چلتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے۔ (مسلم:602)(بخاری:908)

حضرت ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک (نماز میں شامل ہونے کیلئے) پہنچے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رکوع میں تھے، پس انہوں نے (رکعت کو پانے کیلئے) صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کرلیا، (نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُنہوں نے) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے یہ ذکر کیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ“ اللہ تعالیٰ تمہاری (سبقت میں) حرص کو اور بڑھادے، لیکن آئندہ یہ نہ کرنا۔ (بخاری:783)

﴿پندرہواں عمل: جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہونے کی دُعاء﴾

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازو پکڑ کر یہ دعاء پڑھتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ، وَأَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ إِلَيْكَ“ اے اللہ! اپنی جانب متوجہ ہونے والوں

میں مجھے سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا بنادے اور اپنے قریب آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ قریب آنے والا بنادے۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنّی:374)

﴿سولہواں عمل: صلاۃ التسبیح پڑھنا﴾

جمعہ کے دن کا ایک اہم عمل جس کا ہر دَور میں سلفِ صالحین اہتمام کرتے چلے آئے ہیں وہ یہ ہے کہ چار رکعت "صلاۃ التسبیح" پڑھی جائے اور اگر ممکن ہو تو سب سے بہتر وقت اِس کا یہ ہے کہ زوال کے بعد جمعہ سے پڑھی جائے، اور جمعہ سے پہلے ممکن نہ ہو تو شبِ جمعہ وغیرہ کسی بھی وقت میں پڑھی جاسکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو صلاۃ التسبیح کی تاکید کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً"

صلاۃ التسبیح اگر ممکن ہو تو روزانہ ایک دفعہ پڑھو، اگر یہ نہیں کرسکتے تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھو، اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو ہر مہینے میں ایک دفعہ پڑھو، اگر یہ بھی نہیں کرسکتے ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھو، اور اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو اپنی پوری زندگی میں ہی ایک دفعہ پڑھو۔(ابوداؤد:1297)

حضرت ابوالجوزاء فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھ سے یہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے یہ اِرشاد فرمایا: کل میرے پاس آنا میں تمہیں ایک تحفہ اور عطیہ دوں گا، صحابی فرماتے ہیں کہ میں سمجھا کہ آپ مجھے کوئی (ظاہری) عطیہ عنایت فرمائیں گے (میں اگلے دن آیا تو) آپ ﷺ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: "إِذَا

زَالَ النَّهَارُ، فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ" جب دن زائل ہو جائے تو کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعات (صلاۃ التسبیح) پڑھو (اور اُس کا طریقہ اِرشاد فرمایا)

صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

"فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ؟" اگر میں زوال کے وقت میں یہ نماز نہ پڑھ سکوں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ" رات اور دن کے کسی بھی حصہ میں یہ نماز پڑھ لیا کرو۔(ابوداؤد:1298)

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: "يُسْتَحَبُّ صَلَاةُ التَّسْبِيحِ عِنْدَ الزَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ" صلاۃ التسبیح جمعہ کے دن زوال کے وقت پڑھنا مستحب ہے۔(مرقاۃ 5/1)

صلاۃ التسبیح کے فضائل:

صلاۃ التسبیح وہ اہم اور عظیم عمل ہے جس کے بارے میں احادیثِ طیبہ کے اندر بہت کثرت سے فضائل وارِد ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسی عظیم اجر و ثواب کی حامل نماز ہے جس کی ادائیگی میں صرف بیس سے پچیس منٹ لگتے ہیں لیکن اِس کے فضائل اِس قدر زیادہ ہیں کہ اگر پورا دن بھی لگ جائے تو سودا مہنگا نہیں۔ اِس کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اِس کے بارے میں آپ ﷺ نے روزانہ اس نماز پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے، روزانہ ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں یا مہینے میں، یا سال میں یا کم از کم زندگی میں ہی ایک دفعہ اِس نماز کو پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ گویا کسی بھی صورت میں اِس نماز سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔(ابوداؤد:1297) اِس لئے سال بھر وقتاً فوقتاً اِس نماز کو پڑھنے اور پڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور یہ کوئی مشکل نہیں، بس دل

میں نیکی کے حصول کا شوق اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہونی چاہیئے، پھر خود ہی مشقت برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

صلاۃ التسبیح کے فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی فضیلت: صلوۃ التسبیح سے دس قسم کے گناہوں کا معاف ہونا:

یہ وہ نماز ہے جس کے پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں:

(1) اگلے گناہ۔ (2) پچھلے گناہ۔

(3) پُرانے گناہ۔ (4) نئے گناہ۔

(5) غلطی سے کیے ہوئے گناہ۔ (6) جان کر کیے ہوئے گناہ۔

(7) چھپ کر کیے ہوئے گناہ۔ (8) کھلم کھلا کیے ہوئے گناہ۔

(9) چھوٹے گناہ۔ (10) بڑے گناہ۔(ابوداؤد:1297)

دوسری فضیلت: صلوۃ التسبیح سے بکثرت گناہوں کا معاف ہونا:

صلوۃ التسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندوں کے بکثرت گناہ معاف کرتے ہیں، احادیث طیّبہ میں اِس کثرت کی کئی مثالیں ذکر کی گئی ہیں:

(1)—کُل اِنسانیت کی تعداد سے بھی زیادہ گناہ ہوں تو مغفرت ہو جائے گی۔(ابوداؤد:1298)

(2)—ریت کی تعداد سے زیادہ بھی گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(ابن ماجہ:1386)

(3)—سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(طبرانی کبیر:987)

(4)—ستاروں کی تعداد سے زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(مصنّف عبد الرزاق:5004)

(5)—قطروں کی تعداد سے زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(مصنّف عبد الرزاق:5004)

(6)—دنیا کے کُل ایّام سے زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(مصنّف عبد الرزاق:5004)

تیسری فضیلت:ایک بہترین تحفہ، بخشش اور خوشخبری:

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب اِس نماز کے بارے میں تلقین فرمائی تو اُنہیں اِس نماز کی تاکید بھی فرمائی اور اِس نماز کو تحفہ، بخشش اور خوشخبری قرار دیا۔(ابوداؤد:1297—1298)

چوتھی فضیلت: 300مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھنے کی سعادت:

صلوۃ التسبیح کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اِسے اداء کرتے ہوئے بندے کو تین سو مرتبہ تیسرے کلمہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل بہترین کلمہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اور تیسرا کلمہ بذاتِ خود ایک انتہائی بابرکت اور عظیم الشان اجر و ثواب کا حامل کلمہ ہے، جن کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے:

(1)—تیسرا کلمہ ایک مرتبہ پڑھنے پر جنت میں درخت لگ جاتا ہے۔(مستدرکِ حاکم:1887)

(2)—تیسرا کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب کلمہ ہے۔(مسلم:2137)

(3)—جنت ایک چٹیل میدان ہے اور تیسرا کلمہ جنّت کے پودے ہیں۔(ترمذی:3462)

(4)—تیسرے کلمہ کے اندر پائے جانے والے ہر ایک کلمہ کا ثواب اُحد پہاڑ سے زیادہ ہے۔(طبرانی کبیر:10604)

(5)—تیسرے کلمہ کے پڑھنے پر ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(طبرانی اوسط:6491)

(6)—تیسرا کلمہ کاوِرد جہنم کی آگ سے بچنے کیلئے بہترین ڈھال ہے۔(طبرانی اوسط:4027)

(7)—تیسرا کلمہ پڑھنے والے کیلئے فرشتے اِستغفار(دعائے مغفرت) کرتے ہیں۔(مستدرکِ حاکم:3589)

(8)—تیسرے کلمہ کا کثرت سے وِرد کرنے والا افضل ترین مؤمن ہے۔(سنن کبریٰ نسائی:10606)

(9)—تیسرا کلمہ کا پڑھنا گناہوں کی مغفرت اور بخشش کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔(ترمذی:3533)

(10)—تیسرے کلمہ کا ہر کلمہ صدقہ کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔(مسلم:720)

(11)—تیسرا کلمہ میزانِ عمل میں بہت بھاری ثابت ہونے والا کلمہ ہے۔(صحیح ابن حبان:833)

(12)—تیسرا کلمہ قرآن کریم پڑھنے سے عاجز شخص کیلئے بہترین

بدل ہے۔(ابو داؤد:832)

صلوۃ التسبیح کے بارے میں اَسلاف کے چند اقوال:

(1)...... حضرت عبد العزیز بن ابی روّاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کا جنت میں جانے کا ارادہ ہو اُس کیلئے ضروری ہے کہ صلاۃ التسبیح کو مضبوطی سے پکڑے۔

(2)...... حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالے کے لئے صلاۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(3)...... علّامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص اِس نماز کی فضیلت و اہمیت کو سُن کر بھی غفلت اختیار کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے، صلحاء کے کاموں سے دور ہے، اس کو پکا (دین میں چست) آدمی نہ سمجھنا چاہیئے۔(فضائلِ ذکر، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

﴿سترہواں عمل: جمعہ کی نماز پڑھنا﴾

جمعہ کے دن کا سب سے اہم عمل جمعہ کی نماز ہے جس کا ہر مسلمان کو خوب اہتمام کرنا چاہیئے اور بھرپور تیاری کے ساتھ سنّت کے مطابق تمام اعمال کا اہتمام کرتے ہوئے جلد سے جلد مسجد پہنچ کر آگے سے آگے بیٹھنا چاہیئے اور مسلمانوں کے مجمع میں شریک ہو کر جمعہ کی نماز اداء کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔(الجمعۃ:9)

حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد منقول ہے:

”اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ“ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔(ابوداؤد:1067)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ , فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ“

جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُس پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز پڑھنا لازم ہے،ہاں اگر وہ بیمار یا مسافر یا عورت یا نابالغ بچہ یا غلام ہو تو لازم نہیں ، اور جو شخص فضول اور بیکار کاموں یا تجارت کی وجہ سے جمعہ کی نماز سے مستغنی ہوا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے مستغنی ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابلِ تعریف ہیں۔(دار قطنی:1576)

جمعہ کی نماز کے فضائل:

جمعہ کی نماز ایک عظیم اور فضیلت والی نماز ہے،یہی وجہ ہے کہ اس میں حاضر ہونے والوں کیلئے احادیث طیبہ میں بہت کثرت سے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، ذیل میں چند فضائل ملاحظہ فرمائیں:

پہلی فضیلت:جمعہ سے جمعہ تک گناہوں کی معافی:

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ

طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرکے اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے اور اگر میسّر ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ میں آئے، وہاں لوگوں کی گردن نہ پھلانگے، پھر جتنی اللہ نے اُس کے مقدّر میں لکھی ہو (یعنی حسبِ توفیق) نماز پڑھے، پھر جب اِمام (خطبہ کیلئے) نکلے تو خاموش رہے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوجائے تو یہ اس کے اِس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔(ابوداؤد:343)

دوسری فضیلت:دس دن کے گناہوں کی معافی:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ"جو غسل کرکے جمعہ میں آیا اور حسبِ توفیق نماز پڑھی پھر اِمام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا اور پھر اِمام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک، بلکہ مزید تین (یعنی دس) دن تک کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔(مسلم:857)

حضرت ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ،فَإِنَّهُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،فَلَهُ كَفَّارَةُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ"جمعہ کے دن غسل کیا کرو، بیشک جمعہ کے دن جو غسل کرتا ہے اُس کیلئے جمعہ سے جمعہ کے درمیان تک کے گناہوں اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:7740)

تیسری فضیلت:جمعہ میں جلدی آنے والوں کی بالترتیب فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ المَلاَئِكَةُ عَلَى بَابِ المَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ"جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں،اور ایک ایک کر کے شروع میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں(یعنی جو شخص میں مسجد میں اوّل وقت آتا ہے،پہلے اُس کا نام،پھر اُس کے بعد جو پہلے آتا ہے اُس کا نام لکھتے ہیں)وہ شخص جو مسجد میں اوّل وقت آتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص قربانی کیلئے اونٹ بھیجتا ہے،پھر اُس کے بعد جو جمعہ میں آتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص قربانی کیلئے دُنبہ بھیجتا ہے،پھر اُس کے بعد جو شخص آتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص صدقہ میں مرغی دیتا ہے،پھر اُس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ صدقہ میں انڈا دینے والوں کی طرح ہوتا ہے۔پھر جب اِمام منبر پر

آتا ہے تو وہ اپنے صحیفے (نام لکھنے کے اندراج نامے) لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔(بخاری:929)

چوتھی فضیلت: ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب:

حضرت اَوس بن اَوس ثقفی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا“ جو شخص جمعہ کے دن اپنے سر کو اچھی طرح دھو کر غسل کرے اور خوب جلدی جائے، اور پیدل جائے، سوار نہ ہو اور اِمام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ سنے، نیز کوئی لغو اور بے فائدہ بات زبان سے نہ نکالے تو اُس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی عبادت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔(ابوداؤد:345)(ترمذی:496)(نسائی:1381)(ابن ماجہ:1087)

پانچویں فضیلت: 200 سال کے عمل کے برابر اجر:

حضرت عِمران بن حُصین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُفِّرَتْ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ، فَإِذَا أَخَذَ فِي الْمَشْيِ كُتِبَتْ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِشْرُونَ حَسَنَةً، فَإِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أُجِيزَ بِعَمَلِ مِائَتَيْ سَنَةٍ“ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اُس کی خطائیں اور گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، پھر جب وہ (جمعہ کیلئے) چلنے لگتا ہے تو اُس کیلئے ہر قدم

پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اُس کو 200 سال کے عمل کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:18/139)

چھٹی فضیلت: جمعہ پڑھنے والے کو اجر کے بڑے حصے ملتے ہیں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ“جس نے جمعہ کے دن اپنا سر دھویا اور غسل کیا اور سویرے یعنی جلدی گیا، اِمام کے قریب ہو کر بیٹھا، (خطبہ کو) غور سے سنا اور خاموش رہا تو اُس کیلئے اجر کے دو حصے ملتے ہیں۔(طبرانی کبیر:7689)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ، فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ، أَوِ الرَّبَائِثِ، وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ، وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ، وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ، حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ، فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ، فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ، فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ لَهُ كِفْلٌ مِنْ أَجْرٍ، وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا، وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ“جب جمعہ کا دن ہوتا تو شیاطین اپنے لشکر لے کر بازاروں میں نکل جاتے ہیں اور لوگوں کو کاموں میں لگا کر نماز جمعہ کی شرکت سے روکتے ہیں اور فرشتے

جمعہ کے دن صبح ہی سے مسجدوں کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے متعلق لکھتے جاتے ہیں کہ یہ پہلی ساعت میں آیا یہ دوسری ساعت میں آیا یہاں تک کہ امام خطبہ کیلئے نکلتا ہے پھر جو آدمی ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکے اور امام کو بھی دیکھ سکے اور دورانِ خطبہ خاموشی اختیار کرے اور کوئی بیہودہ حرکت نہ کرے تو اس کو اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور اگر وہ دور ہو کر ایسی جگہ بیٹھے جہاں سے وہ اِمام کی آواز نہ سن سکے اور خاموش رہے، کوئی بیہودہ بات نہ کرے تو اُس کو اجر کا ایک حصہ ملتا ہے۔اور اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکتا ہے اور امام کو بھی دیکھ سکتا ہے مگر وہ لغو کام کرتا ہے اور خاموشی اختیار نہیں کرتا تو اس پر ایک گناہ کا بوجھ لاد دیا جاتا ہے۔(ابوداؤد1051)

ساتویں فضیلت:ہر قدم پر نماز اور روزے کا اجر:

حضرت اَوس بن اَوس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ أَصْبَحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَسَلَ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا وَلَمْ يَلْغُ، فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلًا مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ، الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ“

جس نے جمعہ کے دن اپنا سر دھویا، غسل کیا، جلدی گیا، پیدل گیا، سوار نہ ہوا اور اِمام کے قریب ہو کر بیٹھا، کوئی لغو بات یا کام نہیں کیا تو اُس کیلئے ہر قدم کے بدلے میں نیکی کے اعمال یعنی روزے اور نماز کا اجر لکھا جاتا ہے۔(طبرانی اوسط:1452)

آٹھویں فضیلت:جمعہ پڑھنے والوں کا جنّت میں عزت واِکرام کے ساتھ داخلہ:

حضرت ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى هَيْأَتِهَا، وَيَبْعَثُ الْجُمُعَةَ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً، أَهْلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تُهْدَى إِلَى كَرِيمِهَا تُضِيءُ لَهُمْ، يَمْشُونَ فِي ضَوْئِهَا، أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضًا، وَرِيحُهُمْ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ، يَخُوضُونَ فِي جِبَالِ الْكَافُورِ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ لَا يُطْرِقُونَ تَعَجُّبًا حَتَّى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ،لَا يُخَالِطُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُونَ الْمُحْتَسِبُونَ“بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام دنوں کو ان کی خاص شکل و صورت کے ساتھ کھڑا کرے گا،اور جمعہ کو اِس حال میں کھڑا کرے گا کہ وہ تر و تازہ اور روشن ہو گا۔اہلِ جمعہ (یعنی جمعہ کا اہتمام کرنے والے)جمعہ کے دن کو اِس طرح گھیرے ہوئے ہوں گے جیسے دلہن کو اُس کے کریم(شوہر)کی طرف ہدیہ میں دیا جاتا ہے۔وہ جمعہ (اپنے اہتمام کرنے والے)لوگوں کیلئے روشنی کرے گا جس کی روشنی میں وہ لوگ چلیں گے،اُن لوگوں کے رنگ برف کی طرح سفید (خوبصورت)ہوں گے،اُن کی خوشبو مشک کی طرح مہکے گی،وہ کافور کے پہاڑوں میں داخل ہوں گے، انسان اور جنّات اُن کی جانب دیکھیں گے اور تعجّب کی وجہ سے اپنی نگاہیں نیچی نہ کرسکیں گے یہاں تک کہ وہ (جمعہ کا اہتمام کرنے والے)جنّت میں داخل ہوجائیں گے،اُن کی عزّت کو کوئی نہ پہنچ سکے گا سوائے اُن مؤذّنین کے جو محض ثواب کی نیّت سے اذان دیا کرتے تھے۔(مستدرکِ حاکم:1027)

جمعہ کی نماز ترک کردینے کی وعیدیں:

جب کسی چیز کی عظمت و فضیلت زیادہ ہوتی ہے تو اُس کی ناقدری اور بے ادبی و بے احترامی کرنے پر پکڑ بھی بہت سخت اور شدید ہوتی ہے،یہی وجہ ہے کہ جمعہ جیسے عظیم

اور بابرکت دن کی ناقدری کرنے کی وعیدیں بھی بڑی سخت وارد ہوئی ہیں، اِس لئے کسی بھی صورت میں جمعہ کر دینے سے بچنا چاہیئے ورنہ اِنسان بڑی خطرناک وعیدں کا مصداق بن جاتا ہے۔ ذیل میں جمعہ ترک کرنے کی وعیدیں ملاحظہ فرمائیں:

پہلی وعید: جمعہ ترک کرنے والوں کے دلوں پر مہر:

حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ برسرِ منبر فرمارہے تھے:

”لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ“ جمعہ چھوڑنے والے لوگ یا تو اپنی اس حرکت سے باز آجائیں یا یہ ہوگا کہ ان کے اس گناہ کی سزا میں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادیگا، پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے۔ (مسلم:865)

حضرت ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ“ جس شخص نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے، ان کو ہلکی چیز سمجھتے ہوئے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگادیں گے۔ (ابن ماجہ:1125)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ، فَيَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَأُ، فَيَرْتَفِعَ، ثُمَّ تَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَجِيءُ وَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا

يَشْهَدُهَا، حَتَّى يُطْبَعَ عَلَى قَلْبِهِ“غور سے سنو! ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک گلہ (ریوڑ) ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رکھے، اس کو وہاں گھاس مشکل سے ملے تو وہ دور چلا جائے، پھر جمعہ آئے اور وہ شریک نہ ہو، پھر دوسرا جمعہ آئے اور وہ اس میں بھی شریک نہ ہو، پھر تیسرا جمعہ آئے اور وہ اس میں بھی شریک نہ ہو تو اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔(ابن ماجہ:1127)

دوسری وعید: جمعہ ترک کرنے والوں کا گھر بار جلادینے کے قابل ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ ترک کر دینے والوں کے بارے میں اِرشاد فرمایا:”لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ“ میرا دل کرتا ہے کہ میں کسی کو اپنی جگہ کھڑا کروں جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر جا کر ایسے لوگوں کے گھروں کو جلا کر رکھ دوں جو جمعہ چھوڑ کر اپنے گھروں میں رہ جاتے ہیں(یعنی جمعہ پڑھنے کیلئے حاضر نہیں ہوتے)۔(مسلم:852)

تیسری وعید: بغیر کسی عذر کے جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ“جس شخص نے بغیر کسی (شرعی) ضرورت اور عذر کے جمعہ چھوڑ دیا تو اس کو ایک ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے، جو نہ مٹائی جاتی ہے، نہ تبدیل کی جاتی ہے۔(مسند الشافعی، ص:70)(مشکوۃ المصابیح:1379)

حضرت ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَهُوَ مُنَافِقٌ“جس شخص نے بغیر ضرورت اور عذر کے تین جمعے ترک کیے وہ منافق ہے۔(صحیح ابن حبان:258)

حضرت محمّد بن عبد الرحمان اپنے چچا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَأْتِ، أَوْ لَمْ يُجِبْ، ثُمَّ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ، أَوْ فَلَمْ يُجِبْ، ثُمَّ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ، أَوْ لَمْ يُجِبْ، طَبَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَلْبِهِ، فَجُعِلَ قَلْبَ مُنَافِقٍ“

جس نے جمعہ کے دن اذان کی آواز سنی لیکن جمعہ پڑھنے کیلئے حاضر نہیں ہوا، پھر (اگلے جمعہ میں) اذان کی آواز سنی اور جمعہ میں حاضر نہیں ہوا، پھر (اگلے جمعہ میں) اذان کی آواز سنی اور جمعہ میں حاضر نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں، پس اُس کا دل منافق کا دل ہو جاتا ہے۔(مسند ابی یعلیٰ الموصلی: 7167)

چوتھی وعید: جمعہ ترک کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہو جاتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ , فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ“

جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُس پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز پڑھنا لازم ہے، ہاں اگر وہ بیمار یا مسافر یا عورت یا نابالغ بچہ یا غلام ہو تو لازم نہیں، اور جو شخص

فضول اور بیکار کاموں یا تجارت کی وجہ سے جمعہ کی نماز سے مستغنی ہوا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے مستغنی ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابلِ تعریف ہیں۔(دار قطنی:1576)

پانچویں وعید:جمعہ ترک کر دینا شراب پینے سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”«لَأَنْ أَشْرَبَ كَأْسًا مِنْ خَمْرٍ»أَوْ قَالَ:«أُوقِيَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ مُتَعَمِّدًا»“ایک پیالہ یا ایک اُوقیہ شراب پی لینا میرے نزدیک جان بوجھ کر جمعہ ترک کرنے سے زیادہ پسند ہے۔(مصنّف عبد الرزاق:5174)

گویا جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی وجہ کے جمعہ ترک کر دینا شراب پینے سے بھی زیادہ سخت اور شدید گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

چھٹی وعید:لگاتار 3 جمعے چھوڑ دینے والا اسلام کو پس پشت ڈال دیتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ أَرْبَعَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ“جس شخص نے تین جمعے پے درپے چھوڑ دیئے، اس نے اسلام کو پسِ پشت پھینک دیا۔(مصنف عبد الرزاق:5169)

ساتویں وعید:جمعہ ترک کرنے پر کفارہ اداء کرنا:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِينَارٍ“جو جمعہ ترک کردے اُسے چاہیئے کہ ایک دینا صدقہ کرے، اور یہ نہ کرسکے تو آدھا دینار صدقہ کرے۔(ابن ماجہ:1128)

حضرت قُدامہ بن وَبرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ، أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ، أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ، أَوْ نِصْفِ صَاعٍ“جس شخص کا بغیر کسی عُذر کے جمعہ فوت ہوگیا اُسے چاہیئے کہ ایک درہم یا آدھا درہم، یا ایک صاع یا آدھا صاع گندم صدقہ کردے۔(ابوداؤد:1054)

فائدہ: صدقہ کرنے کا حکم مستحب ہے، واجب نہیں، اصل حکم یہ ہے کہ شرمندہ و نادم ہوکر سچی توبہ کا اہتمام کیا جائے۔ اور بظاہر صدقہ کرنے کا حکم اس لئے ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾۔(ھود:114)

یعنی نیکیاں گناہوں کو مٹادیتی ہیں۔ پس صدقِ دل کے ساتھ توبہ کرتے ہوئے صدقہ بھی دیدینا چاہیئے تاکہ گناہ کا کفارہ بن سکے۔(مرعاۃ المفاتیح:4/447)(فیض القدیر:8582)

آٹھویں وعید: بغیر عذر کے جمعہ ترک کرنے کا کوئی کفارہ نہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا كَفَّارَةٌ دُونَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“جس نے بغیر کسی عذر کے جمعہ ترک کردیا اُس کیلئے قیامت سے پہلے کوئی کفارہ نہیں۔(کنز العمال عن الدّیلمی:21156)(مرقاۃ:3/1024)

فائدہ: پچھلی حدیث میں ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکِ جمعہ کا کوئی کفارہ نہیں، اِس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ دراصل یہ حقیقت ہے کہ ترکِ جمعہ کا کوئی کفارہ نہیں، لیکن جب بندہ کفارہ کے طور پر ایک یا آدھا دینار صدقہ کرتا ہے تو اس سے گناہ میں تخفیف ہوتی ہے، مکمل گناہ معاف نہیں ہوتا۔ لہٰذا دونوں میں کوئی تعارض نہیں رہا۔(مرقاۃ:3/1024)

نویں وعید: جمعہ ترک کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَا يَزَالُ الْعَبْدُ مُتَهَاوِناً بِالْجُمُعَةِ حَتَّى يَغْضِبَ اللهُ عَلَيْهِ“ بندہ مسلسل جمعہ میں سستی اور غفلت کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُس پر نازل ہوجاتا ہے۔(کنز العمّال عن الدّیلمی:21155)

دسویں وعید: جمعہ ترک کرنے والے شیطان کا شکار ہوتے ہیں:

انسان کے ازلی دشمن شیطان کی مکمل کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ لوگوں کو جمعہ جیسی عظیم اور عالیشان نعمت سے محروم اور غافل کردے، چنانچہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ، فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ، أَوِ الرَّبَائِثِ، وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ“ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے لشکر لے کر بازاروں میں نکل جاتے ہیں اور لوگوں کو کاموں میں لگا کر نمازِ جمعہ کی شرکت سے روکتے ہیں۔(ابوداؤد 1051)

گیارہویں وعید: جمعہ ترک کرنے والوں کیلئے نبی کریم ﷺ کی بد دُعاء:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ اِرشاد فرمایا: "إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا، فِي سَاعَتِي هٰذِهِ، فِي يَوْمِي هٰذَا، فِي شَهْرِيْ هٰذَا، فِي عَامِي هٰذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَنْ تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ أَوْ إِمَامٍ جَائِرٍ فَلَا جُمِعَ لَهُ شَمْلُهُ وَلَا بُورِكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ، أَلَا وَلَا صَلَاةَ لَهُ، أَلَا وَلَا حَجَّ لَهُ، أَلَا وَلَا بِرَّ لَهُ، أَلَا وَلَا صَدَقَةَ لَهُ" اللہ تعالیٰ نے میرے اِس مقام، اِس گھڑی، اِس دن، اِس مہینے اور اِس سال میں تم پر جمعہ کو فرض قرار دیدیا ہے، خواہ اِمامِ عادل کے ساتھ پڑھا جائے یا ظالم کے ساتھ۔ جس نے جمعہ کو بغیر کسی عُذر کے ترک کردیا پس اللہ کرے کہ اُس کے بکھرے ہوئے امور کو جمع نہ کیا جائے، اور اُس کے کاموں میں برکت نہ ہو۔ غور سے سن لو! نہ اُس کی نماز ہے، نہ حج ہے، نہ اُس کی کوئی نیکی ہے، اور نہ اُس کا کوئی صدقہ ہے۔ (طبرانی اوسط:7246)

﴿اٹھارہواں عمل: جمعہ کی نماز اوّل وقت میں پڑھنا﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ يُصَلِّي الجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ" نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز اُس وقت پڑھتے جب سورج زائل ہو جاتا۔ (بخاری:904)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الجُمُعَةِ" ہم جمعہ کی نماز جلدی (اول وقت میں) پڑھ لیا کرتے تھے اور جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔ (بخاری:905)

فائدہ: جمعہ کی نماز کا مستحب وقت کیا ہے اِس بارے میں فقہائے احناف کے دو قول ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ ظہر کی طرح جمعہ کی نماز میں بھی سردی میں جلدی پڑھنا اور گرمی میں "اِبراد" یعنی کچھ تاخیر سے پڑھنا بہتر ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ سردی و گرمی دونوں موسموں میں جمعہ جلدی ہی پڑھنا چاہیئے، تاخیر کسی بھی موسم میں مستحب نہیں۔ (عمدۃ القاری:6/202)(رد المحتار:1/367)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے قول (یعنی ہر موسم میں جلدی پڑھنے) کو ترجیح دی ہے۔ (فیض الباری (3/136) اور راجح بھی یہی معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ جمعہ کی نماز میں "تبکیر" (یعنی جمعہ کیلئے جلدی پہنچنے) کا حکم ہے، جس پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں، پس اگر جمعہ کیلئے جلدی پہنچنے کے حکم پر عمل کرتے ہوئے جمعہ کی نماز میں تاخیر کی جائے گی تو لوگوں کو اذیت ہوگی، لہذا ہر موسم میں تعجیل ہی بہتر ہے۔

﴿اُنیسواں عمل: جمعہ کی نماز اور خطبہ کے آداب کو ملحوظ رکھنا﴾

جمعہ کے دن نمازِ جمعہ میں حاضر ہونے اور خطبہ سننے والوں کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آداب ذکر کیے ہیں، اُن کا اہتمام کرنا چاہیئے اور جن اُمور سے منع کیا ہے اُن سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ مثلاً:

(1)......اِمام کے قریب بیٹھنا۔ (ابوداؤد:1108)

(2)...... آگے جانے کیلئے کسی کی گردن نہ پھلانگنا۔ (ابوداؤد:343)

(3)......دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرنا۔ (بخاری:883)

(4)......کسی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھنا۔(مسلم:2178)

(5)......جمعہ کے خطبہ کے دوران ہر قسم کے لغو اور فضول بات یا کام کرنے سے مکمل اِجتناب کرنا۔(ابوداؤد:1113)(طبرانی اوسط:1452)

(6)......خطبہ کے دوران حَبوَہ(یعنی ہاتھوں کا دائرہ)باندھ کر نہ بیٹھنا۔(ابوداؤد:1110)

(7)......خطبہ غور سے خاموشی کے ساتھ سننا۔(مسلم:857)

(8)......جمعہ سے پہلے کچھ نہ کچھ نمازیں پڑھنا۔(مسلم:857)

❁بیسواں عمل:جمعہ کی نماز کے بعد کے اَوراد واَذکار پڑھنا❁

احادیثِ طیّبہ میں جمعہ کی نماز کے بعد پڑھنے کیلئے کچھ قیمتی اَوراد اور اُن کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں اُنہیں پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔وہ اَوراد مندرجہ ذیل ہیں:

سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات دفعہ پڑھنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

”مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ أَجَارَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنَ السُّوءِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى“جس نے جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ الاِخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس سات مرتبہ پڑھ لی اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اُسے اگلے جمعہ تک تمام برائیوں سے پناہ عطاء فرمادیں گے۔(الترغیب لابن شاہین:472)(ابن السنی:375)

سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھنا:

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَفِظَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ“جس نے جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس پڑھی تو وہ اُس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک محفوظ ہو گیا۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:29602)

سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھنا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ بَعْدَ مَا يَقْضِي الْجُمُعَةَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ ذَنْبٍ، وَلِوَالِدَيْهِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ ذَنْبٍ“ جس نے جمعہ کی نماز کے بعد 100 مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کے ایک ہزار گناہ اور اُس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف کر دیتے ہیں۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:377)

﴿اکیسواں عمل: سات جنّت میں لے جانے والے اَعمال﴾

احادیث کے مطابق سات اعمال ایسے ہیں جو اگر جمعہ کے دن سر انجام دیدیے جائیں تو اللہ کے فضل سے جنّت واجب ہو جاتی ہے:

❶ مریض کی عیادت۔ ❷ جنازہ میں حاضر ہونا۔ ❸ روزہ رکھنا۔

❹ جمعہ کی نماز پڑھنا۔ ❺ غلام آزاد کرنا۔ ❻ نکاح میں شرکت

7 صدقہ کرنا۔

اب اِن سے متعلّق احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَأَعْتَقَ رَقَبَةً“

پانچ اعمال ایسے ہیں جو اگر کوئی شخص کسی دن کرلے تو اللہ تعالیٰ اُسے اہلِ جنّت میں سے لکھ دیتے ہیں: مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا، اُس دن روزہ رکھا، جمعہ کیلئے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (صحیح ابن حبان مخرجاً: 2771)

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہی سے مَروی ایک اور روایت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد منقول ہے: ”مَنْ وَافَقَ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَعَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جِنَازَةً، وَتَصَدَّقَ وَأَعْتَقَ رَقَبَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِنْ شَاءَ اللهُ“ جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا، صدقہ کیا اور غلام آزاد کیا اُس کیلئے اِن شاء اللہ جنّت واجب ہوگئی۔ (شعب الایمان: 2778)

حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ وَصَامَ يَوْمَهُ، وَعَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جِنَازَةً، وَشَهِدَ نِكَاحًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“

جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا اور نکاح میں شرکت کی اُس کیلئے جنّت واجب ہوجاتی ہے۔ (طبرانی اوسط: 2348)

اگر کوشش کی جائے تو یہ کام کوئی زیادہ مشکل نہیں، ہر شخص ہر جمعہ کو بآسانی یہ تمام کام سرانجام دے سکتا ہے، لہٰذا اِنہیں کرنے کی کوشش کریں، اور اگر ہر جمعہ کو نہیں تو کم از کم زندگی بھر میں کوئی ایک جمعہ تو ایسا بنانے کی ضرور کوشش کریں جس میں یہ تمام کام اخلاص کے ساتھ سرانجام دیں، اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جنّت میں داخلہ عطاء فرمائیں گے۔

غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب والے کام:

مذکورہ بالا سات کاموں میں سے ایک کام "غلام آزاد کرنا" بھی ہے، جو آج کے دَور میں تو نہیں رہا، لیکن اس کے بدلے کچھ ایسے کام کیے جاسکتے ہیں جو غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں، امید ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن اعمال کے کرنے سے غلام آزاد کرنے کا فائدہ، ثواب اور جمعہ کے دن اِس کام کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ ذیل میں احادیث کی روشنی میں کچھ ایسے کام ذکر کیے جارہے ہیں تاکہ غلام آزاد کرنے کے طور پر ان کاموں میں سے کوئی کام کیا جاسکے:

(1)—کسی مسلمان کو پانی پلانا۔(طبرانی اوسط: 6592)

(2)—اللہ کے راستے میں دشمن پر تیر (یا گولی) چلانا۔(مصنف ابن ابی شیبۃ:19386)

(3)—چوتھا کلمہ 100 مرتبہ پڑھنا دس غلام آزاد کرنے کے برابر۔(بخاری:6403)

(4)— فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکر وغیرہ میں مشغول رہنا۔(مسند احمد:22194)

(5)—عصر کے بعد غروبِ شمس تک ذکر وغیرہ میں مشغول رہنا۔(مسند احمد:22194)

(6)—کسی کو دودھ حاصل کرنے کیلئے بکری فراہم کرنا۔(ترمذی:1957)

(7)—کسی کو قرض دینا۔(ترمذی:1957)

(8)—کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھا دینا۔(ترمذی:1957)

(9)—کسی کو دودھ پلا دینا۔(مسند احمد: 18704)

(10)—طواف کے سات چکر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا۔(کنز العمال:12494)

(11)—اپنے کسی بھائی کے ساتھ کسی وحشت ناک راستے میں اُس کی وحشت دور کرنے کے لئے نکلنا۔(دیلمی:5491)

(12)—اپنے کسی دینی بھائی پر مال خرچ کرنا۔(شعب الایمان:9181)

(13)—کسی اندھے کی راہنمائی کیلئے چالیس پچاس گز چلانا۔(شعب الایمان: 7223)

(14)—سات یا دس انسانوں کو سلام کرنا۔(شعب الایمان:8417) (دیلمی:5635)

(15)—سو مرتبہ اللہ اکبر کہنا سو غلام آزاد کرنے کے برابر۔(شعب الایمان:4086)

(16)—والد کا اپنی فرماں بردار اولاد کی طرف دیکھ کر خوش ہو جانا اولاد کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔(شعب الایمان:4086)

(17)—کسی مجاہد کا خط اُس کے گھر والوں تک یا اُس کے گھر والوں کا خط مجاہد تک پہنچانا خط کے ہر حرف کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر۔(شعب الایمان:3974)

﴿بائیسواں عمل: سورۃ الکہف پڑھنا﴾

جمعہ کے دن کا اہم عمل اس دن سورۂ کہف کا پڑھنا ہے جس کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ ہر قسم کے شرور و فتن سے اور بالخصوص دجال کے مہلک اور خطرناک فتنے سے حفاظت کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ہفتے بھر کے گناہوں کی مغفرت بھی ہوتی ہے اور پورے ہفتے اِس عظیم سورت کے پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نور روشن ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلفِ صالحین جمعہ کے دن اس سورت کے پڑھنے

کا خاص اہتمام کرتے چلے آئے ہیں، اِس لئے ہر صاحبِ ایمان کو چاہیئے کہ اِس سورت کو یاد کرے، یا کم از کم اس کی ابتدائی یا آخری آیات زبانی یاد کرے اور روزانہ پڑھنے کی کوشش کرے، اور خاص طور پر جمعہ کے دن اس کا اہتمام کرے۔

سورۂ کہف کے فضائل:

سورہ کہف کے فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

سورۂ کہف دجال سے حفاظت کا ذریعہ ہے:

بہت سی احادیث و روایات میں اللہ کے نبی ﷺ نے سورۂ کہف کو دجال اور اُس کے فتنے سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بتلایا ہے۔ ذیل میں وہ روایات ملاحظہ فرمائیں:

مکمل سورت کے پڑھنے پر دجال سے حفاظت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ الْكَهْفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُومٌ إِلَى ثَمَانِيَةٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ تَكُونُ فَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ“ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے تو وہ آٹھ دن تک ہر واقع ہونے والے فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر (اس دوران) دجال نکل جائے تو اس سے بھی محفوظ رہے گا۔ (کنز العمال:2604)

حضرت عند اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ”مَنْ قَرَأَهَا فِي يَوِمِ الجُمُعَةِ قَدَّمَ أَوْ أَخَّرَ حُفِظَ إِلَى الجُمُعَةِ الأُخْرٰى فَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ بَيْنَهُمَا لَمْ يَتْبَعْهُ“ جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی چاہے پہلے پڑھے یا بعد میں وہ

دوسرے جمعہ تک (ہر طرح کے شرور سے) محفوظ ہو جائے گا اور اگر (اس درمیان) دجال بھی نکل آئے تو وہ اس کا پیچھا نہ کر سکے گا۔(کنز العمال:2603)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَدْرَكَ الدَّجَّالَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ-أَوْ قَالَ: لَمْ يَضُرَّهُ-وَمَنْ قَرَأَ خَاتِمَةَ سُورَةِ الْكَهْفِ أَضَاءَ لَهُ نُورًا مِنْ حَيْثُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ“

جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی پھر اُس نے دجّال کو پالیا تو دجال اُس پر مسلّط نہ ہو سکے گا، یا یہ فرمایا کہ دجّال اُس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور جو شخص سورۂ کہف کی آخری آیات پڑھ لے وہ جہاں بھی ہو اُس کیلئے وہاں سے لیکر مکہ مکرّمہ تک ایک نور روشن ہو جائے گا۔(شعب الایمان:2776)

ابتدائی آیات کے پڑھنے پر دجال سے حفاظت:

حضرت نوّاس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ“ اگر تمہارے درمیان میرے ہوتے ہوئے دجال نکل آیا تو میں خود تمہاری جانب سے اُس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میرے نہ ہوتے ہوئے وہ آیا تو ہر شخص اپنی ذات کی جانب سے اُس سے مقابلہ کرے گا اور اللہ میری طرف سے ہر مسلمان کی

مدد کرے گا۔ پس جو شخص دجال کو پالے اُسے چاہیئے کہ اُس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے اِس لئے کہ یہ آیات تمہیں اُس کے فتنہ سے بچالیں گی۔(ابو داؤد:4321)

ابتدائی تین آیات کے پڑھنے پر دجال سے حفاظت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ“

جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(ترمذی:2886)

ابتدائی دس آیات کے پڑھنے یا یاد کرنے پر دجال سے حفاظت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ“جو سورۂ کہف کی دس آیات پڑھ لے وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(صحیح ابن حبان:785)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ“

جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(مسلم:809)

آخری دس آیات کے پڑھنے یا یاد کرنے پر دجال سے حفاظت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ“

جس شخص نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(مسند احمد:27516)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَّالِ“جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھے تو یہ اُس کیلئے دجال سے حفاظت کا ذریعہ ہو گا۔(سنن کبریٰ نسائی:10718)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہی کی ایک اور روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

”مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ“

جس شخص نے سورۂ کہف کی آخری(دس)آیات یاد کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(ابوداؤد:4323)

دس آیات کے پڑھنے سے دجال کا خوف بھی نہ ہوگا:

حضرت خالد بن مَعدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْكَهْفِ، لَمْ يَخَفِ الدَّجَّالَ“جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھ لیں وہ دجال سے خوفزدہ بھی نہیں ہو گا۔(سنن الدارمی:3448)

سورۂ کہف ہر قسم کے فتنے سے حفاظت کا ذریعہ ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ الْكَهْفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُومٌ إِلَى ثَمَانِيَةٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ تَكُونُ فَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ“جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے تووہ آٹھ دن تک ہر واقع ہونے والے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(کنز العمال:2604)

ایک اور روایت میں ہے:”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فَهُوَ مَعْصُومٌ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ“جس نے سورۂ کہف پڑھی وہ تین دن تک محفوظ رہے گا۔(کنز العمال:2606)

سورۂ کہف کا پڑھنا نور کے روشن ہونے کا باعث ہے:

سورۂ کہف کی ایک فضیلت احادیث میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ اِس کے پڑھنے والے کیلئے نور روشن ہو جاتا ہے۔روایات ملاحظہ فرمائیں:

قیامت کے دن نور روشن ہو جانا:

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

جس نے سورۂ کہف اُسی طرح پڑھی جس طرح نازل ہوئی تھی تو اُس کیلئے قیامت کے دن نور روشن ہو جائے گا۔(شعب الایمان:2221)

پاؤں سے سر تک نور روشن ہو جانا:

حضرت مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ أَوَّلَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآخِرَهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا مِنْ قَدَمِهِ إِلَى رَأْسِهِ، وَمَنْ قَرَأَهَا كُلَّهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا مِنْ قَدَمِهِ إِلَى رَأْسِهِ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ“جس شخص نے سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھ

لیس تو اس کیلئے اس کے پاؤں سے لیکر سر تک ایک نور روشن ہو جائے گا اور جس نے یہ پوری سورت پڑھی اس کے لئے پاؤں سے لیکر سر تک اور زمین سے لیکر آسمان تک ایک نور روشن ہو جائے گا۔(طبرانی کبیر:20/197)

زمین سے آسمان تک نور روشن ہو جانا:

حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَرَأَهَا كُلَّهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ"

جس نے پوری سورۂ کہف پڑھی اس کے لئے آسمان سے زمین تک ایک نور روشن ہو جائے گا۔(ابن السنی:677)

مکہ مکرّمہ تک نور روشن ہو جانا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے اُس کیلئے اس کے مقام سے لیکر بیت اللہ تک ایک نور روشن ہو جائے گا۔(شعب الایمان:2777)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" جو شخص جمعہ کی شب سورۂ کہف پڑھ لے اُس کیلئے اس کے مقام سے لیکر بیت اللہ تک ایک نور روشن ہو جائے گا۔(دارمی:3450)

دو جمعوں کے درمیان یعنی ایک ہفتہ تک نور روشن ہو جانا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ“ جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے اُس کیلئے اس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک نور روشن ہو جائے گا۔(مستدرکِ حاکم:3392)

سورۂ کہف کے پڑھنے سے ہفتے بھر کے گناہوں کی مغفرت :

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهُ نُورٌ مِنْ تَحتِ قَدَمِهِ إِلَى عِنَانِ السَّمَاءِ يُضِيْءُ لَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ وَغُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ“ جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی اُس کیلئے اُس کے پاؤں سے لیکر آسمان تک ایک نور ہو گا جو اُس کیلئے قیامت کے دن روشن ہو جائے گا اور اُس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔(کنز العمال:2605)

سورۂ کہف کے پڑھنے سے سکینہ نازل ہونا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کوئی شخص سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ گھر میں موجود جانور بدکنے لگا، اُنہوں نے (گھبرا کر) سلام پھیر دیا تو دیکھا کہ کوئی بادل جیسی چیز چھائی ہوئی ہے، اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاکر یہ ماجرا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”اِقْرَأْ فُلَانُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ“ اے فلاں شخص! تمہیں چاہیئے تھا کہ تم پڑھتے رہتے اِس لئے کہ یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔(بخاری:3614۔5011)

سورۂ کہف کے پڑھنے سے ایمان کا بڑھ جانا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی روایت میں ہے:

”مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ مُلِئَ مِنْ قَرنِهِ إِلَى قَدَمِهِ إِيْمَاناً وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ كَانَ لَهُ نُورٌ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبَصْرَى وَمَنْ قَرَأَهَا فِي يَومِ الجُمُعَةِ قَدَّمَ أَوْ أَخَّرَ حُفِظَ إِلَى الجُمُعَةِ الأُخْرٰى فَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ بَيْنَهُمَا لَمْ يَتْبَعْهُ“

جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھیں وہ سر سے لیکر پاؤں تک ایمان سے بھر جائے گا اور جس نے شبِ جمعہ میں سورۂ کہف کی تلاوت کی اُس کیلئے اتنی دور تک نور روشن ہو جائے گا جیسے صنعاء سے بصری کے درمیان تک کا فاصلہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن یہ سورت پڑھی چاہے پہلے پڑھے یا بعد میں وہ دوسرے جمعہ تک (ہر طرح کے شرور سے) محفوظ ہو جائے گا اور اگر (اس درمیان) دجال بھی نکل آئے تو وہ اس کا پیچھا نہ کر سکے گا۔(کنز العمال:2603)

سورۂ کہف کی آخری آیات کا اُمّت کیلئے کافی ہونا:

ایک روایت میں ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:”لَو لَمْ يَنْزِلْ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ لَكَفَتْهُمْ“اگر میری اُمّت پر صرف سورۂ کہف کی آخری آیات ہی نازل ہو جاتیں تب بھی یہ کافی تھیں۔(دیلمی:5131)

سورۂ کہف کا ستر ہزار فرشتوں کی معیّت میں نازل ہونا:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”نَزَلَتْ سُورَةُ الْكَهْفِ جُمْلَةً مَعَهَا سَبْعُونَ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ“
سورۂ کہف پوری کی پوری سورت ایک ساتھ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی اُترے تھے۔(دیلمی:6812)

﴿تئیسواں عمل:جمعہ کے دن سورۂ ھود پڑھنا﴾

جمعہ کے دن آپ ﷺ نے سورہ ھود پڑھنے کی بھی تعلیم دی ہے، سورۃ الکہف کے ساتھ ساتھ اس کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔
حضرت کعب نبی کریم ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”اقْرَءُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ“جمعہ کے دن سورہ ھود پڑھا کرو۔(سنن دارمی:3446)

﴿چوبیسواں عمل:جمعہ کے دن سورۂ آلِ عمران پڑھنا﴾

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:
”مَنْ قَرَأَ السُّورَةَ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ، وَمَلَائِكَتُهُ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ“
جس نے جمعہ کے دن وہ سورت پڑھی جس میں آلِ عمران کا تذکرہ ہے(یعنی سورہ آلِ عمران)تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے(جمعہ کا)سورج غروب ہونے تک اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں۔(طبرانی اوسط:6157)
حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ“جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران پڑھے فرشتے رات تک اس کیلئے دعا اور استغفار کرتے رہتے ہیں۔(سنن دارمی:3440)

پچیسواں عمل: جمعہ کے دن سورۂ یٰسٓ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ يس لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ“ جو شخص جمعہ کی شب سورۂ یٰسٓ پڑھ لے اُس کی صبح مغفرت کی حالت میں ہوگی۔(تفسیر القرطبی:15/3)

ایک روایت میں سورۂ یٰسٓ کے ساتھ سورۂ صافات پڑھنے کی بھی فضیلت ذکر کی گئی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ يٰسٓ وَالصَّافَّاتِ يَومَ الجُمُعَةِ ثُمَّ سَأَلَ اللهُ أَعْطَاهُ سُؤْلَهُ“

جو جمعہ کے دن سورۂ یٰسٓ اور صافات پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مانگ پوری کر دیتے ہیں۔(کنز العمال:2694)(فیض القدیر:6/199، رقم:8932)

علّامہ ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے:”مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ عِنْدَهَا (يٰسٓ) غَفَرَ اللهُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ مِّنْهَا“

جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اُن کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھے تو اللہ تعالیٰ سورۂ یٰسٓ کے ہر ہر حرف کے بدلے میں اُس کی مغفرت کر دے گا۔(الدر المنثور:7/40)

چھبیسواں عمل: جمعہ کی شب یا دن میں سورۂ دخان پڑھنا

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ جُمُعَةٍ، أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ جس نے جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن میں سورۂ دُخان پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں گھر بنادیتے ہیں۔(طبرانی کبیر:8026)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ“ جس نے جمعہ کی شب میں سورۂ دخان پڑھی اُس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔(ترمذی:2889)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الدُّخَانُ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ“ جو جمعہ کی شب میں سورۂ دخان پڑھے وہ صبح اِس حال میں کرے گا کہ اُس کی مغفرت کردی گئی ہوگی۔(مسند ابویعلیٰ موصلی:6224)

حضرت ابورافع فرماتے ہیں: ”مَنْ قَرَأَ حٰمٓ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ، وَزُوِّجَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ“ جس نے جمعہ کی شب میں سورۂ دخان پڑھی وہ صبح اِس حالت میں کرتا ہے کہ اُس کی بخشش کردی جاتی ہے اور حورِ عَین سے اُس کا نکاح کرادیا جاتا ہے۔(دارمی:3464)

حضرت عبد اللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا بِهَا، أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ“ مجھے یہ روایت بتائی گئی ہے کہ جو شخص جمعہ کی شب ایمان اور

تصدیق کی حالت میں سورۂ دُخان پڑھے وہ صبح اِس حال میں کرے گا کہ اُس کی بخشش ہوچکی ہو گی۔(سنن الدارمی:2/549)

﴿ستائیسواں عمل:جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرنا﴾

جمعہ کا دن ایک انتہائی عظیم اور بابرکت دن ہے ،اِس دن کو احادیثِ طیّبہ میں ”سیّد الایّام“یعنی دنوں کا سردار کہا گیا ہے، نبی کریم ﷺ نے اِس میں دُرود شریف کی کثرت کا حکم دیاہے۔احادیثِ ذیل میں اِس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

جمعہ کے دن دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کا حکم:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ“

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرواِس لئے کہ یہ ”یومِ مشہود“ہے یعنی اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ:1637)

حضرت اَوس ابن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ،وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ“بیشک تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے ،اِسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اِسی میں اُن کی روح قبض کی گئی ، اِسی میں قیامت کا نَفخہ (پہلا صور)اور صَعقہ (دوسرا صور) ہو گا، پس مجھ پر (اس دن) کثرت سے درود بھیجا کرو اِس لئے کہ تمہارا دُرود (فرشتوں کے ذریعہ) مجھ پر پیش کیا

جاتا ہے۔لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا حالآنکہ آپ مٹی ہو چکے ہونگے یا یہ فرمایا کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے ؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ“ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے (پاکیزہ) جسموں کے کھانے کو حرام قرار دیدیا ہے۔(نسائی:1284)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ“ روشن رات اور روشن دن یعنی شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔(شعب الایمان:2772)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ“ جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی شب آیا کرے تو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو۔(مسند الشافعی:497)

جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کے فضائل:

جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنا ہفتہ کے دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے، علماء کرام نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی فضیلت ستر گنا بڑھ جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس دن دُرود شریف کی کثرت کا حکم دیا ہے، اور اِسی وجہ سے ہر دَور اور ہر زمانے میں اللہ کے نیک، محبوب اور پسندیدہ بندے جمعہ کے دن دُرود شریف کی کثرت کرتے رہے ہیں۔

ذیل میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کے فضائل ذکر کیے جارہے ہیں تاکہ اِس دن کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی رغبت اور شوق پیدا ہو اور اِس میں ایک دوسرے سے سبقت کی جائے۔

اللہ پاک ہم سب کو اِس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

پہلی فضیلت: فرشتوں کا حاضر ہونا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا“

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اِس لئے کہ یہ ”یومِ مشہود“ ہے یعنی اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور جو شخص بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو جب تک وہ اس دُرود سے فارغ نہ ہو جائے وہ دُرود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ موت کے بعد بھی پہنچایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”وَبَعْدَ الْمَوْتِ“ ہاں! موت کے بعد بھی پہنچایا جائے گا، اور پھر اس کی وجہ یہ بیان فرمائی:

”إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ“ اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کردیا ہے، پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اُس کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔(ابن ماجہ:1637)

دوسری فضیلت: نبی کریم ﷺ کی گواہی اور شفاعت کا حصول:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَكْثِرُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوَ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

جمعہ کے دن اور شبِ جمعہ میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، پس جس نے یہ عمل اختیار کیا تو کل قیامت کے دن مَیں (اللہ کے حضور) اُس کے حق میں گواہ اور سفارشی بنوں گا۔(شعب الایمان:2771)

تیسری فضیلت: دنیا و آخرت کی حاجتوں کا پورا ہونا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذَلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِي قَبْرِهِ كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِيْ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ إِلَى عَشِيْرَتِهِ فَأُثْبِتُهُ عِنْدِيْ فِي صَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ“

بیشک قیامت کے دن ہر موقع پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائیں گے جن میں سے 70

حاجتیں آخرت کی اور 30 حاجتیں دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس درود پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کو میرے پاس قبر شریف میں لے کر آتا ہے اسی طرح جیسا کہ تمہارے پاس ہدایا و تحائف پیش کیے جاتے ہیں، وہ فرشتہ مجھے اُس درود پڑھنے والے کے نام و نسب اور خاندا کے بارے میں پوری تفصیل بتاتا ہے، پس میں اُسے اپنے پاس روشن اور چمکتے ہوئے صحیفہ میں محفوظ کر لیتا ہوں۔(شعب الایمان:2773)

چوتھی فضیلت: جمعہ کے دن دُرود پڑھنے والے کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہو گا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ مِنَ النُّورِ نُورٌ، يَقُولُ النَّاسُ: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ يَعْمَلُ هٰذَا“

جس نے نبی کریم ﷺ پر جمعہ کے دن 100 مرتبہ دُرود پڑھا وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر ایک نور ہو گا جس کو دیکھ کر لوگ (رشک اور حیرت سے) کہیں گے کہ یہ شخص کون سا عمل کرتا تھا۔(شعب الایمان:2774)

ایک اور روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ لَوْ قُسِّمَ ذَلِكَ النُّورَ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ“ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن 100 مرتبہ دُرود پڑھا وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ساتھ ایک بہت بڑا نور ہو گا جس کو اگر ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔(حِلیۃ الأولیاء:8/46)

پانچویں فضیلت: جمعہ کے دن دُرود شریف لکھنے کیلئے خاص فرشتوں کا اُترنا:

حضرت جعفر بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيسِ عِنْدَ الْعَصْرِ أَهْبَطَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، مَعَهَا صَفَائِحُ مِنْ ذهَبٍ بِأَيْدِيهِمَا أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ تَكْتُبُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وتِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَى الْغَدِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ“ جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ فرشتوں کو آسمان سے زمین پر اُتارتے ہیں جن کے پاس سونے کے تختے اور ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ اُس رات اور دن میں غروبِ شمس تک نبی کریم ﷺ پر (درود پڑھنے والوں کے) درود لکھتے رہتے ہیں۔(شعب الایمان:2775)

چھٹی فضیلت: 80 سال کے گناہوں کا معاف ہونا:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

”الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُورٌ عَلَى الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ عَامًا“ مجھ پر درود بھیجنا پُلِ صراط پر نور اور روشنی کا باعث ہے، پس جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود پڑھا اُس کے اسّی سال کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔(الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین:22)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا تھا، آپ نے اِرشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَ ثَمَانِينَ عَامًا“ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ

اُس کے اسّی سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: "كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ؟" یارسول اللہ! آپ پر کیسے دُرود شریف پڑھا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یوں کہو:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِه وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً" اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو کہ آپ کے بندے، آپ کے نبی اور آپ کے اُمّی رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، اور خوب سلام بھیج۔ (ذریعۃ الوصول:59) (أخرجہ الخطیب فی تاریخہ:15/636، رقم:7278)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ صَلَاةٍ غُفِرَتْ لَهُ خَطِيْئَة ثَمَانِيْنَ سَنَةً" جس نے جمعہ کے دن مجھ پر 100 مرتبہ دُرود بھیجا اُس کے اسّی (80) سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (شرف المصطفیٰ للخرکوشی:5/102)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے:

جس شخص نے جمعہ کے دن عصر کی نماز اداء کی اور اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے 80 مرتبہ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِه وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً" پڑھا اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور 80 سال کی عبادت لکھی جائے گی۔ (القول البدیع:198، 199) (ذریعۃ الوصول:109)

اٹھائیسواں عمل: جمعہ کے دن ذکر کی کثرت کرنا

جمعہ کا دن ہفتے کے تمام دنوں کا سردار ہے، اِسے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بھی کہا گیا ہے اور بطورِ خاص جمعہ کو "ذکر کا دن" بھی قرار دیا گیا ہے، اِس لئے اِس دن مسلمانوں کو خوب اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کرنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ ذکر کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيدٍ وَذِكْرٍ، فَلَا تَجْعَلُوا عِيدَكُمْ يَوْمَ صِيَامٍ، وَلَكِنِ اجْعَلُوهُ يَوْمَ الذِّكْرِ إِلَّا أَنْ تَخْلِطُوهُ بِأَيَّامٍ" بیشک جمعہ کا دن عید اور ذکر کا دن ہے، پس تم اپنے عید کے دن کو روزے کا دن مت بناؤ، تم اُسے ذکر کا دن بناؤ، ہاں! یہ کہ تم اُس کو (روزہ رکھنے میں) اور دنوں کے ساتھ ملادو (کہ جمعرات یا ہفتے کا روزہ بھی ساتھ رکھ لو تو صحیح ہے)۔ (شعب الایمان:3584)

انتیسواں عمل: جمعہ کے دن دُعاء کی کثرت کرنا

جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک خاص گھڑی ایسی رکھی گئی ہے جس میں بندہ اپنے ربّ سے جو سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عطاء کردیتے ہیں۔ اِس بارے میں روایات ملاحظہ فرمائیں:

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کے بارے میں روایات:

حضرت ابو لبابہ ابن عبد المُنذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ“ جمعہ کے دن میں ایک (قبولیت کی) گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں۔(ابن ماجہ:1084)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ“

جمعہ کے دن میں ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کوئی مؤمن بندہ اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کی دعاء قبول فرماتے ہیں اور اگر کسی چیز کے شر سے پناہ مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُسے پناہ عطاء فرماتے ہیں۔(ترمذی:3339)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:”فِيهِ سَاعَةٌ،لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا“ جمعہ کے دن ایسی گھڑی ہوتی ہے اس کو جو مسلمان بندہ پالے اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دے دے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کی کمی بیان کرنے کے لیے اشارہ فرمایا۔(بخاری:935)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، مَا دَعَا اللّٰهَ فِيهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِشَيْءٍ، إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ“

بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کوئی مومن بندہ جو بھی دعاء اللہ تعالیٰ سے مانگے اللہ تعالیٰ اُس کی دعاء قبول فرماتے ہیں۔(مسند احمد:9206)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا غَفَرَ لَهُ“ بے شک جمعہ کے دن ایسی گھڑی ہوتی ہے جو کسی مسلمان کو نصیب ہوجائے اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔(الدعاء للطبرانی:175)

جمعہ کے دن دُعاء کی قبولیت کی گھڑی کب ہوتی ہے:

قبولیت کی اِس گھڑی کو مخفی اور پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ جمعہ کا پورا دن اس کی تلاش اور دعاء میں گزرے اور لوگ جمعہ کے دن مختلف اوقات میں دعاء کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کریں۔ البتہ علماء کرام نے مختلف روایات کی رُو سے قبولیت کی اُس گھڑی کی تعیین میں مختلف رائے پیش کی ہیں، علّامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً چالیس کے قریب اقوال ذکر کیے ہیں۔(عُمدۃ القاری:6/242تا244)

علّامہ ابن القیّم جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن تمام اقوال میں گیارہ مشہور اقوال کو ذکر کیا ہے، اور اُن میں بھی دو قول ایسے ہیں جو سب سے زیادہ مشہور ہیں اور روایات کی رُو سے اُن دونوں اقوال کی سب سے زیادہ تائید ہوتی ہے، ذیل میں روایات کی رُو سے اُن دونوں اقوال کو ملاحظہ کیجئے:

(1)—پہلا قول: عصر کی نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک۔

(2)—دوسرا قول: جمعہ کے خطبہ کیلئے امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد سے لیکر جمعہ کی نماز کے ختم ہونے تک۔

پہلا قول: عصر کی نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"التَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ بَعْدَ العَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ" جمعہ کے دن کی وہ گھڑی جس میں قبولیت کی اُمید ہوتی ہے اُس کو عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک تلاش کرو۔(ترمذی:489)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ" جمعہ کے دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے (یعنی جمعہ کی آخری ساعت) جس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اُس کی دعاء قبول ہوگی۔(مسند احمد:8102)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ" جمعہ کے دن کی اُس قبولیت کی گھڑی کو عصر کی نماز کے بعد (جمعہ کی) آخری ساعت میں تلاش کرو۔(ابوداؤد:1048)

لہٰذا جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد خوب اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہونا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ دعاؤں کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ" جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جو اگر کسی مسلمان کو مل جائے اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا خیر کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ ضرور عطاء کرتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہے۔(مسند احمد:7688)

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کیا ہے:

"أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اجْتَمَعُوا فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّهَا آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ" رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ایک جگہ جمع ہوئے، اور اُنہوں نے آپس میں جمعہ کے دن کی قبولیت کی گھڑی کے بارے میں مذاکرہ کیا تو مجلس ختم ہونے سے پہلے سب اس بات پر متفق ہو چکے تھے کہ یہ جمعہ کے دن کے آخری وقت میں ہے۔(زاد المعاد:1/379)

دوسرا قول: خطبہ سے لیکر نماز سے فارغ ہونے تک:

یعنی اِمام جب خطبہ دینے کیلئے منبر پر آکر بیٹھے اُس وقت سے لیکر خطبہ اور اُس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک یہ سب دُعاء کی ابولیت کا موقع ہوتا ہے۔ لیکن واضح رہے کہ اِس وقت میں ہاتھ اُٹھا کر یا زبان سے دُعاء نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ بہت سی احادیث میں اِمام کے منبر پر آجانے کے بعد خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اِس لئے دل ہی دل میں دُعاء کا تصوّر کرلینا چاہیئے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ“ میں نے نبی کریم ﷺ سے (جمعہ کی قبولیت کی گھڑی کے بارے میں) سنا ہے کہ وہ گھڑی اِمام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہوتی ہے۔(مسلم:853)

حضرت عَمرو بن عَوف مُزنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ“ بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطاء فرمادیتے ہیں، لوگوں نے دریافت کیا:”أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ؟“ یارسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى انْصِرَافٍ مِنْهَا“ نماز کے قائم ہونے سے لیکر اُس سے فارغ ہونے تک۔(ترمذی:490)(معارف السنن:4/308)

فائدہ: مذکورہ بالا دونوں اقوال میں سب سے زیادہ جو اکابر اور اَسلاف نے اختیار کیا ہے اور جس کے بارے میں سب سے زیادہ قوی درجہ کی روایات میں صراحت اور وضاحت کی گئی ہے وہ ” عصر کے بعد سے مغرب تک “کا قول ہے، چنانچہ علّامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِس قول کو راجح قرار دیا ہے، علّامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی یہی قول راجح ہے، اور ساعتِ اِجابت کے بارے میں تحقیق کرنے والے اکثر محققین نے بھی اِسی کو راجح قرار دیا ہے۔(زاد المعاد:1/378)(معارف السنن:4/308)

ایک وجہ ترجیح تو یہ ہے کہ عصر کے بعد کی ساعتِ اِجابت کے بارے میں جو روایات ہیں وہ خطبہ کے وقت کی ساعتِ اجابت کی روایت کے مقابلے میں زیادہ قوی ہیں۔ دوسرا یہ کہ اِنسان کی تخلیق بھی جمعہ کے دن کی آخری ساعتوں میں ہوئی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کے بعد آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد، عصر سے لے کر رات (یعنی سورج غروب ہونے) کے درمیان جمعہ کی آخری ساعتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ (مسلم:2789) اِس لئے بھی راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ اِس وقت میں وہ قبولیت کی گھڑی ہو۔ واللہ اعلم۔

خلاصہ: پس خلاصہ ساری گفتگو کا یہ ہوا کہ جمعہ کے دن ہر مسلمان کو خوب دُعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیئے اور اُس قبولیت کی گھڑی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اوّلاً تو جمعہ کے پورے دن حتی کہ اُس کی مبارک شب میں بھی خوب دُعاؤں کا اہتمام کیا جائے اور دوسرا یہ کہ خاص طور پر جمعہ کے خطبہ کیلئے جب اِمام منبر پر آجائے تو اُس وقت دل ہی دل میں اپنی حاجات کا تصوّر کر کے دُعاء کرنی چاہیئے اور اِسی طرح عصر کی نماز کے بعد اور اُس میں بھی جمعہ کی آخری ساعتوں میں جبکہ سورج غروب ہونے کا وقت قریب آجائے یعنی غروبِ آفتاب سے بیس پچیس منٹ پہلے خوب دُعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

☆.........☆.........☆

وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلاً وَ آخِراً. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْن اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم. اَللّٰهمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمَاوَاتِ وَ مِلْأَ الْاَرْضِ وَ مِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِيْم